55 د.ب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

جدید نصاب کے مطابق

٢٦

ظفر القواعد

جمیل احمد شرقپوری ذخیرہ لاہور پاکستان

عربی

مڈل کی جماعتوں کے لئے

مصنفہ و مؤلفہ

مولوی حسن الدین ایم۔ اے

ایم۔ او۔ ایل

سابق پروفیسر اورنٹیل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

ناشران

خادم مقبول عام ریلوے روڈ لاہور

... عام پریس لاہور میں چھپا

Marfat.com

60052

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

2017
55 ن
ذخیرہ

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

جماعت ششم کے

علم حروف ہجا

تعریف۔ علم حروفِ ہجا وہ علم ہے۔ جس میں حروف ہجا سے بحث کی جائے۔

حروفِ ہجا یا حروفِ تہجّی

کسی زبان کے حروف ہجا یا حروف تہجّی وہ ہیں جن سے وہ زبان مرکّب ہوتی ہے۔

عربی زبان کے حروف ہجا شمار میں اٹھائیس ہیں۔ جن کی ترتیب بغرض تعلیم یوں ہے:۔

Marfat.com

نمبر شمار	حرف کا نام	صورت واشکال	متصلہ صورت واشکال
(۱)	اَلْاَلِفُ	ا	اَمَرَ - سَاَلَ - قَرَءَ
(۲)	اَلْھَمْزَۃُ		
(۳)	اَلْبَاءُ	ب	بَصَرَ - کَبِدٌ - لُبٌّ
(۳)	التَّاءُ	ت	تَبَرَ، کَتَبَ - بَتٌّ
(۴)	الثَّاءُ	ث	ثور - کثر - بث
(۵)	اَلْجِیْمُ	ج	جد - مجد - حرج
(۶)	اَلْحَاءُ	ح	حمر - بحر - ملح
(۷)	اَلْخَاءُ	خ	خَدٌّ - صخر - بلخ
(۸)	الدَّال	د	در - قدر - ولد
(۹)	اَلذَّال	ذ	ذهب - نذر
(۱۰)	الرَّاء	ر	رمز - مرض - جبر
(۱۱)	الزَّاء	ز	زلف - غزل - فلز
(۱۲)	اَلسِّیْنُ	س	سمر - لبس - جلس
(۱۳)	الشِّیْنُ	ش	شجر - بشر - نقش
(۱۴)	اَلصَّاد	ص	صبر - بصر - قفص
(۱۵)	اَلضَّاد	ض	ضرر - غضب - رفض
(۱۶)	اَلطَّاء	ط	طلق - مطر - غلط
(۱۷)	اَلظَّاء	ظ	ظهر - کظم - غیظ

Marfat.com

(۱۸)	العین	ع	عرب۔ کعب۔ لمع۔
(۱۹)	الغین	غ	غضب۔ بُغض۔ بلغ۔
(۲۰)	الفاء	ف	فہم۔ نفخ۔ کلف۔
(۲۱)	القاف	ق	قرب۔ نقل۔ قلق۔
(۲۲)	الکاف	ك، ک	کفن۔ شکل۔ دلک۔
(۲۳)	اللام	ل	لوح۔ علم۔ دول۔
(۲۴)	المیم	م، م	موج۔ جمد۔ نظم۔
(۲۵)	النُّون	ن	نور۔ کنز۔ لحن۔
(۲۶)	اَلوَاو	و	وعد۔ موز۔ دلو۔
(۲۷)	اَلھَاء	ہ یا ھ	ھضم۔ لھو۔ ولہ۔
(۲۸)	الیاء	ی یا ے	یسر۔ سیر۔ رمی۔

نوٹ:۔ معلم طلبا سے حروفِ ہجا کے لکھنے کی بھی مشق کرائے۔

حروف متشابہ

(۱)	(۲)	(۳)
ء۔ ع	ث۔ س۔ ص	ذ۔ ز۔ ض۔ ظ
ت۔ ط	-------	-------
ح۔ ہ	-------	-------
ق۔ ک	-------	-------

Marfat.com

مرقومہ بالا حروف "حروف ہجا" میں سے ہیں۔ اور تین حصّوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ پہلے حصّے میں کل آٹھ حروف ہیں جو چار سطروں میں دو دو کر کے لکھے ہوئے ہیں۔ دوسرے حصّہ میں صرف تین۳۔ اور تیسرے حصّہ میں چار حروف ہیں۔ پہلے حصّہ کی ہر سطر کے دو دو حرف تلفّظ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل ملتے جلتے ہیں۔ یہی حال دوسرے حصّہ کے تین حروف اور تیسرے حصّہ کے چار حروف کا ہے۔ ایسے حروف کو "حروفِ متشابہ" کہتے ہیں ؛

تعریف۔ حروف متشابہ وہ ہیں۔ جو تلفّظ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں۔ یہ شمار میں پندرہ۱۵ ہیں ؛

حروفِ شمسی و قمری اور حروفِ علّت

(۱) ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن ؛

(۲) ء۔ ب۔ ج۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ك۔ م۔ ہ۔ و۔ ی

(۳) و۔ ا۔ ی ؛

پہلے نمبر کے حروف میں سے کسی ایک حرف

Marfat.com

کے پہلے اَلْ لگا کر ان کا نام لکھ کر پکارو۔ تو "ل" نہیں پڑھا جائے گا۔ مثلاً ت کا نام لکھو۔ یُوں ہی کہو گے "اَلتَّاء" اور اگر "س" یا "ن" وغیرہ کا نام لکھو تو یُوں ہو گا اَلسِّین۔ اَلنُّون۔ اسی طرح لفظ "شمس" کے پہلے ال لگانے سے تلفّظ یوں ہو گا۔ "اَلشَّمس" یعنی ل نہیں پڑھا گیا اور تلفظ میں نہیں آیا ہے۔ اس لئے یہ تمام حروف جو شمار میں چودہ ۱۴ ہیں لفظ "شمس" کی طرف منسوب ہو کر حروف شمسی کہلانے لگے۔

دوسرے نمبر میں حروف میں سے ایک حرف کے پہلے اَلْ لگا کر ان کا نام لکھ کر پکارو۔ تو ل پڑھا جائیگا۔ مثلاً ب کا نام لکھو تو اس طرح کہو گے اَلْبَاء اور اگر "ج" یا "ق" وغیرہ کا نام لکھو۔ تو یُوں ہو گا "اِلجِیم"۔ "القاف" اسی طرح لفظ قمر کے پہلے اَلْ لگانے سے تلفّظ یُوں ہو گا۔ القمر یعنی ل پڑھا گیا۔ اور تلفظ میں آگیا۔ تو چونکہ لفظ اَلْقَمَر چاند کی طرح ان تمام حروف کے پہلے بھی جو گنتی میں چودہ (۱۴) ہیں۔ ل پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے یہ لفظ قمر کی طرف منسوب ہو کر حروف قمری

Marfat.com

کہلانے لگے ۔

نوٹ:۔ بعض مصنّفین حروف شمسی و قمری کی وجہ تسمیہ یوں لکھتے ہیں کہ جس طرح شمس (سورج) کی موجودگی میں کوئی ستارہ نظر نہیں آتا ۔ اسی طرح حروف شمسی کے پہلے ال کا ل نہیں پڑھا جاتا ۔ لہٰذا ان کا نام حروف شمسی ہُوا ۔ نیز جس طرح قمر (چاند) کی موجودگی میں ستارے دکھائی دیتے ہیں ۔ اسی طرح حروف قمری کے پہلے ال کا ل پڑھا جاتا ہے ۔ لہٰذا ان کا نام حروف قمری ہُوا ۔

تیسرے نمبر میں صرف تین حروف یعنی و۔ا۔ی کا ذکر ہے ۔ ملک عرب میں عموماً بیمار آدمی اپنی بیماری کے دوران میں "وای" کا لفظ پکار کر اپنی تکلیف یا مصیبت کا اظہار کرتے ہیں ۔ اور "وای" کے معنی بھی تکلیف اور مصیبت کے ہیں ۔ اس لئے و۔ا۔ی کو "حرُوفِ عِلّت" یعنی بیماری کے حرف کہنے لگے ۔ کیونکہ ان میں یہ علّت یا بیماری ہے ۔ کہ کبھی تو حذف ہو جاتے ہیں ۔ اور کبھی ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں ۔ کبھی حرکت کی برداشت نہیں رکھتے ۔

نوٹ:۔ اٹھائیس حروفِ ہجا میں سے اِن تینوں کے سوا باقی

Marfat.com

پچیس ۲۵ حروف صحیح حروف کہلاتے ہیں "

حرکات، سکون۔ تنوین۔ تشدید۔ ادغام

نَصَرَ۔ (اس نے مدد کی) سَمِعَ (اس نے سُنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)

یَسِّرْ (تو آسان کر) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؛

اِن الفاظ کو غور سے پڑھو تو معلوم ہوگا۔ کہ وُہ علامتیں جو اِن میں سے ہر ایک لفظ کے ہر ہر حرف کے اُوپر یا نیچے دی گئی ہیں۔ وہ اِن حروف کو باہم مِلا کر مکمل الفاظ بنا رہی ہیں۔ مثلاً نَصَرَ میں ن۔ ص۔ ر تینوں حرفوں پر جو حرکتیں ہیں۔ اِن کا نام فتحہ (ـَ) ہے۔ سَمِعَ میں پہلے اور تیسرے حرف کی حرکت کا نام کسرہ (ـِ) ہے۔ اسی طرح کَرُمَ میں پہلے اور تیسرے حرف کی حرکت کا نام فتحہ اور دوسرے حرف کی اُوپر کی حرکت کا نام ضمہ (ـُ) ہے۔ سَہّلْ میں پہلے حرف کی حرکت کا نام فتحہ اور دوسرے حرف کی اُوپر والی حرکت کا نام تشدید یا شدّ (ـّ) اور تیسرے حرف کی نچلی حرکت کا نام سکون یا جزم ہے۔

تعریف:۔ حروف کو باہم مِلا کر پڑھنے کے واسطے

Marfat.com

جو علامتیں مقرر ہیں۔ وہ حرکات و سکنات وغیرہ کہلاتی ہیں۔ علامات یہ ہیں۔ فتحہ (ـَ) ضمہ (ـُ) کسرہ (ـِ) جزم یا سکون (ـْ) تشدید یا شدّ (ـّ) تنوین (ـً، ـٍ، ـٌ)۔

تنبیہ ۱۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تنوین ہمیشہ لفظ کے اخیر حرف کی علامت کا نام ہوتا ہے۔ تنوین کے تین نام ہیں:۔

(۱) تنوین رفع (بٌ = بُنْ) رفع کی تنوین والے حرف کا نام مُنَوَّنْ مَرْفُوْع ہے۔

(۲) تنوین نصب (بً = بَنْ) نصب کی تنوین والے حرف کا نام مُنَوَّنْ مَنْصُوْب ہے۔

(۳) تنوین جرّ (بٍ = بِنْ) جرّ کی تنوین والے حرف کا نام مُنَوَّنْ مَجْرُوْر ہے۔

منوّن منصوب کے آخری حرف کے بعد کتابت میں ایک الف (ا) زیادہ کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا آخری حرف ہمزہ یا ۃ نہ ہو۔ جیسے خَالِدًا۔ کِتَابًا وغیرہ۔

تنبیہ ۲۔ چونکہ تنوین دراصل نون ساکن (نْ) کی آواز دیتی ہے اس لئے جب اس کے بعد حروف یَرْمَلُوْنَ یعنی ی۔ ر۔ م۔ ل۔ و۔ ن میں سے کوئی حرف آجائے۔ تو وہ تلفظ میں اسی حرف سے تبدیل ہو کر اس۔ سے ملا کر پڑھی

Marfat.com

جاتی ہے۔ اور اس طرح کی تبدیلی اور مِلا کر پڑھنے کا نام **اِدغام** ہے ۔

تنبیہ ۳۔ جس حرف پر علامت فتحہ ہو۔ اس کو مَفْتُوح کہتے ہیں۔

جس حرف پر علامت ضمّہ ہو۔ اس کو مَضْمُوم کہتے ہیں ۔

جس حرف پر علامت کسرہ ہو۔ اس کو مَکْسُور کہتے ہیں ۔

جس حرف پر علامت سکون یا جزم ہو۔ اس کو سَاکِنْ یا مَجْزُوم کہتے ہیں ۔

جس حرف پر علامت تشدید یا شدّ ہو۔ اس کو مشدّد کہتے ہیں ۔

حرُوفِ مدّہ و لِین

(۱) قَالَ (اس نے کہا) یَقُوْلُ (وہ کہتا ہے یا کہے گا)۔ یَھْدِیْ (وہ ہدایت کرتا ہے یا ہدایت کریگا)۔

(۲) فَوْقَ (اُوپر) لَیْثٌ (شیر)۔

نمبر (۱) کے تینوں کلموں میں سے قَالَ میں الف خود ساکن ہے۔ اور اس کے ماقبل یعنی پہلے حرف قاف پر فتحہ ہے یَقُوْلُ میں واؤ خود ساکن ہے۔ اور اس کے ماقبل یعنی پہلے حرف قاف پر ضمّہ ہے ۔

Marfat.com

یَقْدِیْ میں آخری یا خود ساکن اور اس کے ماقبل یعنی پہلے حرف کے نیچے کسرہ ہے۔

تعریف:۔ حرف علت یعنی آ۔ وْ۔ یْ۔ خود ساکن ہوں۔ اور ان کے ماقبل کی حرکت ان کے موافق یعنی آ سے پہلے فتحہ، وْ سے پہلے ضمّہ اور یْ سے پہلے کسرہ ہو تو وہ حروف مدّہ ہیں۔

نمبر (۲) کے ہر دو کلموں میں سے فَوْقُ میں واؤ خود ساکن اور اس کا ماقبل یعنی فَا مفتوح ہے۔

لَیْثٌ میں یا، خود ساکن اور اس کا ماقبل یعنی لام مفتوح ہے۔

تعریف۔ حروفِ علت میں وْ۔ یْ۔ خود ساکن ہوں اور اُن کا ماقبل مفتوح ہو۔ تو وہ حروفِ لین ہیں۔

ہمزہ

(۱) اَخَذَ۔ رَأْسٌ۔

(۲) مَا۔ لَا

اِن مثالوں میں سے اَخَذَ میں الف متحرک ہے مگر رَأْسٌ میں ایسا ساکن ہے۔ جس کے تلفظ سے زبان میں ضغطہ (اینٹھن) پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس

Marfat.com

کو ہمزہ کہتے ہیں۔ مَا اور لَا دونوں ہیں نہ تو الف متحرک ہے۔ نہ ایسا ساکن ہے جس کے تلفّظ سے زبان اینٹھے۔ اس لئے یہ دونوں الف ہیں "

تعریف۔ ہمزہ وہ الف ہے جو متحرک ہو۔ یا ایسا ساکن جس کے تلفظ سے زبان اینٹھے۔ الف وہ ہے۔ جو نہ متحرک نہ ہو۔ نہ ایسا ساکن جس کے تلفظ سے زبان اینٹھے "

ہدایت:۔ معلم چند اور مثالیں بنا کر طلباء کو مدہ۔ لین اور ہمزہ کی ماہیت ذہن نشین کرائے ۔

Marfat.com

صرف

علم صرف کی تعریف

(۱) کِتَابَةٌ (لکھنا) (۲) کَتَبَ (اس نے لکھا) (۳) یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا۔ (۴) اُکْتُبْ (تو لکھ) (۵) لَا تَکْتُبْ (تو نہ لکھ)۔ (۶) کَاتِبٌ (لکھنے والا)۔ (۷) مَکْتُوْبٌ (لکھا ہوا)۔

اوپر کے کلمات کو طلبا غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ پہلے کلمہ کی صورت و شکل کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں۔ اسی طرح باقی تمام کلموں میں سے ہر ایک کی صورت و شکل میں کس کس طرح تغیّر و تبدّل کے بعد ان کے معنی ایک دوسرے سے مختلف ہو گئے ہیں۔ اب معلّم طلبا کو بتلائے کہ وہ علم جس میں ایسے تغیّر و تبدّل کے قاعدوں کا ذکر کیا جاتا ہو۔ اسی کا نام "علم صرف" ہے۔ اور یہ کہ لفظ "صرف" کے معنی بھی تغیّر و تبدّل یا ہیر پھیر کرنا ہے۔ اس لئے "علم صرف" کی یہ تعریف ہوئی :۔

Marfat.com

علم صرف وُہ علم ہے۔ جس کے پڑھنے سے کلموں میں تغیّر و تبدّل یا ہیر پھیر کر کے معنوں میں تغیّر و تبدّل کرنے کے قاعدے معلوم ہوں۔

اِس بیان سے ثابت ہُوا کہ علم صرف میں "کلمہ" سے بحث ہوتی ہے۔ جس کا مفرد اور بامعنی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں۔

اِس لئے ضروری ہُوا کہ پہلے کلمہ کی اقسام کا ذکر کیا جائے۔ مثلاً :۔

خَالِدٌ (ایک نام ہے) کَتَبَ (اس نے لکھا) عَلٰی (اوپر)۔

اِن تینوں کلموں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلا کلمہ کسی شخص کا نام ہے۔ اور دُوسرا کلمہ کسی کام کا کسی زمانہ میں واقع ہونا ظاہر کرتا ہے۔ اور تیسرے کلمہ کے معنی سمجھ میں نہیں آ رہے ہیں۔ نہ تو وہ کسی کا نام ہے۔ اور نہ وہ کسی کام کے کسی زمانہ میں واقع ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ البتّہ اس کے ساتھ کوئی اور کلمہ مِلا کر یُوں کہیں عَلٰی سَقْفٍ (چھت کے اُوپر) تو اس کے معنی بالکل واضح ہو جاتے ہیں۔ یعنی عَلٰی کسی ایک چیز کا دوسری چیز کے اُوپر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے کسی کا نام اسم۔ اور کسی کام کا

Marfat.com

واقع ہونا **فعل** اور تیسرا کلمہ، جو دونوں سے الگ ہے۔ **حرف** کہلایا۔ پس کلمہ کی تین قسمیں ہوئیں۔

پہلے ہم کلمہ کو دو ہی قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

(۱) وہ کلمہ جو خود بخود اپنے معنی ظاہر کرے۔ جیسے خَالِدٌ (نام ہے)۔

(۲) جو کلمہ خود بخود اپنے معنی ظاہر نہ کرے تا وقتیکہ اس کے ساتھ اور دوسرا کلمہ نہ ملایا جاتے۔ جیسے عَلیٰ سَقَفٍ یہ حرف ہوا۔

پہلی قسم کی پھر دو قسمیں ہونگی:۔

زمانہ ماضی۔ زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں سے:۔

(۱) کسی ایک کا تعلق ضرور ہوگا جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا یعنی زمانہ ماضی میں) قَدْ یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے زمانہ حال میں) سَیَکْتُبُ (وہ لکھے گا۔ زمانہ مستقبل میں) یہ فعل ہوا۔

(۲) کسی زمانہ کا تعلق نہ ہوا گا۔ جیسے خَالِدٌ۔ یہ اسم ہوا۔

اِس لئے کلمہ کی تین قسمیں ہوئیں۔

Marfat.com

(۱)

اسم

(وہ کلمہ ہے۔ جو بلا تعلّق زمانہ خود بخود اپنے معنی ظاہر کرے جیسے فَرَسٌ)

(۱)	(۲)	(۳)
حَسَنٌ	رُمَّانٌ (انار)	مَكَّةُ
حُسَيْنٌ	عِنَبٌ (انگور)	مَدِيْنَةُ
ظَفَرٌ	مَوْزٌ (کیلا)	حِجَازٌ
حَامِدٌ	قَرَنْفُلٌ (لونگ)	عِرَاقٌ

نمبر (۱) کے نیچے لکھے ہوئے کلمات آدمیوں کے نام ہیں۔

نمبر (۲) کے کلمات چیزوں کے نام اور نمبر (۳) سب جگہوں کے نام ہیں۔ اس لئے اسم کی تعریف یہ ہے۔

اِسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص چیز یا جگہ کا نام ہو اور بغیر تعلّق زمانہ کے اپنے معنی خود بخود ظاہر کرے۔

ہدایت۔ معلّم اسی طرح کے چند اور اسموں کی فہرست تیار کر کے طالب علموں سے مشق کروا کر اچھی طرح ان کے ذہن نشین کرائے

Marfat.com

اسم معرفہ و نکرہ

(۲)	(۱)
اَلْكِتَابُ (وہ کتاب)۔	كِتَابٌ (کتاب)۔
اَلْقَلَمُ (وہ قلم)۔	قَلَمٌ (قلم)۔
اَلْغُلَامُ (وہ نوکر)۔	غُلَامٌ (نوکر)۔

دیکھو، نمبر (۱) کے تمام اسم غیر معین اور عام ہیں، یعنی ان سے کوئی کتاب، کوئی قلم اور کوئی نوکر مُراد ہے۔ نمبر (۲) سے کوئی خاص کتاب۔ کوئی خاص قلم۔ اور کوئی خاص نوکر مقصود ہے۔

پہلی قسم کے اسموں کو نکرہ اور دوسری قسم کے اسموں کو معرفہ کہتے ہیں۔

اسم معرفہ۔ وُہ اسم ہے جو کسی خاص چیز کا نام ہو۔
اسم نکرہ۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز کا نام نہ ہو۔

اسم معرفہ کی قسمیں

اسم معرفہ کی چار قسمیں ہیں:-

۱۔ علم جیسے۔ خَالِدٌ۔ مَدِيْنَةٌ۔ مَكَّةٌ۔

۲۔ اسم ضمیر جیسے هُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ۔

Marfat.com

۳۔ اسم اشارہ۔ جیسے هٰذَا (یہ)، تِلْكَ (وہ)۔

۴۔ اسم موصول۔ جیسے اَلَّذِی (جو)، اَلَّذِیْن (جن)۔

نوٹ۔ معرف باللام بھی معرفہ کی ایک قسم ہوتی ہے۔ کیونکہ جب کسی نکرہ پر ال لگایا جائے تو وہ معرفہ بن جاتا ہے۔ مثلاً دَارٌ (گھر) اسم نکرہ ہے۔ جب اس پر ال لگا کر اَلدَّارُ کہیں گے تو یہ اسم معرفہ **معرّف باللّام** کہلائے گا۔

تذکیر و تانیث

(۲)	(۱)
اَرْضٌ (زمین)	رَجُلٌ (مرد) اِمْرَأَةٌ (عورت)،
سَمَاءٌ (آسمان)	کَلْبٌ (کتا) کَلْبَةٌ (کتیا)،
یَدٌ (ہاتھ)،	حِمَارٌ (گدھا) اَتَانٌ (گدھی)،

متذکرہ بالا الفاظ نمبر (۱) و (۲) میں سے ہر ایک کے نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو غور سے دیکھو۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ نمبر (۱) کے تمام مادہ اسموں کے مقابل ان کے نروں کے نام موجود ہیں۔ لیکن نمبر (۲) کے الفاظ میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ نر کو مذکر اور مادہ کو مؤنث کہیں گے اور پہلی قسم نمبر (۱) کی مؤنث (مادہ) کو مؤنث حقیقی اور دوسری قسم نمبر (۲) کی مؤنث

Marfat.com

مؤنّث غیر حقیقی یا مؤنّث سماعی کہلائے گی۔ یعنی اہل زبان کا استعمال سن کر غیر اہل زبان بھی اس کو مؤنّث استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ بظاہر ان میں مؤنّث کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

مؤنّث کی علامتیں

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
بَصْرَۃٌ	حُبْلیٰ	صَحْرَاءُ	شَمْسٌ
مَکَّۃُ	تُکْلیٰ	حَمْرَاءُ	فِرْدَوسٌ
مَدِیْنَۃٌ	سُکْریٰ	بَیْضَاءُ	دَارٌ

اوپر کے تمام اسم مؤنّث ہیں۔ لیکن نمبر(۱) میں ۃ علامتِ تانیث کہلاتی ہے۔ نمبر میں الف مقصورہ، اور نمبر (۳) میں الف ممدودہ ان کے مؤنّث ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔ مگر نمبر (۴) میں بظاہر ان کے مؤنّث ہونے کی کوئی علامت موجود نہیں ہے۔ مگر وہ مؤنّث سماعی کہلاتے ہیں۔ اس لئے مؤنّث کی علامتیں یہ ہوئیں۔ ۃ۔ الف مقصورہ۔ الف ممدودہ

مؤنّث سماعی کی چند اور مثالیں

مؤنّث سماعی	معنی	مؤنّث سماعی	معنی
اَرْنَبٌ	خرگوش	اَفْعیٰ	سانپ

Marfat.com

بِئْرٌ	کنواں	ثَعْلَبٌ	لومڑی
جَهَنَّمُ	دوزخ	سَقَرُ	دوزخ
سَعِيْرٌ	دوزخ	جَحِيْمٌ	دوزخ
ضَبُعٌ	لگڑبگڑ یا چرخ	فَهْدٌ	چیتا
حَرْبٌ	جنگ	خَمْرٌ	شراب
دَلْوٌ	ڈول	رَحیٰ	چکی
كَأْسٌ	پیالہ	رِيْحٌ	ہوا
مُوْسیٰ	اُسترہ	نَارٌ	آگ

جس کلمہ کے لفظوں کے اندر تانیث کی علامت کوئی نہ ہو۔ اس کو مؤنّث معنوی کہتے ہیں۔ اور جس کلمہ میں لفظوں کے اندر تانیث کی کوئی علامت موجود ہو۔ اس کو مؤنّث لفظی کہتے ہیں؛

مؤنّث بنانے کا قاعدہ

(۱) جس مذکّر لفظ کو مؤنّث بنانا ہو۔ اس کے اخیر میں ۃ زیادہ کر دو۔ اس کو تائے تانیث کہتے ہیں۔ جیسے عَاقِلٌ سے عَاقِلَةٌ۔ زَاهِدٌ سے زَاهِدَةٌ۔ عَدُوٌّ سے عَدُوَّةٌ وغیرہ؛

(۲) جو کلمات اَفْعَلُ کے وزن پر ہوں۔ اور ان کے

Marfat.com

معنی میں صفت پائی جائے۔ ان کی مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے:-

اَبْیَضُ	کی مؤنث	بَیْضَاءُ
اَسْوَدُ	"	سَوْدَاءُ
اَحْمَرُ	"	حَمْرَاءُ
اَصْفَرُ	"	صَفْرَاءُ

(۳) جو کلمات فَعْلَان کے وزن پر ہوں۔ ان کی مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر ہو گی۔ جیسے:-

سَکران	کی مؤنث	سَکْرٰی
غَضْبَان	"	غَضْبٰی

فائدہ:- مؤنث سماعی کی شناخت کا کوئی قاعدہ کلیہ مقرر نہیں۔ مگر چند ذیل کے قواعد مؤنث سماعی کی شناخت کے لئے درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) بدن کے تمام جفت اعضا کے نام مثلاً اُذُنٌ (کان) عین (آنکھ) مگر حَاجِبٌ ( ) اور خَدٌّ (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنےٰ ہیں۔

(۲) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ۔ خَرْطُوْمٌ۔ طِلَاءٌ۔

(۳) ہوا کے تمام نام جیسے رِیْحٌ۔ صَرْصَرٌ وغیرہ۔

(۴) دوزخ کے تمام نام جیسے جَهَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ۔

Marfat.com

(۵) جمع مذکر سالم کے سوا تمام جمعیں ؛

(۶) حروفِ تہجی جیسے ا - ب - ت - ث - وغیرہ ،

(۷) تمام اسم جمع جیسے رَکْبٌ (اسم جمع رَاکِبٌ) ، عَبِیْدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) ؛

مُفرد، تثنیہ ۔ جمع

(۱)	(۲)	(۳)
رَجُلٌ (ایک مرد)	رَجُلَانِ (دو مرد)	رِجَالٌ (بہت مرد)
کِتَابٌ (ایک کتاب)	کِتَابَانِ (دو کتابیں)	کُتُبٌ (بہت کتابیں)
شَجَرٌ (ایک درخت)	شَجَرَانِ (دو درخت)	اَشْجَار (بہت درخت)

یہ بالکل ظاہر ہے ۔ کہ نمبر (۱) کے اسموں میں صرف ایک ہی مرد یا ایک ہی کتاب یا ایک ہی درخت سمجھے جاتے ہیں ۔ لیکن نمبر (۲) سے مراد دو اور نمبر (۳) سے مراد دو سے زیادہ ہیں ۔ لہذا :

مفرد وہ کلمہ ہے ۔ جس سے صرف ایک مراد ہو اور ہمیشہ ایک کے لئے بولا جائے ۔

تثنیہ وہ کلمہ ہے ۔ جس کے معنی دو کے ہوں ۔ اور ہمیشہ دو کے واسطے بولا جائے ؛

جمع وہ کلمہ ہے ۔ جس سے مراد دو سے زیادہ

Marfat.com

ہوں اور ہمیشہ دو سے زیادہ کے لئے استعمال ہو۔

ضمائرِ مُنفصلہ و مُتّصلہ

ضمائر مُنفصلہ و مُتّصلہ کی تشریح سے پیشتر "اسم ضمیر" کی تعریف بتانا ضروری ہے۔ تاکہ طلباء یہ سمجھ سکیں کہ ضمیر کس کو کہتے ہیں۔

(۱) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ (جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا)

(۲) رَأَیْتُ بَکْرًا وَّ هُوَ یَضْحَكُ (میں نے بکر کو دیکھا اور وہ ہنس رہا تھا)۔

(۳) جَاءَ خَالِدٌ فَرَأَیْتُهٗ (خالد آیا۔ تو میں نے اس کو دیکھا)

ان مثالوں کو غور سے پڑھو اور سوچو کہ پہلی مثال میں لِقَوْمِہٖ میں ہٖ سے کون مراد ہے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ ہٖ سے موسیٰ مراد ہیں۔ گویا اصل عبارت یوں تھی وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِ مُوْسٰی۔ یعنی دوسرے لفظ مُوْسٰی کی جگہ ہ کو لایا گیا۔ اور ہ دوبارہ مُوْسٰی کے ذکر سے بچاؤ ہو گیا۔ اور ہ نے وہی کام دیا۔ جو مُوْسٰی کو دینا تھا۔ پس ہ کا استعمال مُوْسٰی کی جگہ ہوا۔

اَب دوسری مثال کو لو اور سوچو۔ کہ وَهُوَ یَضْحَكُ

60052

Marfat.com

میں ھُوَ سے مراد کون ہے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس سے مراد بَکْرًا ہے۔ جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے یعنی تمام فقرہ یوں ہے لَقِیْتُ بَکْرًا وَ بَکْرًا یَضْحَکُ۔ مگر بَکْرًا کی جگہ ھُوَ لایا گیا۔ اور بَکْرٌ کے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ اب ھُوَ کا استعمال اس کی جگہ ہوا۔

اسی طرح تیسری مثال میں بھی فَرَاَیْتُہٗ میں ہٗ سے مراد خالد ہے۔ اور تمام عبارت یوں ہو گی۔ جَاءَ خَالِدٌ فَرَاَیْتُ خَالِدًا۔ یعنی خَالِدًا کی جگہ لفظ ہٗ لایا گیا۔ اور خَالِدًا کے دوبارہ ذکر کرنے سے بچاؤ ہوگیا۔

اس لئے یہ کلمات جو ھُوَ ہٗ۔ بَکْرًا اور خَالِدًا کی جگہ استعمال کئے گئے ہیں اسم ضمیر کہلائیں گے۔

تعریف اسم ضمیر وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے اسم متکلم مخاطب یا غائب کی جگہ استعمال ہو۔ تاکہ بار بار اس کا ذکر نہ کرنا پڑے۔

اسم ضمیر کی اوّل اوّل دو قسمیں ہیں۔ ضمیر مُنفصل (علیحدہ) و ضمیر متصل (ملی ہوئی) پھر اُن میں سے ہر ایک جو فاعل کی جگہ مستعمل ہو وہ فاعلی یا ضمیر

مرفوع ہے۔ اور جو مفعول کی جگہ مستعمل ہو۔ وہ مفعولی یا ضمیر منصوب ہے۔ اور جو حرفِ جرّ یا مضاف کے بعد استعمال ہو یعنی وہ مجرور یا مضاف الیہ واقع ہو وہ ضمیر مجرور ہے۔ مگر ضمیر منفصل مجرور نہیں ہوتی۔

ضمیر متّصل کی اور دو قسمیں علیحدہ ہیں :-

(۱) بارز (۲) مُستتر۔

ان میں سے ہر ایک پھر مذکّر بھی ہوگی اور مؤنّث بھی۔ غائب۔ مخاطب اور متکلم ہونا بھی ضروری ہے۔ ان اقسام کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لئے ذیل کے نقشوں کو غور سے پڑھو اور گردانیں یاد کرو۔

(۱)

ضمیر مرفوع منفصل کی گردان

	فاعل	غائب	مخاطب	متکلم
مذکّر	واحد	ھُوَ	اَنْتَ	اَنَا
	تثنیہ	ھُمَا	اَنْتُمَا	نَحْنُ
	جمع	ھُمْ	اَنْتُمْ	
مؤنّث	واحد	ھِیَ	اَنْتِ	اَنَا
	تثنیہ	ھُمَا	اَنْتُمَا	نَحْنُ
	جمع	ھُنَّ	اَنْتُنَّ	

Marfat.com

(۲)

ضمیر فاعلی یا منصوب منفصل کی گردان

فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکّر	واحد	اِیَّاہُ	اِیَّاکَ	اِیَّایَ
	تثنیہ	اِیَّاھُمَا	اِیَّاکُمَا	اِیَّانَا
	جمع	اِیَّاھُمْ	اِیَّاکُمْ	
مؤنّث	واحد	اِیَّاھَا	اِیَّاكِ	اِیَّایَ
	تثنیہ	اِیَّاھُمَا	اِیَّاکُمَا	اِیَّانَا
	جمع	اِیَّاھُنَّ	اِیَّاکُنَّ	

ضمیر منفصل مجرور نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو وہ منفصل نہیں رہے گی۔ بلکہ وہ مُتصل ہو جائے گی جیسے فِیْہِ اِس لئے اس کا نقشہ گردان نہیں دیا جاسکتا۔

۳۔ (الف) ضمیر فاعلی یا مرفوع متّصل (بارز) کی گردان

فاعل		غائب	مخاطب	متکلّم
مذکّر	واحد	نَصَرَ	نَصَرْتَ	نَصَرْتُ
	تثنیہ	نَصَرَا	نَصَرْتُمَا	نَصَرْنَا
	جمع	نَصَرُوْا	نَصَرْتُمْ	
مؤنّث	واحد	نَصَرَتْ	نَصَرْتِ	نَصَرْتُ
	تثنیہ	نَصَرَتَا	نَصَرْتُمَا	نَصَرْنَا
	جمع	نَصَرْنَ	نَصَرْتُنَّ	

Marfat.com

دیکھو، اوپر کے نقشہ میں ا۔ و۔ ت وغیرہ جو بطور ضمیر متصل کے استعمال ہو رہے ہیں۔ سب کے سب فعلوں کے ساتھ متصل ہیں۔ اور لفظوں میں بھی موجود ہیں۔ اس لئے یہ ضمیریں متصل بارز کہلائیں گی۔ مثلاً :-

ا۔ ذیل کے صیغوں میں :-

(۱) تثنیہ مذکر غائب جیسے نَصَرَا ۔

(۲) تثنیہ مؤنث غائب جیسے نَصَرَتَا ۔

(۳) تثنیہ مذکر مخاطب " نَصَرْتُمَا ۔

(۴) جمع متکلم " نَصَرْنَا ۔

تثنیہ مذکر " " ۔

جمع مذکر " " ۔

تثنیہ مؤنث " " ۔

جمع مؤنث " " ۔

وؔ۔ ذیل کے صرف ایک صیغہ میں :-

(۱) جمع مذکر غائب جیسے نَصَرُوْا ۔

نوٹ :- جمع مذکر غائب کے واؤ کے بعد کا الف محض اس واؤ جمع اور دیگر واو عطف میں فرق قائم کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ اس کے سوا اس کا اور کوئی فائدہ نہیں ہے۔

Marfat.com

ت:- ذیل کے صیغوں میں نَصَرْتَ

(۱) واحد مذکر مخاطب جیسے نَصَرْتَ

(۲) تثنیہ " " نَصَرْتُمَا "

(۳) واحد مؤنث " نَصَرْتِ "

(۴) تثنیہ " " نَصَرْتُمَا "

(۵) جمع مذکر " " نَصَرْتُمْ "

(۶) " مؤنث " " نَصَرْتُنَّ "

(۷) واحد متکلم " " نَصَرْتُ "

(ب) ضمیر فاعلی یا مرفوع متصل (مستتر) کی گردان

	فاعل	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	ضَرَبَ يَضْرِبُ (۱)	تَضْرِبُ اِضْرِبْ ۳	اَضْرِبُ (۴)
	تثنیہ	×	×	نَضْرِبُ (۵)
	جمع	×	×	
مؤنث	واحد	ضَرَبَتْ تَضْرِبُ (۲)	× ×	اَضْرِبُ (۴)
	تثنیہ	×	×	نَضْرِبُ (۵)
	جمع	×	×	

غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا۔ کہ اُوپر کے نقشہ

Marfat.com

کی مثالوں کی ضمیریں الفاظ میں نظر نہیں آتیں - بلکہ ذہن میں پوشیدہ ہیں - مثال (۱) میں ھُوَ (۲) میں ھِیَ (۳) میں اَنْتَ (۴) میں اَنَا (۵) میں نَحْنُ - اس لئے ایسی متصل ضمیریں جو ظاہر نہیں - بلکہ ذہن میں پوشیدہ ہیں متّصل کہلاتی ہیں - یہ صرف پانچ ہیں - جیسے ھُوَ - ھِیَ - اَنْتَ - اَنَا - نَحْنُ - چونکہ یہ تمام ضمیریں فاعل کی بجائے ہیں - اور فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے - اس لئے ان تمام ضمائر فاعلی یا ضمائر مرفوع ہو گیا ۔

(ج) ضمیر مفعولی مُتّصِل کی گردان -

فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکّر	واحد	ضَرَبَهُ	ضَرَبَكَ	ضَرَبَنِي*
	تثنیہ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَنَا
	جمع	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَكُمْ	
مؤنّث	واحد	ضَرَبَهَا	ضَرَبَكِ	ضَرَبَنِي
	تثنیہ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَنَا
	جمع	ضَرَبَهُنَّ	ضَرَبَكُنَّ	

* ضَرَبَنِي دراصل ضَرَبِي ہونا چاہیئے تھا - مگر چونکہ ماضی کا آخر مبنی بر فتح ہوتا ہے - اس نے اس فتحہ کی حفاظت کی خاطر

ی کے آگے نؔ بڑھا دیا گیا تاکہ یہ فتحہ محفوظ رہے۔ اسی لئے اس نؔ کو نؔ وقایہ کہتے ہیں۔

نقشہ بالا میں تمام ضمیریں ھُوَ۔ ھُمَا۔ ھُمْ۔ وغیرہ کی بجائے آئی ہیں اور چونکہ مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ اس لئے ان کا نام ضمائر مفعولی یا ضمائر منصوب ہو گیا۔

(د) ضمیر مجرور متصل کی گردان

مذکر	واحد	لَهٗ	لَكَ	لِيْ
	تثنیہ	لَهُمَا	لَكُمَا	لَنَا
	جمع	لَهُمْ	لَكُمْ	
مؤنث	واحد	لَهَا	لَكِ	لِيْ
	تثنیہ	لَهُمَا	لَكُمَا	لَنَا
	جمع	لَهُنَّ	لَكُنَّ	

علیٰ ہذا القیاس کِتَابُہٗ۔ کِتَابُهُمَا۔ کِتَابُهُمْ۔ تا کِتَابِیْ۔ کِتَابُنَا۔

نقشہ (د) میں تمام ضمیریں حرف جار کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوئی ہیں۔ اس لئے ان کو ضمائر مجرور کہتے ہیں۔

Marfat.com

اسم فاعل

نَاصِرٌ ۔ عَالِمٌ ۔ کَاتِبٌ ۔ مَرِیْضٌ ۔

دیکھو یہ تینوں اسم بالترتیب ایسے شخص یا ذات کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو اپنے اختیار سے نصر یعنی مدد کرنے، علم یعنی جاننے اور کتابت یعنی لکھنے کا کام کرے۔ اور جس کے ساتھ مرض قائم ہو۔ ایسے اسم **اسم فاعل** کہلاتے ہیں۔

تعریف۔ اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے۔ جو اس ذات یا اس شخص کو ظاہر کرے۔ جس سے کوئی فعل صادر ہو۔ یا جس کے ساتھ قائم ہو۔

بنانے کا قاعدہ:۔ اسم فاعل سہ حرفی فعل سے فَاعِلٌ کے وزن پر۔ اس طرح کہ مادہ کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کر کے دوسرے حرف کے نیچے کسرہ اور تیسرے حرف پر تنوین دے دو۔ جیسے نَاصِرٌ۔

غیر سہ حرفی فعل سے، اس فعل کے مضارع معروف کو لو۔ اور مضارع کی علامت کی جگہ میم مضموم اور اس کے اخیر کے حرف پر تنوین لگاؤ۔

Marfat.com

تو اسم فاعل بن جائے گا۔ جیسے یُصَرِّفُ (فعل مضارع)
سے مُصَرِّفٌ۔ یَجْتَنِبُ (فعل مضارع) سے مُجْتَنِبٌ
اور یُجَاذِبُ (مضارع) سے مُجَاذِبٌ اسم فاعل بنے گا۔

گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	فَاعِلٌ نَاصِرٌ	فَاعِلَانِ نَاصِرَانِ	فَاعِلُوْنَ نَاصِرُوْنَ
مؤنث	فَاعِلَةٌ نَاصِرَةٌ	فَاعِلَتَانِ نَاصِرَتَانِ	فَاعِلَاتٌ نَاصِرَاتٌ

اسم مفعول

مَنْصُوْرٌ۔ مَسْمُوْعٌ۔ مَکْتُوْبٌ

مرقومہ بالا ہر سہ اسم یعنی مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔
مَسْمُوْعٌ (سنا ہوا) مَکْتُوْبٌ (لکھا ہوا) اس شخص یا اس
چیز کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس پر فعل واقع ہو چکا ہے۔
ایسے اسم کو اسم مفعول کہتے ہیں۔

تعریف۔ اسم مفعول ایسے اسم کو کہتے ہیں۔
جس پر کام واقع ہوا ہو۔

بنانے کا قاعدہ :۔ اسم مفعول سہ حرفی

Marfat.com

فعل سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر، اس طرح کہ مادہ کے پہلے میم مفتوح زیادہ کرو اور دوسرے حرف کے بعد واو ساکن بڑھا کر تیسرے پر تنوین دے دو۔ جیسے مَنْصُوْرٌ اور غیر سہ حرفی فعل سے مضارع مجہول کے وزن پر اس طرح کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور اخیر میں تنوین زیادہ کر دو۔ جیسے یُصَرَّفُ سے مُصَرَّفٌ۔

گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَفْعُوْلٌ مَنْصُوْرٌ	مَفْعُوْلَانِ مَنْصُوْرَانِ	مَفْعُوْلُوْنَ مَنْصُوْرُوْنَ
مؤنث	مَفْعُوْلَةٌ مَنْصُوْرَةٌ	مَفْعُوْلَتَانِ مَنْصُوْرَتَانِ	مَفْعُوْلَاتٌ مَنْصُوْرَاتٌ

نوٹ:۔ بعض دفعہ اسم مفعول فَعِیْلٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے اور اس کے معنی مفعول کے ہوا کرتے ہیں جیسے جَرِیْحٌ بمعنی مَجْرُوْحٌ (زخمی) اور رَسُوْلٌ بمعنی مُرْسَلٌ (بھیجا ہوا)۔

Marfat.com

صِفت مُشبّہ

رَحِیْمٌ (رحم والا) حَسُوْدٌ (حسد کرنے والا) کَرِیْمٌ (کرم کرنے والا)

اگرچہ اِن کے معنی اسم فاعل کے سے ہیں۔ مگر یہ سب کلماتِ ان کے لئے بولے جاتے ہیں۔ جن میں وصفی معنی دائم اور ثابت ہوں۔ اِسم فاعل کی طرح حادثات یا غیر دائم نہ ہوں۔ ایسے اسم کو صفت مُشَبَّہ کہتے ہیں۔

تعریف۔ صفت مشبہ وہ اسم ہے۔ جو اسم فاعل کے معنی دے۔ اور اس میں وصفی معنی دائم ہوں۔ یہ فعل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے صفت مشبہ کہلاتا ہے۔

صفت مشبہ کے مشہور اوزان

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
(۱)	فَعِیْلٌ	عَلِیْمٌ	علم والا	(۷)	فَعُوْلٌ	حَسُوْدٌ	حسد والا
(۲)	فَعَلٌ	حَسَنٌ	اچھا۔ خوبصورت	(۸)	فَیْعِلٌ	سَیِّدٌ	سردار
(۳)	فِعْلٌ	صِفْرٌ	خالی	(۹)	فَعْلَانٌ	عَطْشَانٌ	پیاسا
(۴)	فُعُلٌ	جُنُبٌ	ناپاک	(۱۰)	فُعْلَانٌ	عُرْیَانٌ	برہنہ
(۵)	اَفْعَلُ (مذکر)	اَحْمَرُ	سُرخ	(۱۱)	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر
(۶)	فَعْلَاءُ (مؤنث)	حَمْرَاءُ	سُرخ				

Marfat.com

اسم مبالغہ

قَیُّومٌ (بہت قیام کرنے والا) مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا) اَکُوْلٌ (بہت کھانے والا)

دیکھو اوپر کے تینوں کلموں کے مصدروں میں جو دراصل اسم فاعل ہی ہیں۔ زیادتی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کے معنی مصدری میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے اسموں کو اسمائے مبالغہ کہتے ہیں۔

تعریف۔ اسم مبالغہ وہ اسم ہے۔ جس کے معنی میں مبالغہ یا زیادتی پائی جائے

اسم مبالغہ کے چند اوزان

نمبر شمار	وزن	مثال	معنی
(۱)	فَعِلٌ	حَذِرٌ	بہت ڈرانے والا
(۲)	فَعُّوْلٌ	قَیُّوْمٌ	بہت قیام کرنے والا
(۳)	فَعِیْلٌ	عَلِیْمٌ	بہت جاننے والا
(۴)	فَعُوْلٌ	اَکُوْلٌ	بہت کھانے والا
(۵)	فَعَّالٌ	سَفَّاكٌ	بہت خونریز
(۶)	فُعَّالٌ	کُبَّارٌ	بہت بزرگ

Marfat.com

(۷)	فِعِّيْلٌ	صِدِّيْقٌ	بہت سچ بولنے والا

نوٹ :- اسم مبالغہ کے وزنوں میں عموماً مذکر و مونث کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی کبھی مذکر و مونث میں فرق کے لئے مونث میں ۃ تانیث زیادہ کر لی جاتی ہے۔ جیسے هُوَ عَلِيْمٌ - هِيَ عَلِيْمَةٌ - هُوَ حَمُوْلٌ - هِيَ حَمُوْلَةٌ وغیرہ۔

اسم تفضیل

اَصْغَرُ (بہت چھوٹا) اَكْبَرُ (بہت بڑا) اَفْضَلُ (بہت بہتر)

اوپر کے اسم اس ذات کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس کے اندر مصدری معنی اوروں کی نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ ایسے اسموں کو اسم تفضیل کہتے ہیں۔

تعریف۔ اسم تفضیل وہ اسم ہے۔ جس سے مراد وہ ذات ہو۔ جس کے اندر مصدری معنی اوروں کی نسبت زیادہ پائے جائیں۔

نوٹ ا :- اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے۔ کہ مبالغہ میں زیادتی بلا مقابلہ دوسروں کے ہوتی ہے۔ مگر

Marfat.com

اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے زیادتی پائی جاتی ہے

نوٹ ۲۔ اسم تفضیل کا مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مونث کا صیغہ فُعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے ۔ نیز اس کے اخیر کے حرف پر تنوین کبھی نہیں آتی ۔

نوٹ ۳۔ اسم تفضیل زیادہ تر فاعل کے معنی دیا کرتا ہے ۔ جیسے اَنْصَرُ (بہت مدد کرنیوالا) مگر کبھی مفعول کے واسطے بھی استعمال ہو جاتا ہے ۔ جیسے اَشْھَرُ (بہت مشہور)۔

نوٹ ۴۔ عیوب اور الوان سے اسم تفضیل نہیں آتا ۔ اَبْیَضُ (سفید) اَعْوَرُ (کانا) اس لئے صفت مشبہ ہوں گے نہ اسم تفضیل ۔

اسم تفضیل کی گردان

مذکر	اَفْعَلُ	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلُوْنَ اَفَاعِلُ
مونث	فُعْلیٰ	فُعْلَیَانِ	فُعْلَیَاتٌ اَفَاعِلُ

اسم تفضیل کا طریق استعمال

جب اسم تفضیل سے کسی خاص شخص پر فضیلت دینا مراد ہو تو مِنْ کے ساتھ استعمال ہو گا ۔ خواہ اس کا موصوف مذکر ہو یا مونث ۔ اور جب کل اور

Marfat.com

تمام پر تفضیل مقصود ہو۔ تو اَلْ یا اضافت ــــــ
ساتھ اس کا استعمال ہو گا۔ جیسے

(۱) خَالِدٌ ۔ اَعْلَمُ ۔ مِنْ ۔ اَخِیْہِ
زَیْنَبُ ۔ اَجْمَلُ ۔ مِنْ اُخْتِہَا

(۲) بَکْرٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ
بِکْرٌ ن الْاَفْضَلُ

اسم ظرف زمان و مکان

مَشْرِقٌ (سورج نکلنے کی جگہ) مَنْظَرٌ (نظارے کی جگہ)
مَوْسِمٌ (ہنگام۔ وقت)

اوپر کے پہلے دو اسم جگہوں کے نام ہیں۔ جن میں فاعل کا فعل صادر ہوا ایسے اسموں کو اسم **ظرف مکان** کہتے ہیں۔ اسی طرح تیسرا اسم ایسے وقت کا نام ہے۔ اس لئے اس کو **اسم ظرف زمان** کہتے ہیں۔

تعریف۔ اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے۔ جو اس مکان یا زمان کو ظاہر کرے۔ جس میں کوئی کام واقع ہو۔

Marfat.com

اسم ظرف بنانے کا قاعدہ

یہ اسم ثلاثی مجرد مکسور العین سے مَفْعِلٌ کے وزن پر اور مضموم العین یا مفتوح العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَضْرِبٌ۔ مَکْرَمٌ مَسْمَعٌ وغیرہ

غیر ثلاثی مجرد سے ان کے اسم مفعول کے وزن پر اسم ظرف کا صیغہ آتا ہے۔ جیسے مُعَسْکَرٌ (لشکر کی جائے رہائش) بعض وقت اس قاعدہ کے خلاف بھی اسم ظرف کا صیغہ بن جاتا ہے۔ ایسے تمام صرف بارہ لفظ ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

مَنْسِکٌ (قربان گاہ) (۲) مَجْزِرٌ (ذبح گاہ شتران) (۳) مَنْبِتٌ (اگنے کی جگہ) (۴) مَطْلِعٌ (آفتاب کے طلوع کی جگہ) (۵) مَشْرِقٌ (آفتاب کے نکلنے کی جگہ) (۶) مَغْرِبٌ (سورج کے ڈوبنے کی جگہ) (۷) مَفْرِقٌ (سر کی مانگ) (۸) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ) (۹) مَسْکِنٌ (رہنے کی جگہ) (۱۰) مَوْفِقٌ (کہنی رکھنے کی جگہ) (۱۱) مَسْجِدٌ (سجدہ کرنے کی جگہ) (۱۲) مَنْخِرٌ (نتھنا)

Marfat.com

اسم ظرف کی گردان

جمع	واحد
مَفَاعِلُ	مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ

(۲)

فعل

فعل وہ کلمہ ہے۔ جو خود بخود اپنے معنی ظاہر کرے۔ اور زمانہ ماضی۔ حال۔ یا مستقبل میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کا تعلق ہو)۔ جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) نَصَرَ (اس نے مدد کی)۔ جَلَسَ (وہ بیٹھا) اَکَلَ (اس نے کھایا)

دیکھو، یہ تینوں کلمے ظاہر کرتے ہیں کہ کوئی فعل گزرے ہوئے زمانہ یعنی زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے ایسے فعل کو فعل ماضی کہتے ہیں ہ

فعل ماضی معروف و مجہول

کسی فعل معروف و مجہول کی حقیقت جاننے سے پہلے فعل لازم و فعل متعدّی کا سمجھ لینا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ جب فعل معروف سے فعل

Marfat.com

مجہول بنائیں گے۔ تو ضروری ہے کہ وہ فعل معروف پہلے فعل متعدّی ہو۔ وگرنہ اس کا فعل مجہول نہیں بن سکے گا۔ اِس لئے کہ جب کسی فعل معروف کو فعل مجہول بنائیں۔ تو اس کا "فاعل" نامعلوم ہوگا۔ اور "مفعول" کو اس کے فاعل کے قائم مقام ہونا پڑے گا۔ اور فعل لازم کے ساتھ مفعول تو کوئی ہوتا ہی نہیں۔ جو "مجہول" بنانے وقت فاعل کے قائم مقام ہو۔ پس پہلے ہم فعل لازم و فعل متعدّی کی تعریفیں بیان کریں گے۔

فعل لازم۔ وہ فعل ہے۔ جو اپنے فاعل سے مل کر پوری بات ظاہر کردے اور مفعول کی ضرورت باقی نہ رہے۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا)۔

فعل متعدّی۔ وہ فعل ہے کہ جب تک فاعل کے علاوہ مفعول کو اس کے ساتھ نہ ملایا جائے۔ وہ پوری بات ظاہر نہ کرے۔ جیسے شَرِبَ زَيْدٌ مَاءً۔ (زید نے پانی پیا)۔

نوٹ:۔ فعل لازم و متعدّی کی شناخت کا ایک مسلّم قاعدہ یہ ہے کہ اس فعل کی فعل ماضی بنا کر اس کا اُردو زبان میں ترجمہ کرو۔ اور اس کا پورا جملہ بناؤ۔ اگر اس جملہ میں "نے" کا لفظ آجائے

Marfat.com

تو وہ فعل متعدی ہے۔ ورنہ فعل لازم ہے۔ مثلاً یَشْرِبُ کا فعل ماضی بنا کر اس کا اردو میں ترجمہ کر کے کہیں "اس نے پیا" تو اس میں نے کا لفظ آ گیا۔ اس لئے یہ فعل متعدی ہوا اور اگر یَذْهَبُ کی فعل ماضی کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے کہیں "وہ گیا" تو اس میں "نے" کا لفظ نہیں آیا۔ اس لئے یہ فعل لازم ہوا۔

اب ہم ماضی معروف و مجہول کا بیان شروع کرتے ہیں۔

(۱) قَتَلَ الْاَمِیْرُ سَارِقًا (امیر نے چور کو مار ڈالا) کَتَبَ الْحَمِیْدُ خَطًّا (حمید نے خط لکھا)۔

(۲) قُتِلَ سَارِقٌ (چور قتل کیا گیا) کُتِبَ الْخَطُّ (خط لکھا گیا)۔

دیکھو، نمبر (۱) کے فقروں میں فعل کا فاعل یعنی کام کرنے والا معلوم و معروف ہے۔ مگر نمبر (۲) کے فقروں میں فاعل یعنی کام کرنے والے کا پتہ نہیں چلتا۔ اور وہ نامعلوم و مجہول ہے۔ پس جس فعل کا فاعل معلوم و معروف ہو اس کو **فعل معروف** اور جس کا فاعل نامعلوم ہو اس کو **فعل مجہول** کہتے ہیں۔

تعریفیں:۔

فعل ماضی معروف۔ وہ فعل ماضی ہے۔ جس کا

Marfat.com

فاعل معلوم ہو۔

فعل ماضی مجہول۔ وہ فعل ماضی ہے۔ جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔

فعل ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ:۔

ماضی معروف ہمیشہ مادہ سے فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ کے وزن پر آیا کرتی ہے۔ جیسے ضَرَبَ۔ سَمِعَ۔ کَرُمَ۔ مگر ماضی مجہول ماضی معروف سے اس طرح بنتی ہے کہ ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمّہ اور دوسرے حرف کو کسرہ دیا جائے۔ اور آخری حرف اس کی حالت پر رہنے دیا جائے جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ، سَمِعَ سے سُمِعَ وغیرہ۔

نوٹ:۔ یہ قاعدہ صرف ثلاثی مجرّد کے فعلوں سے تعلق رکھتا ہے۔ باقی قاعدے مناسب موقعہ پر بیان کئے جائیں گے۔

فعل ماضی معروف ومجہول کی گردانیں

۱۔ فعل ماضی معروف کی گردان

فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکّر	واحد	قَتَلَ	قَتَلْتَ	قَتَلْتُ
	تثنیہ	قَتَلَا	قَتَلْتُمَا	قَتَلْنَا
	جمع	قَتَلُوا	قَتَلْتُمْ	

Marfat.com

		غائب	مخاطب	متکلم
مؤنث	واحد	قَتَلَتْ	قَتَلْتِ	قَتَلْتُ
	تثنیہ	قَتَلَتَا	قَتَلْتُمَا	قَتَلْنَا
	جمع	قَتَلْنَ	قَتَلْتُنَّ	

۲۔ فعل ماضی مجہول کی گردان

فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	قُتِلَ	قُتِلْتَ	قُتِلْتُ
	تثنیہ	قُتِلَا	قُتِلْتُمَا	قُتِلْنَا
	جمع	قُتِلُوْا	قُتِلْتُمْ	
مؤنث	واحد	قُتِلَتْ	قُتِلْتِ	قُتِلْتُ
	تثنیہ	قُتِلَتَا	قُتِلْتُمَا	قُتِلْنَا
	جمع	قُتِلْنَ	قُتِلْتُنَّ	

نوٹ :۔ اوپر کی گردانوں سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ فعل ماضی کے اٹھارہ صیغے ہونے چاہئیں تھے۔ مگر ان میں سے بعض صیغے دو دو دفعہ آ رہے ہیں اور مشترک صیغے کہلاتے ہیں۔ اس لئے باقی صرف تیرہ صیغے ہی آتے ہیں۔

ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی استمراری

قَدْ شَرِبَ (اس نے پیا ہے) کَانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا)، کَانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا)۔

Marfat.com

غور کرو۔ کہ شَرِبَ فعل ماضی ہے۔ مگر اس سے پہلے قَدْ اور کَانَ زیادہ کرنے سے اس کے معنی میں کس قدر تبدیلی ہو گئی۔ اسی طرح یَشْرَبُ فعل مضارع ہے مگر اس کے پہلے کَانَ بڑھانے سے اس کے معنی میں کیا تبدیلی ہو گئی۔ پس فعل ماضی کے پہلے قَدْ لگانے سے اس کے معنی ماضی قریب کے ہو گئے۔ اور فعل ماضی کے پہلے کَانَ لگانے سے اس کے معنی ماضی بعید کے ہو گئے۔ اور فعل مضارع کے پہلے کَانَ بڑھانے سے وہ ماضی استمراری بن گیا۔

مثالیں

(۱) فعل ماضی قریب جیسے قَدْ کَتَبَ (اس نے لکھا ہے)۔

(۲) " " بعید " کَانَ کَتَبَ (اس نے لکھا تھا)۔

(۳) " " استمراری " کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا)۔

ماضی منفی با ما و لا

(۱) اَکَلَ (اس نے کھایا) فَتَحَ (اس نے کھولا) صَدَّقَ (اس نے تصدیق کی) صَلّٰی (اس نے نماز پڑھی)۔

(۲) مَا اَکَلَ (اس نے نہیں کھایا) مَا فَتَحَ (اس نے نہیں کھولا)

Marfat.com

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی (نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی)۔

دیکھو نمبر (۱) میں اَکَلَ۔ فَتَحَ۔ صَدَّقَ۔ صَلّٰی سب فعل ماضی معروف کے صیغے ہیں۔ جب نمبر (۲) میں ان پر مَا یا لَا کو داخل کیا گیا ہے۔ تو لفظوں میں تو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مگر معنے ضرور تبدیل ہو گئے ہیں۔ یعنی پہلے مُثبت تھے۔ مَا و لَا کے پہلے آنے سے منفی ہو گئے۔ دونوں کے استعمال میں اس قدر فرق ضرور ہے کہ "مَا" اکیلا آ سکتا ہے۔ اور "لَا" اکیلا نہیں آ سکتا۔ بلکہ مکرّر آتا ہے۔

تعریفیں:۔ (۱) فعل ماضی مثبت وہ ہے۔ جس کے پہلے مَا یا لَا نہ ہو۔

(۲) فعل ماضی منفی وُہ ہے جس کے پہلے مَا یا لَا موجود ہو۔ ایسی ماضی کو ماضی منفی بہ مَا و لَا کہتے ہیں۔

مضارع معروف و مجہول

یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کریگا) یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان فعلوں کا

Marfat.com

تعلق زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں کے ساتھ ہے اس لئے ایسے فعل فعل مضارع کہلاتے ہیں۔ فعل مضارع کے تمام چودہ صیغے آتے ہیں۔

تعریف۔ فعل مضارع وہ فعل ہے۔ جس میں زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں کے معنی پائے جائیں۔

فعل مضارع معروف بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع فعل ماضی سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ ماضی سے پہلے حروف ا۔ ت۔ ی۔ ن رہیں سے مناسب حال کوئی ایک حرف لگا دو۔ مضارع بن جائے گا۔ ان حروف کو "حروفِ اَتَین" کہتے ہیں۔

ی چار صیغوں کے پہلے آتی ہے۔ مذکر غائب ۳ صیغے
جمع مؤنث غائب ۱ صیغہ
ت آٹھ " " " " واحد و تثنیہ " " ۲ صیغے
مذکر و مؤنث مخاطب ۶ "
ا۔ صرف ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے۔ واحد متکلم ۱ صیغہ
ن " " " " " متکلم مع الغیر ۱ صیغہ

فعل مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ

یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) یُنْصَرُ (وہ مدد کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا) یُکْتَبُ (وہ لکھا جاتا ہے یا لکھا جائے گا)۔

Marfat.com

دیکھو، اِن فعلوں کے معنی پہلے کچھ اور تھے۔ اب بالکل بدل گئے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِن کے اعراب بدل گئے ہیں چنانچہ مضارع معروف کی حالت میں علامت مضارع مفتوح تھی۔ اب مضموم ہے۔ پہلے دوسرے حرف (عین کلمہ) کی حرکت سب میں یکساں نہ تھی۔ اب سب میں یکساں ہے۔ اخیر کا حرف سب میں یکساں طور پر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ۔ دوسرے حرف (عین کلمہ) کو فتحہ دو۔ اور آخری حرف (لام کلمہ) کو اپنی حالت پر رہنے دو۔ تو فعل مضارع مجہول بن جائے گا۔

فعل مضارع معروف کی گردان

فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	یُنْصَرُ	تُنْصَرُ	اُنْصَرُ
	تثنیہ	یُنْصَرَانِ	تُنْصَرَانِ	نُنْصَرُ
	جمع	یُنْصَرُوْنَ	تُنْصَرُوْنَ	
مؤنث	واحد	تُنْصَرُ	تُنْصَرِیْنَ	اُنْصَرُ
	تثنیہ	تُنْصَرَانِ	تُنْصَرَانِ	نُنْصَرُ
	جمع	یُنْصَرْنَ	تُنْصَرْنَ	

Marfat.com

فعل مضارع مجہول کی گردان

	فاعل	غائب	مخاطب	متکلم
مذکّر	واحد	یُنْصَرُ	تُنْصَرُ	اُنْصَرُ
	تثنیہ	یُنْصَرَانِ	تُنْصَرَانِ	نُنْصَرُ
	جمع	یُنْصَرُوْنَ	تُنْصَرُوْنَ	
مؤنّث	واحد	تُنْصَرُ	تُنْصَرِیْنَ	اُنْصَرُ
	تثنیہ	تُنْصَرَانِ	تُنْصَرَانِ	نُنْصَرُ
	جمع	یُنْصَرْنَ	تُنْصَرْنَ	

مُضارع مختصّ بہ زمانہ حال

قَدْ یَکْتُبُ (وہ ضرور لکھتا ہے) قَدْ یَذْھَبُ (وہ ضرور جاتا ہے) قَدْ یَشْرِبُ (وہ ضرور پیتا ہے)۔

اوپر کے تینوں فعل مضارع معروف کے صیغے ہیں۔ جب ان میں سے کسی کے پہلے قَدْ کا لفظ نہ تھا۔ تو یہ زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں کے معنی ظاہر کرتے تھے۔ مگر جب ان کے پہلے قَدْ آ گیا۔ تو ان کے معنی زمانہ حال کے ساتھ مختص ہو گئے۔ اور تحقیق کے معنی بھی حاصل ہو گئے۔ اس لئے ایسے فعل مضارع کو جس کے پہلے قَدْ کا

Marfat.com

لفظ آ جائے۔ اس کو مضارع مختص بہ حال کہتے ہیں ؛

مضارع مُختَصّ بہ زمانہ مُستقبل

(۱) سَیَنْصُرُ (وہ جلدی مدد کریگا۔ یا عنقریب مدد کرے گا) ؛ سَیَکْتُبُ (وہ عنقریب یا جلدی لکھے گا) سَیُفْتَحُ (وہ عنقریب یا جلدی فتح کرے گا یا کھولے گا) ؛

(۲) سَوْفَ یَنْصُرُ (وہ دیر میں مدد کریگا) سوف یکتُبُ (وہ دیر میں لکھے گا) سَوْفَ یَفْتَحُ (وہ دیر میں فتح کریگا یا کھولے گا) ؛

نمبر (۱) و نمبر (۲) میں سب فعل مضارع ہیں نمبر (۱) میں تمام مضارع کے شروع میں "س" زیادہ کیا ہوا ہے۔ مگر نمبر (۲) میں تمام مضارع پر سَوْفَ بڑھایا ہوا ہے۔ اور اس طرح مضارع کے معنی زمانہ مستقبل کے ساتھ مختصّ ہو گئے ہیں۔ اس لئے ایسے فعل مضارع کو جس کے پہلے لفظ س یا سَوْفَ آجاتے مضارع مختص بہ حال کہتے ہیں ؛

نوٹ :۔ "س" اور سَوْفَ میں فرق یہ ہے۔ کہ "س" مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے۔ اور "سوف" مستقبل بعید کے لئے آتا ہے ؛

Marfat.com

مضارع منفی بہ لا

لَا یَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا)۔

لَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا)۔

ان دونوں مثالوں کو دیکھو۔ یہ فعل مضارع کے صیغے ہیں۔ جن کے پہلے "لا" زیادہ کیا ہوا ہے۔ ایسے فعل مضارع کو مضارع منفی بہ لا کہتے ہیں۔ اسی طرح مضارع کے پہلے ما بڑھا کر بھی منفی حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے مَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا)۔

فعل امر

اُكْتُبْ (تو لکھ) اِضْرِبْ (تو مار) اُنْصُرْ (تو مدد کر)۔

دیکھو۔ ان فعلوں میں لکھنے، مارنے یا مدد کرنے کا حکم پایا جاتا ہے۔ اور حکم کو امر کہتے ہیں۔ اس لئے ایسے فعل کو جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے فعل امر کہتے ہیں۔

تعریف۔ فعل امر وہ فعل ہے۔ جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔

Marfat.com

فعل امر معروف بھی ہُوا کرتا ہے۔ اور مجہول بھی۔ مخاطب بھی ہوتا ہے غائب اور متکلم بھی ہوتا ہے۔

ہم پہلے فعل امر حاضر معروف کے بنانے کا قاعدہ بتلائیں گے اور اس کے بعد فعل امر حاضر مجہول کا قاعدہ درج کریں گے اور امر کی دُوسری قسموں کا ذکر مناسب موقعہ پر کیا جائے گا۔

فعل امر حاضر معروف کے بنانے کا قاعدہ:۔

فعل امر حاضر معروف فعل مضارع معروف کے صیغہ سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ پہلے اس صیغہ کی علامت مضارع (ت) کو حذف اور دُور کر کے دیکھو کہ اس علامت کے بعد کا حرف متحرک ہے ساکن؟

(۱) اگر علامت مضارع کے بعد کا حرف متحرک ہے۔ تو اس کے آخری حرف کو جزم دے دو۔ فعل امر حاضر معروف بن جائے گا۔ مثلاً تَعِدُ سے فعل امر بنانا مطلوب ہو۔ تو پہلے (ت) کو حذف کر دو۔ باقی رہا عِدُ۔ اس میں علامت مضارع کے بعد کا حرف "عین" متحرک یعنی مکسور ہے۔ اس لئے اس کے آخری حرف د کو جزم دی۔ تو "عِدْ" فعل امر حاضر معروف بن گیا۔

Marfat.com

(۳) اور اگر علامت مضارع حذف کرنے پر اس کے بعد کا حرف ساکن ہے۔ تو اس کے ابتداء میں ہمزہ وصل بڑھاؤ۔ اور آخری حرف کو جزم دے دو۔ اب دیکھو:۔

(ا) اگر اس مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے۔ تو ہمزہ وصل بھی مضموم ہو گا۔

(ب) اگر اس مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہے۔ تو ہمزہ وصل ہر حالت میں مکسور ہو گا۔

مثلاً تَنصُرُ سے فعل امر بنانا مطلوب ہے۔ تو پہلے علامت مضارع (ت) کو حذف کر دو۔ نْصُرُ باقی رہا۔ اس کے آخری حرف (ر) کو جزم دو۔ نْصُرْ ہو گیا۔ اب چونکہ ساکن حرف سے کسی کلمہ کی ابتداء مشکل ہے۔ اس لئے اس کے شروع میں ہمزہ وصل زیادہ کر کے مضارع کے عین کلمہ کو دیکھا کہ وہ تو مضموم ہے۔ اس لئے ہمزہ وصل مضموم لگایا۔ تو اُنْصُرْ فعل امر حاضر معروف بن گیا۔

اسی طرح تَضْرِبُ سے فعل امر بنانا ہو۔ تو مذکورہ بالا عمل کے مطابق اس کا فعل امر اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ کا فعل امر اِفْتَحْ ہو گا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

Marfat.com

نوٹ:۔ اگر کسی وقت صیغہ امر کا آخری حرف علت کا حرف ہو۔ تو وہ فوراً گر جائے گا۔ جیسے تَدْعُوْ سے امر اُدْعُ اور تَخْشَیْ سے اِخْشَ اور تَرْمِیْ سے اِرْمِ ہو گا۔

امر حاضر معروف کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنّث	اُنْصُرِیْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

امر حاضر مجہول

امر حاضر مجہول فعل مضارع مجہول سے بنتا ہے لِتُنْصَرْ (چاہیئے کہ تو مدد کیا جائے۔ لِتُسْمَعْ (چاہیئے کہ تو سُنا جائے)۔

دیکھو، اُوپر کے دونوں فعل اصل میں فعل مضارع مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور مضارع مجہول کے پہلے لامِ امر لگا کر اور اس کے اخیر کے حرف کو جزم دے کر بنائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس عمل سے مضارع کے معنی امر حاضر مجہول کے معنوں میں تبدیل ہو گئے۔ ایسے فعلوں کو فعل امر حاضر مجہول کہتے ہیں۔

Marfat.com

نوٹ:- لامِ امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

گردان امر حاضر مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لِتُنْصَرْ	لِتُنْصَرَا	لِتُنْصَرُوْا
مؤنث	لِتُنْصَرِیْ	لِتُنْصَرَا	لِتُنْصَرْنَ

فعل نہی

لَا تَسْمَعْ (تو نہ سن) لَا تَضْرِبْ (تو نہ مار) لَا تَكْتُبْ (تو نہ لکھ)۔

دیکھو، اِن فعلوں میں منع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور عربی زبان میں منع کرنے کو **نہی** کہتے ہیں۔ اس لئے ایسے فعل جن میں منع کرنے کا حکم پایا جائے۔ اِن کو **فعل نہی** کہتے ہیں۔

تعریف:- فعل نہی وہ فعل ہے۔ جس میں منع کرنے کا حکم پایا جائے۔

فعل نہی کوئی مستقل فعل نہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہی ہے۔ جس کے پہلے لاءِ نہی لگایا جائے اور آخر حرف کو جزم دیا گیا ہو۔

Marfat.com

نہی معروف ونہی مجہول دونوں مضارع منفی بلا کا حکم رکھتے ہیں۔ان کے آخری حرف پر جزم ضرور ہوگی۔

بنانے کا قاعدہ:۔ مضارع مخاطب معروف کے اوّل لا زیادہ کرکے آخری حرف کو جزم دے دو۔

فعل نہی معروف کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	لَا تَضْرِبْ	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبُوْا
مؤنّث	لَا تَضْرِبِیْ	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبْنَ

فعل نہی مجہول کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	لَا تُضْرَبْ	لَا تُضْرَبَا	لَا تُضْرَبُوْا
مؤنّث	لَا تُضْرَبِیْ	لَا تُضْرَبَا	لَا تُضْرَبْنَ

Marfat.com

(۱۱)

حرف

(حرف وہ کلمہ ہے۔ جو کبھی دوسرے کلمہ سے ملے بغیر اپنے معنی ظاہر نہ کرے اور نہ اس میں کوئی زمانہ پایا جائے جیسے مِنْ۔ عَنْ۔ عَلٰی وغیرہ)۔

حروف کی بہت سی قسمیں ہیں مگر مقررہ نصاب کے ماتحت ہم یہاں صرف "کلماتِ استفہام" سے بحث کریں گے۔

کلماتِ استفہام

هَلْ اَكَلْتَ الطَّعَامَ؟ (کیا تو نے کھانا کھایا؟) اَیُّ الرِّجَالِ اَکْرَمُ؟ (کون آدمی سب سے بزرگ ہے) اَیْنَ ذَهَبَ اِبْنُكَ؟ (تیرا لڑکا کہاں گیا؟) مَا ذَا قُلْتَ؟ (تو نے کیا کہا؟)۔

ان تمام فقروں میں سے ہر ایک کے ابتداء میں جن کلمات یعنی هَلْ۔ اَیُّ۔ اَیْنَ و مَاذَا کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے ہر ایک فقرہ کے معنی میں تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ مثلاً پہلے فقرہ اَكَلْتَ الطَّعَامَ (تو نے کھانا کھایا) معنی میں خبر پائی جاتی تھی۔ مگر

Marfat.com

ھَلْ کے آنے سے اس کی حقیقت بدل گئی۔ اور بجائے خبر دینے کے یہ پوچھا گیا ہے۔ "کیا تو نے کھانا کھایا ہے؟" اسی طرح دوسرے، تیسرے اور چوتھے ہر فقرہ میں پہلے فعل کے واقع ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ اب اسی فعل کے واقع ہونے کی بابت پوچھا گیا ہے اس طرح پوچھنے کا نام عربی زبان میں **اِستفہام** ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تمام حروف یا کلمات **کلمات استفہام** کہلائیں گے"

ذیل کے سب کلمات استفہام کے لئے استعمال ہوتے ہیں:۔

(۱) ھَلْ جیسے ھَلْ رَأَیْتَ شَیْخًا؟ (کیا تو نے بڑھے کو دیکھا؟)"

(۲) اَیٌّ " اَیَّ کِتَابٍ قَرَأْتَ؟ (تو نے کون سی کتاب پڑھی ہے؟)"

(۳) مَاذَا " مَاذَا تَقُوْلُ؟ (تو کیا کہتا ہے؟)"

(۴) مَنْ " مَنْ اَنْتَ؟ (تو کون ہے؟)"

(۵) کَمْ " کَمْ تَطْلُبُ؟ (تو کتنا مانگتا ہے؟)"

(۶) کَیْفَ " کَیْفَ حَالُكَ؟ (تیرا کیا حال ہے؟)"

(۷) اَیْنَ " اَیْنَ تُرِیْدُ؟ (تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے)

Marfat.com

(۸) مَتیٰ بجائے مَتیٰ جیسے مَتیٰ تَکْتُبُ؟ (تو کب لکھے گا)۔

(۹) اَنّٰی " اَنّٰی وَضَعْتَہٗ؟ (تو نے اسے کہاں رکھا؟)

موجودہ زمانہ میں الفاظِ ذیل بھی بطور "کلمات استفہام" استعمال ہو رہے ہیں۔

(۱) لَیْش بجائے لِمَاذَا جیسے لَیْش قَبِلْتَ؟ (تو نے کیوں قبول کیا؟)۔

(۲) اَیْش " مَا یا اَیُّ شَیْءٍ " اَیْش تَطْلُبُ؟ (تو کیا مانگتا ہے؟)۔

(۳) قَدِیْش " کَمْ " قَدِیْش اَکَلْتَ مِنْہُ (تو نے اس میں سے کتنا کھایا؟)۔

(۴) فَیْنَ " اَیْنَ " فَیْنَ تَذْھَبُ؟ (تو کہاں جاتا ہے؟)۔

(۵) شُو " مَاذَا " شُو تُرِیْدُ؟ (تو کیا چاہتا ہے؟)۔

Marfat.com

نحو

(۱) هٰذَا (یہ) رَأَیْتُ (میں نے دیکھا) مَرَرْتُ (میں گذرا)۔ رَاکِبٌ (ایک سوار)۔ رَاکِبٍ (ایک سوار) رَاکِبًا (ایک سوار)

(۲) هٰذَا رَاکِبٌ (یہ ایک سوار ہے)۔ رَأَیْتُ رَاکِبًا (میں نے ایک سوار دیکھا)۔ مَرَرْتُ بِرَاکِبٍ (میں ایک سوار کے پاس سے گذرا)

دیکھو۔ نمبر (۱) میں تمام علیحدہ علیحدہ کلمات ہیں کوئی اسم ہے۔ کوئی فعل اور کوئی حرف۔ ان میں سے کوئی بھی پورا فقرہ یا جملہ نہیں ہے۔ مگر نمبر (۲) میں نمبر (۱) کے کلمات کو ایک دوسرے سے ترکیب دے کر لکھا گیا ہے۔ اور وہ الگ الگ تین مکمل جملے بن گئے ہیں۔ نیز "رَاکِبٌ" ایک ہی لفظ ہے۔ مگر ہر جملے میں اس کے آخری حرف (ب) کی حالت مختلف ہے۔ کہیں مرفوع۔ کہیں منصوب اور کہیں مجرور ہے ضروری ہے۔ کہ یہ تمام قسم کے تصرفات اور الفاظ کی ترکیبیں کسی خاص اصول و قواعد کے ماتحت

Marfat.com

ہوں۔ جن کا جاننا از بس لازمی ہے۔ تاکہ الفاظ کو مرکب کرنے اور ان کے آخری حروف کی حالت کو بدلنے میں کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ اس لئے ایسے علم کا جاننا ضروری ہوا۔ جس میں ان اصول و قواعد کا ذکر ہو۔ اور وہ نحو کا علم ہے۔

نحو کی تعریف۔ نحو وہ علم ہے۔ جس کے پڑھنے سے اسم۔ فعل اور حرف کو باہم ترکیب دے کر جملہ بنانے اور ان کے آخری حروف کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو۔

مرکب ناقص و غیر ناقص

(۱)	(۲)
کِتَابُ اَخِیْ (میرے بھائی کی کتاب)	ھٰذَا کِتَابُ اَخِیْ (یہ میرے بھائی کی کتاب ہے)
خَاتِمُ ذَھَبٍ (سونے کی انگوٹھی)	خُذْ خَاتِمَ ذَھَبٍ (سونے کی انگوٹھی پکڑ لے)
غُلَامٌ حَسَنٌ (اچھا لڑکا)	غُلَامٌ حَسَنٌ قَائِمٌ (اچھا سو رہا ہے)
رَجُلٌ کَرِیْمٌ (سخی آدمی)	رَجُلٌ کَرِیْمٌ جَالِسٌ (سخی

Marfat.com

آدمی بیٹھا ہے)

نمبر (۱) کے تمام جملے: نکمل ہیں۔ ان کے سننے سے سننے والے کو پوری بات سمجھ میں نہیں آتی۔ مگر نمبر (۲) کے تمام فقرے مکمل ہیں۔ اور سن کر مخاطب کو پوری پوری بات سمجھ میں آ جاتی ہے۔ کہ یہ میرے بھائی کی کتاب ہے۔ اور سونے کی انگوٹھی پکڑنے کا حکم دیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ اس لئے نمبر (۱) کے تمام جملے ناقص اور نامکمل ہیں اور مرکب ناقص یا غیر تام کہلاتے ہیں۔ مرکب غیر مفید بھی انہیں کا نام ہے۔ مگر نمبر (۲) کے تمام جملے مکمل اور غیر ناقص ہیں۔ اس لئے مرکب غیر ناقص یا تام کہلاتے ہیں۔ اور مرکب مفید بھی انہیں کو کہتے ہیں۔

تعریفیں ۔ مرکب ناقص وہ مرکب ہے۔ جس کو سن کر سننے والے کو پوری بات سمجھ میں نہ آئے بلکہ کسی اور بات کی طلب باقی ہو۔

مرکب غیر ناقص وہ مرکب ہے۔ جس کو سن کر سننے والے کو پوری بات سمجھ میں آ جائے۔ اور کسی اور بات کے سننے کی طلب باقی نہ رہے۔

Marfat.com

تعلیمی نصاب اور ضرورت کے مد نظر ہم یہاں صرف مرکب ناقص سے بحث کریں گے۔

مرکب ناقص کی قسمیں

(۲)	(۱)
رَجُلٌ فَاضِلٌ (فاضل آدمی)	غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا نوکر)
عَسْکَرِیٌّ جَرِیٌّ (دلیر سپاہی)	وَلَدُ عَزِیْزٍ (عزیز کا بچہ)
طَبِیْبٌ حَاذِقٌ (حاذق طبیب)	مَکْتَبُ اَطْفَالٍ (لڑکوں کا سکول)

دیکھو۔ نمبر (۱) و نمبر (۲) میں سے ہر ایک کے تمام جملے یکساں طور پر نا مکمل اور غیر مفید ہیں۔ فرق یہ ہے کہ نمبر (۱) کے ہر فقرہ کی دونوں جزوں میں جو نسبت پائی جاتی ہے۔ اس کا نام اضافت ہے۔ ہر پہلی جزو **مضاف** اور دوسری جزو **مضاف الیہ** کہلاتی ہے۔ مگر نمبر (۲) کے تمام فقروں میں دوسری جزو پہلی جزو کی صفت واقع ہے۔ پہلی جزو کو **موصوف** اور دوسری جزو کو اس کی صفت کہتے ہیں۔ پس نمبر (۱) کے فقرات

Marfat.com

مرکب اضافی کہلائیں گے۔ کیونکہ یہ مضاف اور مضاف الیہ سے مرکب ہیں۔ اور نمبر (۲) کے فقرات مرکب توصیفی ہوں گے۔ کیونکہ یہ صفت اور موصوف سے مرکب ہیں۔ اس بیان سے معلوم ہوا۔ کہ مرکب ناقص کی مشہور دو ہی قسمیں ہوئیں۔

اول۔ مرکب اضافی جو مضاف اور مضاف الیہ سے مرکب ہو۔ اس میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ پیچھے ہوتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

دوم۔ مرکب توصیفی جو صفت اور موصوف سے مرکب ہو۔ اس میں موصوف پہلے اور صفت پیچھے ہوا کرتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ

نوٹ:۔ مرکب امتزاجی بھی مرکب ناقص کی ایک قسم شمار ہوتی ہے۔ جو ایسے دو کلموں سے مرکب ہو۔ جو مل کر ایک اسم بن گئے ہوں۔ اور دونوں میں اضافت یا اسناد کی کوئی نسبت نہ ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ۔ سِیْبُوَیْهِ۔ بَعْلَبَكُّ وغیرہ۔

اِشارہ و مُشارٌ الیہ

هٰذَا الرَّجُلُ قَائِمٌ (یہ مرد کھڑا ہے)۔ ذَالِكَ

اَلْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ (اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے)۔ ھٰذِہٖ مِحْبَرَۃٌ (یہ دوات ہے)

دیکھو۔ ان جملوں میں ھٰذَا۔ ذَالِکَ۔ ھٰذِہٖ سے الرَّجُلُ۔ الکِتٰبُ اور مِحْبَرَۃٌ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس لئے ایسے اسموں کو اسمائے اشارہ اور جن اسموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مُشَارٌ الیہ کہتے ہیں۔

کبھی اشارہ قریب کی طرف ہوتا ہے۔ اور کبھی دور کی اشیاء کی طرف۔ اس لئے اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم اشارہ قریب (۲) اسم اشارہ بعید گردان حسب ذیل ہے۔

گردان

(۱) اسم اشارہ قریب

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ھٰذَا	ھٰذَانِ	اُولَاءِ (مد سے)
مؤنث	ھٰذِہٖ	ھَاتَانِ	اُولٰی (قصر سے)

Marfat.com

(۲) اسم اشارہ بعید

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَاکَ - ذَالِکَ	ذَانِکَ	اُولٰٓئِکَ
مؤنث	تَاکَ - تِلْکَ	تَانِکَ	اُولَاکَ

نوٹ:- ذیل کے الفاظ سے خاص مکان یا جگہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو اسم اشارہ مکانی کہتے ہیں۔

قریب کے واسطے	بعید کے واسطے
هُنَا - هٰهُنَا	هنّا - هُنَاکَ - هُنَالِکَ
	ثَمَّ - ثَمَّهْ

جملے کا تصوّر

مسند - مسند الیہ

اَلْحَاجَۃُ اُمُّ الْاِخْتِرَاعِ (ضرورت ایجاد کی ماں ہے) اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ (نماز دین کا ستون ہے) ان دونوں جملوں کو سن کر سننے والے کو کسی اور چیز کے سننے کا انتظار باقی نہیں رہتا۔ اور

پوری پوری بات اس کی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ ایسے مرکبات کو مرکب تام یا مرکب مفید یا جملہ و کلام کہتے ہیں۔ نیز دونوں جملوں میں سے ہر ایک کے دو اجزا ہیں۔ مثلاً

جزو۔(۲)		جزو۔(۱)
اُمُّ الْاِخْتِرَاعِ	۔	اَلْحَاجَۃُ
عِمَادُ الدِّیْنِ	۔	اَلصَّلٰوۃُ

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دونوں جزوں میں ایک فائدہ بخش نسبت پائی جاتی ہے۔ اور یہ کہ دوسری جزو کو پہلی جزو کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اس فائدہ بخش نسبت کا نام اسناد ہے۔ پہلی جزو جس کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اس کا نام مسند الیہ اور دوسری جزو جس کو اس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس کا نام مسند ہے۔

تعریف :۔ مسند الیہ وہ کلمہ ہے۔ جس کی طرف کوئی دوسرا کلمہ منسوب کیا جائے۔

مسند وہ کلمہ ہے۔ جس کو کسی دوسرے کلمے کی طرف نسبت دی جائے۔

Marfat.com

اسناد وہ نسبت ہے۔ جو مسند اور مسند الیہ کے درمیان پائی جائے۔

نوٹ (۱):۔ اسناد

(۱) ایک فائدہ بخش نسبت کا نام ہے۔

(۲) ایک ایسی نسبت کا نام ہے۔ جو مسند اور مسند الیہ کے درمیان میں پائی جائے۔

برخلاف اضافت کے۔ کیونکہ

اضافت (۱) ایک نا فائدہ بخش نسبت کا نام ہے۔

(۲) ایک ایسی نسبت کا نام ہے۔ جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان پائی جاوے۔

نوٹ (۲):۔ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ مگر مسند کبھی اسم اور کبھی فعل ہوتا ہے۔ حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے۔ نہ مسند ہونے کی۔

جملے کی قسمیں

(ا) (۱) اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ (سورج نکلا ہوا ہے)۔

(۲) طَلَعَتِ الشَّمْسُ (سورج نکلا)۔

(ب) (۱) اِعْمَلُوْا صَالِحًا (نیک عمل کرو) ۔ (۲) لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (تم دونوں اس درخت کے نزدیک نہ جانا)

Marfat.com

اوپر کے فقروں کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ (ا) کے دونوں فقرے کسی نہ کسی امر کی خبر دے رہے ہیں۔ مگر (ب) کے فقرہ نمبر (۱) میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جاتا ہے۔ اور فقرہ نمبر (۲) میں کسی کام کے کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ اور ایسے روکے جانے کو عربی زبان کی اصطلاح میں نہی کہتے ہیں۔ بس ایسے جملے جس میں کسی طرح کی کوئی خبر پائی جائے۔ جملہ خبریہ ہے۔ اور جس میں کوئی حکم یا نہی وغیرہ پائی جائے وہ جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔ نیز یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ (ا) میں (۱) کے جملہ کی دونوں خبریں یعنی "اَلشَّمْسُ اور طَالِعَۃٌ" اسم ہیں۔ مگر نمبر (۲) کے جملہ کی پہلی خبر فعل ہے اس لئے جملے کی جمل اور سادہ تقسیم کے واسطے ذیل کا نقشہ درج کیا جاتا ہے۔

جملہ

(۱) جملہ خبریہ — (۲) جملہ انشائیہ

(۳) جملہ اسمیہ — (۴) جملہ فعلیہ

ہر ایک جملے کی تعریف

(۱) جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس میں کسی خبر کا ذکر

Marfat.com

ہو۔ اور (۳) خبر کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا قَامَ زَیْدٌ

(۲) جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں کسی امر یا نہی وغیرہ کا ذکر ہو اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے (۱) اُذْکُرُو اللّٰہَ (اللہ کا ذکر)۔ (۲) لَا تَخْرُجْ مِنْ بَیْتِکَ (اپنے گھر سے باہر نہ نکل)۔ (۳) ءَاِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ؟ (کیا آپ ہی یوسف ہیں)۔ (۴) یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہوتا)

(۳) جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کی پہلی جزو اسم ہو۔ جیسے ھٰذَا کِتَابُکَ (یہ تیری کتاب ہے)۔

نوٹ:۔ پہلی جزو کو مسند الیہ یا مبتدا اور دوسری جزو کو مسند یا خبر کہتے ہیں۔

(۴) جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کی پہلی جزو فعل ہو۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (بیشک نماز کھڑی ہو گئی)۔

نوٹ:۔ (۱) در اصل جملے کی دو قسمیں اسمیہ و فعلیہ ہیں۔ مگر مفہوم کے اعتبار سے جملہ خبریہ اور انشائیہ دو اور قسمیں ہیں۔ اس لحاظ سے جملے کی کل چار قسمیں ہوئیں۔ یعنی فعلیہ اسمیہ، خبریہ اور انشائیہ۔ (۲) معلم کو چاہیے کہ ان جملوں کی اور مثالیں بیان کر کے طلبا سے مشق کروائے۔

Marfat.com

فائدہ:۔ در اصل مفعول پانچ ہیں۔ جن کو "مفاعیل خمسہ" کہتے ہیں۔ جیسے (۱) مفعول مطلق۔ (۲) مفعول بہ۔ (۳) مفعول لہ۔ (۴) مفعول فیہ۔ (۵) مفعول معہٗ۔ مگر ہم مقررہ نصاب کی ضرورت پورا کرنے کے واسطے صرف (۱) مفعول مطلق۔ (۲) مفعول بہ اور (۳) مفعول لہٗ کا حال تحریر کرتے ہیں۔

مفعول مطلق

ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مارا مارنا) اَکَلْتُ اَکْلًا (میں نے کھایا کھانا) جَلَسْتُ جَلْسَۃً (میں ایک نشست بیٹھا)۔ جَلَسْتُ جِلْسَۃَ صَدِیْقِیْ (میں اپنے دوست کی طرح بیٹھا)۔

دیکھو اوپر کی مثالوں میں سے ہر ایک مثال میں فعل کے بعد ایک ایسا مصدر لایا گیا ہے۔ کہ جس کا مادہ فعل کے مادہ کے ہم معنی ہے۔ مثلاً ضَرَبْتُ کے بعد ضَرْبًا۔ اَکَلْتُ کے بعد اَکْلًا اور جَلَسْتُ کے بعد جَلْسَۃً یا جِلْسَۃً۔ ایسے مصدر جن کا ذکر ہے۔ ہم معنی فعل کے بعد کیا گیا ہو۔ وہ "مفعول مطلق" کہلاتے ہیں۔

تعریف۔ مفعول مطلق وہ مصدر ہے۔ جو ایسے فعل کے بعد آئے۔ کہ اس فعل اور اس مصدر

Marfat.com

دونوں کا مادہ ہم معنی ہو۔

نوٹ:۔ "جَلْسَةً" جیم کے فتحہ سے عدد ظاہر کرنے کے لیئے بولا جاتا ہے۔ اور "جِلْسَةً" جیم کے کسرہ سے نوعیت بیان کرنے کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔

مفعول بہ

دَفَعْتُ اَسَدًا (میں نے شیر پر حملہ کر کے اس کو دور کر دیا) کَتَبْتُ نَمِیْقَةً (میں نے ایک خط لکھا)۔ ذَبَحْتُ شَاتًا (میں نے بکری ذبح کی)۔ اِشْتَرٰی قَلَمًا (اس نے ایک قلم خریدا)۔

ان فقروں میں ہر فعل کے بعد کوئی ایسا اسم آتا ہے۔ جس پر وہ فعل واقع ہے۔ مثلاً اَسَدًا۔ نَمِیْقَةً۔ شَاتًا اور قَلَمًا اس قسم کے تمام اسم جو فعل کے بعد اس طرح آئیں۔ کہ ان پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہے۔ ان کو مفعول بہ کہتے ہیں۔

تعریف۔ مفعول بہ وہ اسم ہے۔ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔

نوٹ:۔ بعض دفعہ مفعول بہ اپنے فعل سے پہلے آ جایا کرتا ہے۔ جیسے ذَبَحْتُ شَاتًا کی بجائے شَاتًا

ذَبَحْتُ بھی درست ہے۔

مفعول لہٗ

جَاهَدْتُ شَجَاعَةً (میں نے بوجہ بہادری کے لڑائی کی) لَبِسْتُ سَتْرًا (میں نے پردے کے لیے لباس پہنا) اَقَامَ الصَّلٰوةَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا (اس نے ایمان اور ثواب حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھی)۔ صَامَ اَجْرًا (اس نے اجر یا ثواب حاصل کرنے کے روزہ رکھا)۔ ان جملوں میں علی الترتیب شَجَاعَةً۔ سَتْرًا۔ اِيْمَانًا اور اَجْرًا ایسے اسم ہیں۔ جن کے واسطے فعل واقع ہوئے ہیں۔ پس وہ اسم جس کے واسطے فعل واقع ہو وہ مفعول لہٗ ہے۔

تعریف۔ مفعول لہٗ وہ اسم ہے۔ جس کے واسطے فعل واقع ہو۔

تَمَّتِ الْاُوْلٰى وَ تَتْبَعُهَا الثَّانِيَةُ ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْبَابُ الثَّانِي

جماعت ہفتم کے لئے

صرف

علم صرف کی تعریف

اَلنَّصْرُ (مدد کرنا) نَصَرَ (اس نے مدد کی) يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) اُنْصُرْ (تو مدد کر) لَاتَنْصُرْ (تو مدد نہ کر) نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) مَنْصُوْرٌ (مدد کیا گیا)۔

دیکھو پہلا کلمہ اَلنَّصْرُ ہے۔ دُوسرا نَصَرَ۔ اسی طرح باقی کلمات بھی صورت و شکل میں ایک دُوسرے

Marfat.com

سے بالکل مختلف ہیں۔ اور ہر ایک کے معنی بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام کلمات کا مادہ اور ماخذ جس سے یہ مقررّہ قواعد کی رُو سے مشتق کئے گئے ہیں اور بنائے گئے ہیں۔ بالکل ایک ہی ہے۔ اس لئے کسی ایسے علم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جسے حاصل کر کے ہم کلمات کے تغیرّ و تبدّل سے ان کے معنوں میں ضرورت کے موافق تبدیلیاں پیدا کر سکیں۔ اور وہ علم صرف ہے ؛؛

علم صرف کی تعریف علم صرف وہ علم ہے۔ جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیرّ و تبدّل کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے۔ تاکہ انسان صحیح و درست الفاظ منہ سے بول سکے ؛؛

عربی صرف و نحو کی پہلی کتاب میں کلمہ کی اقسام کا بیان گزر چکا ہے۔ کہ وہ تین یعنی (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف ہیں۔ یہاں ہم پہلے اسم کا حال بتانا شروع کرتے ہیں ؛

(۱)

اسم

تعریف۔ اسم وہ کلمہ ہے۔ جو خود بخود تنہا اپنے معنی بتائے اور ماضی، حال و مستقبل میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے بَلَدٌ (شہر) مَسْجِدٌ (عبادت گاہ) فَرَسٌ (گھوڑا) وغیرہ،

اسم کی چند اقسام کا حال تم پہلی کتاب میں پڑھ چکے ہو۔ اس کتاب میں ان کے علاوہ اسم کی دوسری اقسام کا ذکر کرتے ہیں،

(۱) اسم منسوب

مَکِّیٌّ۔ مَدَنِیٌّ۔ غَزْنَوِیٌّ۔ بَصْرِیٌّ ایسے اسم ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کوئی شخص یا کوئی شے مَکَّۃ۔ مَدِیْنَۃ۔ غَزْنِیْ یا بَصْرَہ کی طرف منسوب ہے۔ ایسے تمام اسم جن کے آخر میں یائے مُشَدَّد ی (لگی ہوئی) ہو۔ اور اس کا ماقبل یعنی پہلا حرف مکسور ہو ان کو "اسم منسوب" کہتے ہیں۔ اور اسی طرح کسی اسم کے

Marfat.com

آخر میں یائے مشدّد لگانے بعد اس کے ماقبل کو کسرہ دینا "نسبت" کہلاتا ہے۔

اسم منسوب بنانے کے قاعدے

(۱) اگر اسم کے آخر میں پہلے سے یائے مشدّد موجود ہو۔ تو پھر نسبت کی "ی" نہیں لگائی جاتی بلکہ وہی "ی" قائمقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے۔ اور اس اسم میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جیسے حَنَفِیٌّ۔ شَافِعِیٌّ وغیرہ۔

(۲) جس لفظ کے آخر میں ۃ ہو۔ نسبت کے وقت وہ حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے کُوْفَۃٌ سے کُوْفِیٌّ مَکَّۃ سے مَکِّیٌّ اور مؤنث کی ۃ اس یا کے بعد آتی ہے۔ جیسے کُوْفِیَّۃٌ۔ مَکِّیَّۃٌ۔

۳۔ اگر کلمے کا تیسرا یا چوتھا حرف الف مقصورہ ہو۔ تو نسبت کے وقت وہ واؤ سے بدل جائے گا جیسے عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ۔ معنٰی سے مَعْنَوِیٌّ۔ مَوْلٰی سے مَوْلَوِیٌّ۔

۴۔ اگر کلمے کا پانچواں حرف الف مقصورہ ہو۔ تو گر جائے گا۔ جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ۔

Marfat.com

نوٹ :۔ مُصطفوِیؐ جو مشہور ہے قاعدے کی رُو سے بالکل غلط ہے۔

۵۔ اگر الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو۔ تو بحال رہتا ہے۔ جیسے سَمَاءُ سے سَمَادِیٌّ۔

۶۔ اگر الف ممدود کا ہمزہ علامت تانیث ہو۔ تو واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ۔

۷۔ جن اسما کا آخری حرف حذف ہو چکا ہو۔ نسبت کے وقت وہ واپس آ جاتا ہے۔ جیسے:۔ دَمٌ۔ اَبٌ سے دَمَوِیٌّ۔ اَبَوِیٌّ کیونکہ یہ دونو اصل میں دَمَوٌ اور اَبَوٌ تھے۔

۲۔ اِسم تصغیر

کُتَیِّبٌ (چھوٹی کتاب) رُجَیْلٌ (حقیر مرد) سُفَیْرِج (چھوٹی بی)

دیکھو! اِن تمام اسموں کے معنی میں چھوٹا پن اور حقارت کے معنی پیدا ہو گئے ہیں۔ کیونکہ یہ تینوں اسم اصل میں کِتَابٌ (کتاب) رَجُلٌ (مرد) سَفَرْجَل (بہی) تھے۔ مگر اب اِن تمام کے معنی میں چھوٹا پن کے معنی پیدا ہو گئے۔

Marfat.com

ایسے تمام اسم جن میں چھٹائی یا حقارت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اسم تصغیر کہلاتے ہیں۔ اور وہ اسم جن میں تصغیر کا عمل واقع ہو۔ اس کو اسم مُصَغَّر کہتے ہیں ۔

اسم تصغیر بنانے کا قاعدہ

۱۔ تین حروف والے کلمہ کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ ۔

۲۔ چار حرف والے کلمہ کی تصغیر فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَر سے جُعَیْفِرٌ۔ سَفَرْجَل سے سُفَیْرِج ۔

۳۔ کبھی اسم تصغیر اُفَیْعَال کے وزن پر آ جاتا ہے جیسے اَوْقَات سے اُوَیْقَات ۔

۴۔ مؤنث سماعی اسموں کی تا تانیث تصغیر میں ظاہر ہو جایا کرتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ اور شَمْسٌ کی تصغیر شُمَیْسَۃٌ ۔

۵۔ تانیث۔ تثنیہ۔ جمع و نسبت کی علامتیں بحالتِ تصغیر قائم رہتی ہیں۔ جیسے طَلْحَۃٌ سے طُلَیْحَۃٌ رَجُلَان سے رُجَیْلَان ۔ هِنْدَاتٌ سے هُنَیْدَاتٌ

بَصَرِیٌّ بُصَیْرِیٌّ ۔

فائدہ ۱۔ جو کلمہ حذف کے بعد دو حرفی رہ گیا ہو۔ تصغیر کے وقت وہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے جیسے مُذْ سے مُنَیْذٌ۔ کیونکہ مُذْ اصل میں مُنْذُ تھا۔ عِدَۃٌ سے وُعَیْدٌ۔ کیونکہ عِدَۃٌ اصل میں وَعْدٌ تھا۔ اِبْنٌ سے بُنَیٌّ اور بِنْتٌ سے بُنَیَّۃٌ۔

فائدہ ۲۔ جو الف کسی کلمہ میں دوسری جگہ واقع ہو۔ وہ واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے ضَارِبٌ سے ضُوَیْرِبٌ۔

فائدہ ۳۔ جو الف کسی کلمہ میں تیسری جگہ واقع ہو۔ وہ ی سے بدل جاتا ہے۔ جیسے حِمَارٌ سے حُمَیْرٌ (حُمَیِّرٌ)۔

۳۔ اسمائے اعداد
ایک سے سو تک

(۱)	(۲)	(۳)
اَحَدٌ (ایک)	اَوَّلُ (پہلا)	ثُلُثٌ (⅓)
اِثْنَانِ (دو)	ثَانِیْ (دوسرا)	رُبُعٌ (¼)
ثَلٰثَۃٌ (تین)	ثَالِثٌ (تیسرا)	خُمُسٌ (⅕)

دیکھو نمبر (۱) کے کلمات عدد کی ذات و مقدار کو ظاہر کرتے ہیں اور نمبر (۲)، (۳) وصف اور ان کی ترتیب

Marfat.com

بیان کرتے ہیں - مگر نمبر (۲) صحیح اعداد ہیں اور نمبر (۳) اعداد کی کسور ہیں - ایسے کلمات جو اعداد کی مقدار یا اُن کی ترتیب کو بیان کریں اسمائے اعداد کہلاتے ہیں - پس اسمائے اعداد کی دو قسمیں ہوئیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد وصفی ،،

اسم عدد ذاتی وہ کلمہ ہے - جو کسی شئے کے افراد کی مقدار ظاہر کرے ،،

اسم عدد وصفی - وہ کلمہ ہے جو کسی شئے کے افراد کی ترتیب یعنی وصف کو بیان کرے ،،

یہ خود عدد کہلاتے ہیں اور جن چیزوں کی گنتی کی جائے وہ معدود ہوں گے ،،

اسمائے اعداد ذاتی بلحاظ تذکیر و تانیث

عدد	مذکر	مؤنث	عدد	مذکر	مؤنث
۱	وَاحِدٌ اَحَدٌ	وَاحِدَةٌ اِحْدیٰ	۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ
۲	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ	۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ
۳	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٌ
۴	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ	۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	۱۰	عَشَرَةٌ	عَشْرٌ

Marfat.com

عدد	مذکر	مؤنث	عدد	مذکر	مؤنث
۱۱-	اَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشْرَۃَ	۱۶	سِتَّۃَ عَشَرَ	سِتَّ عَشْرَۃَ
۱۲-	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشْرَۃَ	۱۷	سَبْعَۃَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشْرَۃَ
۱۳-	ثَلٰثَۃَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشْرَۃَ	۱۸	ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ	ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ
۱۴-	اَرْبَعَۃَ عَشَرَ	اَرْبَعَ عَشْرَۃَ	۱۹	تِسْعَۃَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشْرَۃَ
۱۵	خَمْسَۃَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشْرَۃَ	۲۰	عِشْرُوْنَ	عِشْرُوْنَ

بیس کے بعد باقی عشرات کے لئے آحاد یعنی اکائیوں کے آخر میں وْنَ یا یْنَ بڑھا کر بیس۔ تیس چالیس۔ پچاس وغیرہ بنا لو۔ سو کے لئے مِائَۃَ آئے گا۔ دو سو کے لئے مِائَتَانِ ہو گا۔ تین سو کے لئے ثَلٰثَ مِائَۃَ علیٰ ہٰذا القیاس مِائَۃَ کے پہلے حسب ضرورت اَرْبَعَ اور خَمْسَ وغیرہ لگاتے جاؤ۔ ایک ہزار کے لئے اَلْفٌ دو ہزار کے لئے اَلْفَانِ۔ جمع کے لئے آلَافٌ یا اُلُوْفٌ ہو گا۔

مثلاً:- عِشْرُوْنَ ۲۰ کے لئے

ثَلٰثُوْنَ ۳۰ " "

اَرْبَعُوْنَ ۴۰ " "

خَمْسُوْنَ ۵۰ " "

سِتُّوْنَ ۶۰ " "

Marfat.com

سَبْعُوْنَ ۷۰ کے لئے
ثَمَانُوْنَ ۸۰ " "
تِسْعُوْنَ ۹۰ " "
مِائَۃٌ ۱۰۰ " "

بیس یا اس کے بعد تیس وغیرہ دہائیوں کے ساتھ اکائیاں ملاتے وقت ایک اور دو میں مذکر و مؤنث قیاس کے مطابق ہوتے ہیں - اور تین سے نو تک خلاف قیاس کے مطابق
یعنی مذکر میں ۃ استعمال ہوئی اور مؤنث بغیر ۃ ہو گی۔ مثلاً :-

عدد	مذکر	مؤنث
۲۱-	اَحَدَ عِشْرُوْنَ	اِحْدٰی عِشْرُوْنَ
۲۲-	اِثْنَا عِشْرُوْنَ	اِثْنَتَا عِشْرُوْنَ
۲۳-	ثَلٰثَۃَ عِشْرُوْنَ	ثَلٰثَ عِشْرُوْنَ
۲۴-	اَرْبَعَۃَ عِشْرُوْنَ	اَرْبَعَ عِشْرُوْنَ
۲۵-	خَمْسَۃَ عِشْرُوْنَ	خَمْسَ عِشْرُوْنَ
۲۶-	سِتَّۃَ عِشْرُوْنَ	سِتَّ عِشْرُوْنَ
۲۷-	سَبْعَۃَ عِشْرُوْنَ	سَبْعَ عِشْرُوْنَ
۲۸	ثَمَانِیَۃَ عِشْرُوْنَ	ثَمَانَ عِشْرُوْنَ

Marfat.com

۲۹	تِسْعَةٌ عِشْرُوْنَ	تِسْعٌ عِشْرُوْنَ
۳۰	ثَلٰثُوْنَ	ثَلٰثُوْنَ

اسی کے بعد اسی طرح بناتے جاؤ۔ یہاں تک کہ تِسْعُوْنَ (نوے) تک اور اس کے بعد مِائَۃ تک بنا لو۔

۲۔ اسمائے اعداد وصفی

عدد	مذکّر	مؤنّث
پہلا	اَوَّلُ	اُوْلٰی
دوسرا	ثَانِیٌ	ثَانِیَةٌ
تیسرا	ثَالِثٌ	ثَالِثَةٌ
چوتھا	رَابِعٌ	رَابِعَةٌ
پانچواں	خَامِسٌ	خَامِسَةٌ
چھٹا	سَادِسٌ	سَادِسَةٌ
ساتواں	سَابِعٌ	سَابِعَةٌ
آٹھواں	ثَامِنٌ	ثَامِنَةٌ
نواں	تَاسِعٌ	تَاسِعَةٌ
دسواں	عَاشِرٌ	عَاشِرَةٌ

نوٹ:۔ "دوسرا" سے "دسواں" تک مذکّر فَاعِلٌ اور

Marfat.com

مؤنث فَاعِلَۃٌ کے وزن پر قیاس کے مطابق ہے۔

کسور حسب ذیل ہیں :-

نِصفٌ	$\frac{1}{2}$	کے	لئے
ثُلُثٌ	$\frac{1}{3}$	"	"
رُبُعٌ	$\frac{1}{4}$	"	"
خُمُسٌ	$\frac{1}{5}$	"	"
سُدُسٌ	$\frac{1}{6}$	"	"
سُبُعٌ	$\frac{1}{7}$	"	"
ثُمُنٌ	$\frac{1}{8}$	"	"
تُسُعٌ	$\frac{1}{9}$	"	"
عُشُرٌ	$\frac{1}{10}$	"	"

نوٹ :- نِصف کے علاوہ $\frac{1}{10}$ تک باقی سب فُعُلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور نسبت کے لئے فُعَالِیٌّ کے وزن پر ہوگا۔ جیسے ثُنَائِیٌّ (دو والا) ثُلَاثِیٌّ (تین والا) رُبَاعِیٌّ (چار والا) علیٰ ہٰذا القیاس :

۴۔ اسمائے موصولہ

(۱) جَاءَ الَّذِیْ دَعَاکَ (وہ آدمی جس نے تجھے پکارا تھا آیا)؛ (۲) ھٰذِہِ الْمَرْأَۃُ الَّتِیْ سَلَّمَتْکَ (یہ وہ

عورت ہے۔ جس نے تجھے سلام کیا تھا) (۳) قَدْ اُخِذَ مَنْ سَرَقَ قَمِیْصِیْ (جس نے میری قمیص چرائی تھی۔ وہ پکڑا گیا)
ان مثالوں میں اَلَّذِیْ۔ اَلَّتِیْ اور مَنْ ایسے کلمات ہیں۔ جو تنہا خود پورے معنی نہیں دیتے۔ مگر جب ان کے ساتھ دَعَاكَ۔ سَلَّمَتْكَ اور سَرَقَ کو ملا دیا جائے۔ تو وہ کلام کا ایک حصّہ بن گئے ایسے اسموں کو اسم موصول کہتے ہیں۔ اور جو کلمے ان کے ساتھ ملائے جاتے ہیں۔ وہ ان کا صِلہ کہلاتے ہیں۔

اسمائے موصولہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ اَللَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ اَللَّوَاتِیْ

نوٹ:۔ اَلَّذِیْ بھی اسم موصول ہے۔ مَنْ و مَا بھی بطور اسم موصول استعمال ہوتے ہیں۔ مگر اَلَّذِیْ انسان اور اشیاء دونوں کے لئے آتا ہے۔ مَنْ صرف انسان کے

Marfat.com

لئے اور مَا صرف اشیاء کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔

تقسیم اسم باعتبار حروف اصلیہ

اصلی حروف کے اعتبار سے اسم کی دراصل تین بنا ہیں۔ مثلاً:

(۱) ثُلاثِیْ۔ یعنی سہ حرفی جیسے:۔ وَرَقٌ۔ فَجْرٌ (وزن فَعَلٌ ہے)۔

(۲) رُباعِیْ۔ یعنی چار حرفی جیسے:۔ اَرْنَبٌ (وزن فَعْلَلٌ ہے)۔

(۳) خُماسِیْ:۔ یعنی پانچ حرفی جیسے:۔ سَفَرْجَلٌ (وزن فَعَلَّلٌ ہے)۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو اقسام ہیں۔

(۱) مُجَرَّد:۔ جس کے تمام حروف اصلی ہوں۔

(۲) مَزِیْد فِیْہ:۔ جس میں اصلی حروف کے علاوہ زائد حروف بھی موجود ہوں۔

اس لئے اصلی اور زائد حروف کے لحاظ سے اسم کی کل چھ قسمیں ہوئیں۔ اس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

Marfat.com

نمبر	نام قسم	وزن	مثال
۱-	ثلاثی مجرّد	فَعَلٌ	رَجُلٌ (مرد) فَرَسٌ (گھوڑا)۔ زَمَنٌ (وقت)۔
۲	ثلاثی مزید فیہ		زَمَانٌ (زمانہ) اس میں ا زائد ہے
۳	رُباعی مجرّد	فَعْلَلٌ	ثَعْلَبٌ (لومڑی) اَرْنَبٌ (خرگوش)
۴-	رُباعی مزید فیہ		قِنْدِیْلٌ (لالٹین) اس میں ی زائد ہے۔
۵-	خماسی مجرّد	فَعَلَّلٌ	سَفَرْجَلٌ (بہی)۔
۶-	خماسی مزید فیہ		عَضْرَفُوْط (ٹہنی) اس میں و زائد ہے۔

فائدہ:۔ جو حرف کلمے کے تمام تغیرات میں قائم رہتا ہو، وہ اصلی ہے۔ ورنہ زائد۔ جیسے ضَرَبَ۔ یَضْرِبُ۔ اِضْرِبْ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ۔ دیکھو۔ ان تمام کلمات میں ض۔ ر۔ ب۔ موجود ہیں۔ اس لئے یہ تینوں حروف اصلیہ کہلاتے ہیں۔

ان تینوں کے علاوہ جو کسی کلمہ میں موجود ہیں۔ اور کسی میں غائب۔ وہ زائد ہیں۔ جیسے یٰ۔ الف۔ واو۔

Marfat.com

۵۔ اسم مُعرب و مبنی

(ب)	(الف)
(۱) جَاءَ ذَالِكَ (وہ آیا)۔	(۱) جَاءَ رَجُلٌ (کوئی مرد آیا)۔
(۲) رَاَیْتُ ذٰلِكَ (میں نے اس کو دیکھا)۔	(۲) رَاَیْتُ رَجُلًا (میں نے کسی مرد کو دیکھا)۔
(۳) مَرَرْتُ بِذٰلِكَ (میں اس کے پاس سے گذرا)۔	(۳) مَرَرْتُ بِرَجُلٍ (میں کسی آدمی کے پاس سے گزرا)۔

غور سے دیکھو تو معلوم ہو گا۔ کہ اُوپر خانہ (الف) کے تینوں فقروں میں رَجُلٌ کے لفظ کے آخری حرف "ل" پر تینوں حالتوں میں تین طرح کی مختلف حرکات ہیں۔ منبر (۱) میں فتحہ۔ نمبر (۲) میں فتحہ اور نمبر (۳) میں جر ہے۔ مگر خانہ (ب) میں ذٰلِكَ کا آخری حرف "ك" تینوں حالتوں میں یکساں ہے۔ کسی حالت میں رفع، کسی حالت میں نصب یا کسی دوسری حالت میں جر نہیں۔ بلکہ وہ ہر حالت میں مفتوح ہے۔ پس کلمات کے آخری حروف میں حرکات کی تبدیلی کے لحاظ سے ان کی دو قسمیں بن گئیں۔

Marfat.com

اوّل - ایسے کلمات جن کے آخری حروف کی حرکات یکساں نہ رہیں ۔ بلکہ ان کے پہلے ایک قسم کے عامل کے آنے سے اُن کے آخری حرف پر ایک قسم کی حرکت آئے - اور دوسری قسم کے عامل سے دوسری قسم یا تیسری قسم کی حرکت ہو۔

دوم :- ایسے کلمات جن کے آخری حروف کی حرکات ہر حالت میں یکساں رہیں - اگر مضموم ہیں تو مضموم رہیں - اگر مفتوح یا مکسور ہیں - تو مفتوح یا مکسور ہی رہیں - عامل ان کے ابتدا میں خواہ کسی قسم کا ہو "

پہلی قسم کے کلمے مُعرَب کہلاتے ہیں - اور دوسری قسم کے مَبنی کہلاتے ہیں ۔

تعریفیں

(۱) **مُعرَب** - معرب وہ کلمہ ہے - جو ماضی - امر حاضر، اور حرف سے مشابہ نہ ہو اور اس کے آخری حرف میں عامل کے مختلف ہونے سے ہمیشہ تغیر و تبدّل ہوتا رہے - کسی حالت میں اس پر رفع، کسی حالت میں نصب اور کسی حالت

Marfat.com

میں جر ہو۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) رَأَیْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو دیکھا) مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا)۔

(۲) **مَبْنِی** ۔ وہ کلمہ ہے۔ جو حرف سے مشابہ ہو۔ اور اُس کے آخری حرف میں عامل کے مختلف ہونے سے کبھی تغیّر و تبدّل واقع نہ ہو۔ بلکہ وہ ہمیشہ اپنی حالت پر یکساں رہے۔ جیسے: جَاءَ هٰؤُلَاءِ (وہ لوگ آئے) رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ (میں نے ان لوگوں کو دیکھا) ذَهَبْتُ اِلٰی هٰؤُلَاءِ (میں ان لوگوں کی طرف گیا)۔

فائدہ (۲) چند اسموں کے سوا جن کا بیان اپنے موقع پر ہوگا۔ تمام اسم مُعرب ہیں۔

فعلوں میں سے صرف فعل مُضارع معرب ہے۔ چنانچہ فعل مضارع کا آخری حرف بدلتا رہتا ہے۔ اَفعال کے باب میں اس کا ذکر آئے گا۔

تمام حروف مبنی ہیں۔ مثلاً لِ۔ بِ۔ تَ۔ ثَ۔ اِذَا۔ مَنْ اَحَدَ عَشَرَ وغیرہ تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔

فعل ماضی اور فعل امر بھی مبنی ہیں۔

Marfat.com

(۲)

فعل

تعریف۔ فعل وہ کلمہ ہے۔ جو خود بخود تنہا اپنے معنی ظاہر کرے اور ماضی حال و مستقبل تین زمانوں میں سے کسی نہ کسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہو جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا) یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا) وغیرہ ۔

نوٹ۔ نصاب تعلیم کی ضرورت کے ماتحت ہم یہاں فعل کی چند اقسام کا ذکر کریں گے ۔

نفی تاکید بہ لَنْ

(۱) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کریگا)	(۲) لَنْ یَّنْصُرَ (وہ ہرگز مدد نہیں کریگا)
یَأْکُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائیگا)	لَنْ یَّأْکُلَ (وہ ہرگز نہیں کھائیگا)

اُوپر کی مثالوں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ نمبر (۱) کے دونوں کلمے فعل مضارع معروف کے صیغے ہیں۔ جیساکہ تم عربی صرف و نحو کی پہلی کتاب میں پڑھ چکے ہو۔ نمبر (۲) کے دونوں کلمے بھی فعل مضارع معروف ہی کے صیغے ہیں۔ مگر ان کے پہلے

Marfat.com

"لن" کا کلمہ بڑھایا ہُوا ہے۔ جس کے بڑھانے سے
اس میں ذیل کے تغیّرات پیدا ہو جاتے ہیں :-

اوّل۔ فعل مضارع کا آخری حرف بجائے مرفوع
ہونے کے منصوب ہو جائے گا "

دوم۔ فعل مضارع کے معنوں میں بھی نفی
تاکید کے معنے پیدا ہو جائیں گے "

سوم۔ فعل مضارع کے معنے زمانہ مستقبل کے
ساتھ مخصوص ہوں گے "

چہارم۔ فعل مضارع کا نام نفی تاکید بہ لن
فعل مضارع ہوگا "

پنجم۔ فعل مضارع کے اخیر سے تمام نون
اعرابی گر جائیں گے۔ مگر جمع مؤنّث غائب اور جمع
مؤنّث حاضر میں یہ نون نہیں گریں گے •

نقشہ گردان نفی تاکید بہ لَنْ فعل مضارع
معروف سامنے صفحہ پر دیکھو

Marfat.com

قسم فاعل			گردان	عمل لَنْ
واحد	مذکر	غائب	لَنْ یُفْعَلَ	آخری حرف کی نصب
تثنیہ			لَنْ یُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط۔
جمع			لَنْ یُفْعَلُوْا	〃 〃 〃 〃
واحد	مؤنث		لَنْ تُفْعَلَ	آخری حرف کی نصب
تثنیہ			لَنْ تُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَنْ یُفْعَلْنَ	نون اعرابی نہیں گرا
واحد	مذکر	حاضر	لَنْ تُفْعَلَ	آخری حرف کی نصب
تثنیہ			لَنْ تُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَنْ تُفْعَلُوْا	〃 〃 〃 〃 〃
واحد	مؤنث		لَنْ تُفْعَلِیْ	〃 〃 〃 〃 〃
تثنیہ			لَنْ تُفْعَلَا	〃 〃 〃 〃 〃
جمع			لَنْ تُفْعَلْنَ	نون اعرابی نہیں گرا
واحد	مذکر	متکلم	لَنْ اُفْعَلَ	آخری حرف کی نصب
تثنیہ، جمع			لَنْ نُفْعَلَ	〃 〃 〃 〃
واحد	مؤنث		لَنْ اُفْعَلَ	〃 〃 〃 〃
تثنیہ، جمع			لَنْ نُفْعَلَ	〃 〃 〃 〃

نفی تاکید بلَنْ فعل مضارع مجہول کی گردان کرتے وقت علامت فعل مضارع کو ضمہ دو ۔۔ اور

Marfat.com

مضارع مجہول کا سا عمل کرو۔ جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے"

نقشہ گردان نفی تاکید بہ لن فعل مضارع مجہول

قسم فاعل			گردان	عمل لن
واحد	مذکر	غائب	لَنْ یُفْعَلَ	آخری حرف کی نصب
تثنیہ			لَنْ یُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَنْ یُفْعَلُوْا	" " "
واحد	مؤنث		لَنْ تُفْعَلَ	آخری حرف کی نصب
تثنیہ			لَنْ تُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَنْ یُفْعَلْنَ	نون اعرابی نہیں گرا۔
واحد	مذکر	حاضر	لَنْ تُفْعَلَ	آخری حرف کی نصب
تثنیہ			لَنْ تُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَنْ تُفْعَلُوْا	" " " "
واحد	مؤنث		لَنْ تُفْعَلِیْ	" " " "
تثنیہ			لَنْ تُفْعَلَا	" " " "
جمع			لَنْ تُفْعَلْنَ	نون اعرابی نہیں گرا
واحد۔	مذکر	متکلم	لَنْ اُفْعَلَ	آخری حرف کی نصب
تثنیہ۔جمع			لَنْ نُفْعَلَ	" " " "
واحد	مؤنث		لَنْ اُفْعَلَ	" " " "
تثنیہ۔جمع			لَنْ نُفْعَلَ	" " " "

Marfat.com

نوٹ :۔ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَن بھی لَنْ کی مانند فعل مضارع کے نوَاصِب (جمع ناصب) یعنی نصب دینے والے کہلاتے ہیں؟

نفی تاکید بہ لَمْ

(۱) یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا) (۲) لَمْ یَکْتُبْ۔ (اس نے ہرگز نہیں لکھا)۔

یَسْمَعُ۔ (وہ سنتا ہے یا سُنے گا)؛ لَمْ یَسْمَعْ (اس نے ہرگز نہیں سُنا)؛

اوپر کی مثالوں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ نمبر (۱) کے دونوں کلمے فعل مضارع معروف کے صیغے ہیں۔ جیساکہ تم "عربی صرف و نحو" کی پہلی کتاب میں پڑھ چکے ہو۔ نمبر (۲) کے کلمے بھی فعل مضارع معروف ہی کے صیغے ہیں۔ مگر ان کے پہلے لَمْ کا کلمہ لگا ہُوا ہے۔ جس کے لگانے سے اس میں ذیل کے تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں :۔

اوّل۔ فعل مضارع کے آخری حرف پر بجائے رفع کے جزم آجائے گا؛

دوم۔ فعل مضارع کے معنی ماضی منفی کے ہو جائیں گے (جحد کے معنی انکار کے ہیں؛

Marfat.com

سوم۔ فعل مضارع کا نام نفی جحد بہ لَمْ فعل مضارع ہو گا۔

چہارم۔ فعل مضارع کے تمام نون اعرابی اور اخیر کے حرفِ علت (اگر ہوں) گر جائیں گے۔

مکمل گردان کے لئے ذیل کا نقشہ دیکھو۔

فاعل کی قسم			گردان	لَمْ کا عمل
واحد	مذکر	غائب	لَمْ یَفْعَلْ	آخری حرف کا جزم
تثنیہ			لَمْ یَفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَمْ یَفْعَلُوْا	، ، ، ،
واحد	مؤنث		لَمْ تَفْعَلْ	آخری حرف کی جزم
تثنیہ			لَمْ تَفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَمْ یَفْعَلْنَ	نون اعرابی نہیں گرا
واحد	مذکر	حاضر	لَمْ تَفْعَلْ	آخری حرف کا جزم
تثنیہ			لَمْ تَفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَمْ تَفْعَلُوْا	، ، ، ،
واحد	مؤنث		لَمْ تَفْعَلِیْ	، ، ، ،
تثنیہ			لَمْ تَفْعَلَا	، ، ، ،
جمع			لَمْ تَفْعَلْنَ	نون اعرابی نہیں گرا
واحد	مذکر	متکلم	لَمْ اَفْعَلْ	آخری حرف کی جزم

Marfat.com

تثنیہ جمع	مذکر	متکلم	لَمْ اَفْعَلْ	آخری حرف کا جزم
واحد	مؤنث	متکلم	لَمْ اَفْعَلْ	" " " "
تثنیہ جمع			لَمْ نَفْعَلْ	" " " "

نفی جحد بہ لَمْ فعل مضارع مجہول کی گردان کرتے وقت علامت مضارع کو ضمہ دو۔ اور مضارع مجہول کا ساعمل کرو۔ جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے

قسم فاعل			گردان	لَمْ کا عمل
واحد	مذکر	غائب	لَمْ يُفْعَلْ	آخری حرف کا جزم
تثنیہ			لَمْ يُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَمْ يُفْعَلُوْا	" " " "
واحد	مؤنث		لَمْ تُفْعَلْ	آخری حرف کا جزم
تثنیہ			لَمْ تُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَمْ يُفْعَلْنَ	نون اعرابی نہیں گرا
واحد	مذکر	حاضر	لَمْ تُفْعَلْ	آخری حرف کا جزم
تثنیہ			لَمْ تُفْعَلَا	نون اعرابی کا سقوط
جمع			لَمْ تُفْعَلُوْا	" " " "
واحد	مؤنث		لَمْ تُفْعَلِيْ	" " " "
تثنیہ			لَمْ تُفْعَلَا	" " " "
جمع			لَمْ تُفْعَلْنَ	نون اعرابی نہیں گرا

Marfat.com

واحد	مذکر	متکلم	لَمْ اَفْعَلْ	آخری حرف کی جزم
تثنیہ۔ جمع			لَمْ نَفْعَلْ	، ، ، ،
واحد	مؤنث		لَمْ اَفْعَلْ	، ، ، ،
تثنیہ۔ جمع			لَمْ نَفْعَلْ	، ، ، ،

نفی جحد بہ لَمَّا

لَمَّا کا حرف بھی مضارع پر داخل ہو کر بعینہٖ لَمْ کا سا عمل کرتا ہے۔ جیسے لَمَّا یَفْعَلْ (اس نے ہرگز نہیں کیا) اس کی گردان بھی ویسے ہی ہوگی۔ جیسے نفی جحد بہ لَمْ فعل مضارع کی ہوتی ہے "

نوٹ:۔ لَمْ۔ لامِ امر۔ لاءِ نہی۔ اِنْ و لَمَّا یہ پانچوں فعل مضارع کے جَوَازِم (جازم کی جمع) یعنی جزم دینے والے کہلاتے ہیں اور لم کی مانند مضارع کے پہلے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جب لام امر فعل مضارع پر داخل ہو تو اس کو مضارع بہ لام امر کہتے ہیں۔ جیسے لِیَضْرِبْ۔ (چاہیئے کہ وہ مارے) "

لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ مگر لام تاکید کا مفتوح ہونا ضروری ہے۔

جب لاءِ نہی مضارع پر داخل ہو۔ تو اس کو مضارع بہ لاءِ نہی

Marfat.com

کہتے ہیں۔ جیسے لَا یَضْرِبُ (وہ نہ مارے)۔

مُضارِع مُستقبِل مُؤکّد بنون ثقیلہ و خفیفہ

(۱) لَیَفْعَلَنْ (وہ ضرور کرے گا)۔ لَیَفْعَلَنَّ۔ (وہ ضرور ہی کریگا)۔

(۲) لَیَفْعَلُنْ (وہ ضرور کریں گے)۔ لَیَفْعَلُنَّ (وہ ضرور ہی کریں گے)۔

دیکھو۔ اوپر کے چاروں صیغے درحقیقت فعل مضارع کے صیغے ہیں۔ جن میں فعل مضارع کے معنوں میں تاکید پائی جاتی ہے۔ نمبر(۱) میں فعل مضارع کے اخیر میں نون مُشَدّد لگا ہوا ہے۔ اور نمبر(۲) میں فعل مضارع کے اخیر میں نون ساکن لگا ہوا ہے۔

دونوں صورتوں میں فعل مضارع کے شروع میں لام مفتوح یعنی لامِ تاکید کا ہونا ضروری ہے۔ پس نون تاکید کی دو قسمیں ہیں:۔

اوّل۔ نون ثقیلہ جو مشدّد ہے۔

دوم۔ نون خفیفہ جو ساکن ہے۔

دونوں کے احکام حسب ذیل ہیں:۔

دونوں قسم کے نون لگانے سے فعل مضارع کے معنوں میں تاکید پائی جاتی ہے۔ مگر نون ثقیلہ کے

Marfat.com

لگانے سے تاکید زیادہ ہے۔ اور نون خفیفہ کے لگانے سے ذرا کم تاکید حاصل ہوتی ہے ؛

۲۔ دونوں حالتوں میں فعل مضارع کے معنے زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں ؛

۳۔ نون ثقیلہ فعل مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے ؛

۴۔ نون خفیفہ فعل مضارع کے صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ اور وہ ایسے صیغے ہیں جہاں نون ثقیلہ کے پہلے الف نہ ہو۔ کیونکہ وہاں دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں جو جائز نہیں ہے ؛

اِس حالت میں معروف و مجہول دونوں قسم کے صیغے مستعمل ہوتے ہیں ؛

ذیل کے گردانوں کے نقشہ کو غور سے دیکھو

نقشہ گردان مستقبل مضارع مجہول با نون ثقیلہ و با نون خفیفہ

فاعل کی قسم	(۱) با نون ثقیلہ	احکام و تغیرات ثقیلہ	(۲) با نون خفیفہ	احکام و تغیرات خفیفہ
واحد مذکر غائب	لَيُفْعَلَنَّ	فتحہ آخر دہ ضروری کیا جائیگا	لَيُفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ دہ ضروری کیا جائیگا
تثنیہ ″ ″	لَيُفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
جمع ″ ″	لَيُفْعَلُنَّ	سقوط نون اعرابی و واؤ	لَيُفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ

Marfat.com

واحد مؤنث غائب	لَتُفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتُفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
تثنیہ 〃 〃	لَتُفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
جمع 〃 〃	لَیُفْعَلْنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
واحد مذکر مخاطب	لَتُفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتُفْعَلَنْ	〃 〃
تثنیہ 〃 〃	لَتُفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
جمع 〃 〃	لَتُفْعَلُنَّ	سقوط نون اعرابی و واؤ	لَتُفْعَلُنْ	〃 〃
واحد مؤنث 〃	لَتُفْعَلِنَّ	〃 〃 〃 و ی	لَتُفْعَلِنْ	〃 〃
تثنیہ 〃 〃	لَتُفْعَلَانِّ	〃 〃 〃	×	×
جمع 〃 〃 〃	لَیُفْعَلْنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
واحد مذکر متکلم	لَأُفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَأُفْعَلَنْ	〃 〃
تثنیہ جمع 〃 〃	لَنُفْعَلَنَّ	〃	لَنُفْعَلَنْ	〃 〃
واحد مؤنث متکلم	لَأُفْعَلَنَّ	〃	لَأُفْعَلَنْ	〃 〃
تثنیہ جمع 〃	لَنُفْعَلَنَّ	〃	لَنُفْعَلَنْ	〃 〃

نوٹ :- لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے۔

امر مؤکّد

مستقبل مضارع مؤکد بانون ثقیلہ و با نون خفیفہ کی مانند فعل امر حاضر و غائب بھی مؤکد بانون ثقیلہ

Marfat.com

وخفیفہ آتا ہے۔ جس سے امر کے معنی میں تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔ نقشہ گردان درج ذیل ہے:۔

نقشہ گردان امر حاضر مؤکد با نون ثقیلہ

(۱)

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اِفْعَلَنَّ	اِفْعَلاَنِّ	اِفْعَلُنَّ
مؤنث	اِفْعَلِنَّ	اِفْعَلاَنِّ	اِفْعَلْنَانِّ

نقشہ گردان امر حاضر مؤکد با نون خفیفہ

(۲)

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اِفْعَلَنْ	×	اِفْعَلُنْ
مؤنث	اِفْعَلِنْ	×	×

نقشہ گردان امر غائب مؤکد با نون ثقیلہ

(۳)

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلاَنِّ	لِیَفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلاَنِّ	لِیَفْعَلْنَانِّ
مذکر متکلم	لِاَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنَّ	
مؤنث متکلم	"	"	

Marfat.com

نقشہ گردان امر غائب مؤکّد با نون خفیفہ

(۱۴)

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیَفۡعَلَنۡ	×	لِیَفۡعَلُنۡ
مؤنث غائب	لِتَفۡعَلَنۡ	×	×
مذکر متکلم	لِاَفۡعَلَنۡ	لِنَفۡعَلَنۡ	
مؤنث متکلم	"	"	

نقشہ گردان مستقبل مضارع معروف با نون ثقیلہ و خفیفہ

قسم فاعل	(۱) با نون ثقیلہ	احکام و تغیرات ثقیلہ	(۲) با نون خفیفہ	احکام و تغیرات خفیفہ
واحد مذکر غائب	لَیَفۡعَلَنَّ	فتحہ آخر (وہ ضروری کریگا)	لَیَفۡعَلَنۡ	مثل ثقیلہ (وہ ضرور کریگا)
تثنیہ " "	لَیَفۡعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
جمع " "	لَیَفۡعَلُنَّ	" " واو	لَیَفۡعَلُنۡ	مثل ثقیلہ
واحد مؤنث "	لَتَفۡعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفۡعَلَنۡ	" "
تثنیہ " "	لَتَفۡعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
جمع " "	لَیَفۡعَلۡنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
واحد مذکر مخاطب	لَتَفۡعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفۡعَلَنۡ	" "
تثنیہ " "	لَتَفۡعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	×	×
جمع " "	لَتَفۡعَلُنَّ	" " واو	لَتَفۡعَلُنۡ	" "

Marfat.com

واحد مؤنث مخاطب	لَتَفْعَلِنَّ	سقوط نون اعرابی وی	لَتَفْعَلِنْ	مثل ثقیلہ
تثنیہ ، ،	لَتَفْعَلَانِّ	، ، ،	×	×
جمع ، ،	لَتَفْعَلْنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
واحد مذکر متکلم	لَاَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَاَفْعَلَنْ	، ،
تثنیہ ، جمع ، ،	لَنَفْعَلَنَّ	، ،	لَنَفْعَلَنْ	، ،
واحد مؤنث متکلم	لَاَفْعَلَنَّ	، ،	لَاَفْعَلَنْ	
تثنیہ ، جمع ، ،	لَنَفْعَلَنَّ	،	لَنَفْعَلَنْ	

نہی مؤکّد

فعل امر کی مانند فعل نہی کے تمام صیغوں کے آخر میں بھی نون ثقیلہ و نون خفیفہ لگائے جاتے ہیں۔ اور نہی مؤکّد کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جیسے : لَا تَفْعَلْ فعل نہی ہے۔ جب اس کے آخر میں نون ثقیلہ یا نون خفیفہ لگائیں گے تو یوں ہوگا لَا تَفْعَلَنَّ و لَا تَفْعَلَنْ ۔ گردان حسب معمول ہوگی ؛

Marfat.com

تقسیم افعال باعتبار عدد حروف اصلیہ

اصلی حروف کے اعتبار سے فعل کی دراصل صرف دو قسمیں ہیں:-

۱- ثُلاثی:- یعنی سہ حرفی جیسے سَمِعَ (اس نے سنا)۔ اس کا وزن فَعِلَ (ف-ع-ل) ہے۔

۲- رُباعی:- یعنی چہار حرفی جیسے زَلْزَلَ (وہ ہلا یا زلزلہ آیا) اس کا وزن فَعْلَلَ (ف-ع اور ۲ ل) ہے۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو اقسام ہیں۔

مجرّد- جس کے تمام حرف اصلی ہوں۔

مزید فیہ:- جس میں اصلی حروف کے علاوہ زائد حرف بھی موجود ہوں۔ اس لئے اصلی و زائد حروف کے اعتبار سے فعل کی کل چار قسمیں ہوئیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام قسم	مثال
۱	ثلاثی مجرّد	خَرَجَ (وہ نکلا)
۲	ثلاثی مزید فیہ	اَخْرَجَ (اس نے نکالا)
۳	رُباعی مجرّد	دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا)
۴	رُباعی مزید فیہ	تَدَحْرَجَ (وہ لڑھکا)

Marfat.com

اصلی و زائد حروف کی شناخت کا طریقہ "وزن" کے ذریعے سے معلوم ہوتا ہے۔ صرفیوں نے ایک قاعدہ وزن ایجاد کیا ہے۔ اور ف۔ ع۔ ل کو اس کی **میزان** قرار دیا گیا ہے۔ پس جس کلمہ کے اصلی یا زائد حروف کی شناخت کرنی ہو۔ اس کو ف۔ ع۔ ل کے ترازو پر وزن کرو۔ جس سے اس کلمہ کے حروف کی اصلیت و زیادت عیاں ہو جائے گی۔ ف۔ ع۔ ل کو میزان یا وزن کہتے ہیں۔ اور جس کلمے کا وزن کریں۔ اسے موزون۔ مثلاً نَصَرَ کے تین حرف ن۔ ص۔ ر ہیں۔ اور معلوم کرنا ہے کہ یہ اصلی ہیں یا ان میں سے کوئی زائد بھی ہے تو نَصَرَ کے پہلے حرف ن کو میزان کے پہلے حرف ف کے مقابلے میں رکھو اور دوسرے حرف ص کو دُوسرے حرف ع کے مقابلہ میں۔ اور ر کو تیسرے حرف ل کے مقابلہ میں۔

صورت ترتیب یوں ہو جائے گی:۔

نَ + صَ + رَ = نَصَرَ

فَ + عَ + لَ = فَعَلَ

پس نَصَرَ کا وزن فَعَلَ ہوا۔ چونکہ فَعَلَ کے

تینوں حروف اصلی ہیں۔ اس لئے نصرا (موزون) کے تینوں حرف بھی اصلی ہوئے ؂

اور اگر یہ معلوم کرنا ہو۔ کہ مَنْصُوْرٌ کے تمام حروف م۔ ن۔ ص۔ و۔ ر اصلی ہیں۔ یا ان میں سے کوئی زائد ہے۔ تو قاعدہ بالا کے مطابق ان پانچ حرفوں کو ف۔ ع۔ ل کے وزن پر اس طرح رکھیں گے۔ کہ 'ن'۔ 'ف' کے سامنے آئے اور 'ص'۔ 'ع' کے سامنے ہو اور 'ر'۔ 'ل' کے مقابلہ میں آ جائے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ تو حالت یوں ہو گی؂

مَ + نْ + صُ + وْ + رٌ = مَنْصُوْرٌ

× + ف + ع + × + ل = × فع × لٌ

اس سے ظاہر ہے۔ کہ 'موزون' بہ نسبت "وزن" کے ثقیل ہے۔ وزن میں صرف تین حرف ہیں۔ یعنی ف + ع + ل اور موزون میں پانچ حرف ہیں۔ یعنی م۔ ن + ص + و + ر۔ وزن کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے موزون کے دو حروف یعنی مَ اور وْ بعینہ وزن میں رکھ دیئے۔ تو حالت یوں ہو گئی:۔

مَ + نْ + صُ + وْ + رٌ = مَنْصُوْرٌ

مَ + فْ + عُ + وْ + لٌ = مَفْعُوْلٌ

Marfat.com

پس مَنْصُوْرٌ کا وزن مَفْعُوْلٌ ہوا۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ مَنْصُوْرٌ میں م اور واؤ حروف زائد ہیں جو بجنسہٖ وزن میں آ گئے۔ مگر "ن"۔ "ص"۔ "ر" اصلی ہیں۔ جو "ف"۔ "ع"۔ "ل" کے اصلی حروف کے مقابلہ میں آ ئے۔

نوٹ:۔ عربی زبان کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ:۔

(۱) کوئی اسم یا فعل اصلی تین حروف سے کم نہیں ہوتا۔

(۲) کوئی فعل اصلی چھ حرف سے زائد نہیں ہوتا۔

(۳) کوئی اسم اصلی سات حرف سے زائد نہیں ہوتا۔

ثلاثی مجرّد
کے چھ ابواب

فعل ماضی ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں

۱۔ فَعَلَ:۔ عین کلمہ کے فتحہ سے۔

۲۔ فَعِلَ:۔ ″ ″ ″ کسرہ ″۔

۳۔ فَعُلَ:۔ ″ ″ ″ ضمہ ″۔

اِن تینوں کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں

۱۔ یَفْعَلُ:۔ عین کلمہ کے فتحہ سے۔

۲۔ یَفْعِلُ:۔ ″ ″ کسرہ ″۔

Marfat.com

۲۔ یَفْعُلُ۔ عین کلمہ کے ضمّہ سے "

جب فعل ماضی اور فعل مضارع کے واحد مذکّر غائب کے صیغوں کو ملا کر پڑھیں۔ تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں۔ مثلاً ماضی مفتوح العین۔ اور مضارع مفتوح العین کو ملائیں اور کہیں :۔

"فَعَلَ یَفْعَلُ"

تو یہ ایک باب کہلائے گا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ثلاثی مجرّد کے فعل ماضی اور فعل مضارع میں سے ہر ایک کے عین کلمہ کی فتحہ۔ ضمہ۔ کسرہ۔ تین تین حرکتیں ہیں۔ اس لحاظ سے تین کو تین سے ضرب دینے سے ثلاثی مجرّد کے نو باب ہونے چاہیئیں تھے۔ مگر صرف چھ استعمال ہوتے ہیں۔ جو یہ ہیں :۔

(۱) باب فَعَلَ یَفْعَلُ :۔ ماضی و مضارع دونوں مفتوح العین۔ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ

۲۔ باب فَعُلَ یَفْعُلُ ماضی و مضارع دونوں مضموم العین جیسے :۔ شَرُفَ یَشْرُفُ

۳۔ باب فَعِلَ یَفْعِلُ ماضی و مضارع دونوں مکسور العین جیسے :۔ حَسِبَ یَحْسِبُ "

Marfat.com

۴- باب فَعَلَ یَفْعُلُ - ماضی مفتوح العین و مضارع مضموم العین جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔

۵- باب فَعَلَ یَفْعِلُ ماضی مکسور العین و مضارع مفتوح العین جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

۶- باب فَعِلَ یَفْعَلُ ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ۔

ثلاثی مزید فیہ

کے بارہ ابواب

۱- باب اِفْعَال:- اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا مُکْرِمٌ

ماضی معروف مضارع معروف مصدر معروف اسم فاعل

اُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا مُکْرَمٌ

ماضی مجہول مضارع مجہول مصدر مجہول اسم مفعول

اَکْرِمْ - لَا تُکْرِمْ۔

(امر حاضر) (نہی حاضر)

۲- باب اِفْتِعَال:- اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا مُجْتَنِبٌ

(ماضی معروف) (مضارع معروف) (مصدر معروف) (اسم فاعل)

Marfat.com

ےؔ اُجْتُنِبَ - يُجْتَنَبُ - اِجْتِنَابًا - مُجْتَنَبٌ

(ماضی مجہول) (مضارع مجہول) (مصدر مجہول) اسم مفعول

اِجْتَنِبْ - لَا تَجْتَنِبْ

(امر حاضر) (نہی حاضر)

۳- باب اِنْفِعَالؔ - اِنْفَطَرَ - يَنْفَطِرُ - اِنْفِطَارًا - مُنْفَطِرٌ

اِنْفَطِرْ - لَا تَنْفَطِرْ ؛

۴- باب اِسْتِفْعَال - اِسْتَعْمَلَ - يَسْتَعْمِلُ - اِسْتِعْمَالًا -

مُسْتَعْمِلٌ - اُسْتُعْمِلَ - يُسْتَعْمَلُ - اِسْتِعْمَالًا

مُسْتَعْمَلٌ - اِسْتَعْمِلْ - لَا تَسْتَعْمِلْ ؛

۵- باب تفعیل - صَرَّفَ - يُصَرِّفُ - تَصْرِيْفًا - مُصَرِّفٌ

صُرِّفَ - يُصَرَّفُ - تَصْرِيْفًا - مُصَرَّفٌ

صَرِّفْ - لَا تُصَرِّفْ ؛

ےؔ - باب اِفْتِعَال کے فا کلمہ میں اگر حرف د۔ ذ۔ ز ہو۔ تو اس کی ت دال سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اِذْتَوَجَ سے اِزْدَوَجَ اگر ص، ض، ط، ظ ہو تو پھر اس کی ت، ط سے بدل جاتی ہے۔ جیسے - اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ ؛

ےؔ - باب اِنْفِعَال لازم ہے۔ اس لئے اس میں مجہول کوئی نہیں ہوتا ؛

Marfat.com

۶۔ باب تَفَعُّل۔ تَقَبَّلَ۔ یَتَقَبَّلُ۔ تَقَبُّلًا۔ مُتَقَبِّلٌ۔
تُقُبِّلَ۔ یُتَقَبَّلُ۔ تَقَبُّلًا۔ مُتَقَبَّلٌ۔
تَقَبَّلْ۔ لَا تَتَقَبَّلْ۔

۷۔ باب تَفَاعُل۔ تَقَابَلَ۔ یَتَقَابَلُ۔ تَقَابُلًا۔ مُتَقَابِلٌ[۱]۔
تُقُوبِلَ۔ یُتَقَابَلُ۔ تَقَابُلًا۔ مُتَقَابَلٌ۔
تَقَابَلْ۔ لَا تَتَقَابَلْ۔

۸۔ باب مُفَاعَلَة۔ قَاتَلَ۔ یُقَاتِلُ۔ مُقَاتَلَةً۔ مُقَاتِلٌ
قُوتِلَ۔ یُقَاتَلُ۔ مُقَاتَلَةً۔ مُقَاتَلٌ
قَاتِلْ۔ لَا تُقَاتِلْ۔

۹۔ باب اِفْعِلَال۔ اِحْمَرَّ۔ یَحْمَرُّ۔ اِحْمِرَارًا[۲]۔ مُحْمَرٌّ

× × × ×

اِحْمَرَّ۔ لَا تَحْمَرَّ

۱۰۔ باب اِفْعِیلَال۔ اِدْهَامَّ۔ یَدْهَامُّ۔ اِدْهِیمَامًا[۳]۔ مُدْهَامٌّ

× × × ×

اِدْهَامَّ۔ لَا تَدْهَامَّ

۱۱۔ اِفْعِیعَال۔ اِخْشَوْشَنَ۔ یَخْشَوْشِنُ۔ اِخْشِیشَانًا[۴]۔ مُخْشَوْشِنٌ

× × × ××

---

[۱] باب تفاعل اور مفاعلہ میں ماضی مجہول کا الف واؤ سے بدل جاتا ہے۔

[۲] سرخ ہونا۔ [۳] بہت سیاہ ہونا۔ [۴] کھردرا ہونا۔

Marfat.com

اِخْشَوْشِنْ ۔ لَا تَخْشَوْشِنْ ۔

۱۲۔باب اِفْعِوَّال ۔ اِعْلَوَّطَ ۔ یَعْلَوِّطُ ۔ اِعْلِوَّاطًا ۔ مُعْلَوِّطٌ

اِعْلَوِّطْ ۔ لَا تَعْلَوِّطْ ۔

رُباعی مجرّد و رباعی مزید فیہ کے ابواب

رباعی مجرد سے صرف ایک باب آتا ہے ۔ جیسے

۱۔باب فَعْلَلَۃٌ :۔ دَحْرَجَ ۔ یُدَحْرِجُ ۔ دَحْرَجَۃً ۔ مُدَحْرِجٌ

دُحْرِجَ ۔ یُدَحْرَجُ ۔ دَحْرَجَۃً ۔ مُدَحْرَجٌ

دَحْرِجْ ۔ لَا تُدَحْرِجْ ۔

رُباعی مزید فیہ سے مندرجہ ذیل تین باب آتے ہیں ۔

(۱) باب تَفَعْلُلٌ ۔ تَدَحْرَجَ ۔ یَتَدَحْرَجُ ۔ تَدَحْرُجًا ۔ مُتَدَحْرِجٌ

تَدَحْرَجْ ۔ لَا تَتَدَحْرَجْ ۔

۲۔باب اِفْعِنْلَال ۔ اِحْرَنْجَمَ ۔ یَحْرَنْجِمُ ۔ اِحْرِنْجَامًا ۔ مُحْرَنْجِمٌ

لہ ۔ اونٹ کی گردن پر لٹک کر چڑھنا ۔ لہ ۔ جمع ہونا ۔

Marfat.com

اِحْرَنْجِمْ ۔ لَا تَحْرَنْجِمْ ؁

٣۔ باب اِفْعِلَّال۔ اِقْشَعَرَّ ۔ یَقْشَعِرُّ ۔ اِقْشِعْرَارًا ۔ مُقْشَعِرٌّ ؁

اِقْشَعِرَّ ۔ لَا تَقْشَعِرَّ ؁

ہفت اقسام

وَرْدٌ (گلاب)۔ وَحْیٌ (اشارہ) یَوْمٌ (دن) سَبَبٌ (سبب) ظَبْیٌ (ہرن) اَمَرَ (اس نے حکم دیا) سَأَلَ (اس نے سوال کیا) قَرَأَ (اس نے پڑھا) وَعَدَ (اس نے وعدہ کیا) ضَرَبَ (اس نے مارا) رَجُلٌ (کوئی مرد) رَمٰی (اس نے تیر مارا) ؁

دیکھو! اوپر کے کلمات میں سے بعض اسم ہیں جیسے۔ وَرْدٌ۔ وَحْیٌ۔ یَوْمٌ۔ سَبَبٌ۔ ظَبْیٌ۔ رَجُلٌ۔ اور بعض فعل ہیں۔ جیسے اَمَرَ۔ سَأَلَ۔ قَرَأَ۔ وَعَدَ۔ ضَرَبَ۔ رَمٰی۔ نیز بعض دیگر ایسے ہیں۔ جن کے فا۔ عین یا لام کلمہ کے کسی:-

١۔ حروف اصلی کی جگہ * کوئی حرف علت ہے

---

* ۔ رونگٹے کھڑے ہونا ؁

نہ ہمزہ۔ نہ ایک جنس کے دو حرف موجود ہیں۔
جیسے دَجُلٌ۔ ضَرَبَ۔ دَمِیَ۔

۲۔ حروفِ اصلی کی بجائے حروفِ علّت پائے جاتے ہیں۔ جیسے وَرَدُ۔ وَحیٌ۔ یَوْمٌ۔ ظَبیٌ وَعدٌ۔

۳۔ حروفِ اصلی کی بجائے ہمزہ ہے۔ جیسے:۔
اَمَرَ۔ سَأَلَ۔ قَرَأَ۔

۴۔ دو کلموں میں دو ہم جنس حروف ہیں۔ جیسے
سَبَبٌ۔

پس صرفیوں نے اس لحاظ سے تمام اسموں اور فعلوں کی مندرجہ بالا تقسیم کی ہے۔
نمبر (۱) کا نام صَحِیح رکھا ہے۔
نمبر (۲) کو مُعتَلّ کہا ہے۔
نمبر (۳) کو مَہمُوز کہتے ہیں۔
نمبر ۴ مُضاعَف ہے۔

ان سب کی تعریفیں اور تفصیلات درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

(۱) صَحِیح۔ وہ کلمہ ہے۔ جس کے ف۔ ع یا ل کلمہ کے کسی اصلی کی جگہ حرفِ علّت۔ ہمزہ۔

Marfat.com

اور ایک جنس کے دو حرف نہ ہوں۔ جیسے :۔
ضَرَبَ ۔ رَجُلٌ ؎

۲۔ **مُعتَل**۔ وہ کلمہ ہے۔ جس کے ف ۔ ع یا ل۔ کلمہ کے کسی اصلی حرف کی جگہ کوئی حرف علّت ہو۔ اس کی تین اقسام ہیں :۔

(ا) **مُعتَلُّ الفاء**۔ جس کا ف کلمہ حرف علّت ہو۔ اس کا دوسرا نام **مثال** ہے۔ جیسے :۔
وَعَدَ ۔ وَزَنَ ؎

(ب) **معتلُّ العَین**۔ جس کا عین کلمہ حرف علّت ہو۔ اس کا دوسرا نام **اجوف** ہے
جیسے :۔ قَالَ ۔ کَیْلٌ ؎

(ج) **معتلُّ اللّام** ۔ جس کا م کلمہ حرف علّت ہو۔ اس کا دوسرا نام **ناقص** ہے۔ جیسے :۔
رَمیٰ ۔ ظَبْیٌ ؎

لیکن اگر کسی کلمہ میں دو حرف علّت ہوں۔ تو اس کو **لفیف** کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) **لفیف مفروق**۔ وہ مُعتل کلمہ ہے۔ جس میں دو حرفِ علّت علیحدہ علیحدہ پائے جائیں
جیسے دَنیٌ ۔ وَحیٌ ؎

(ب) لفیف مقرون۔ وہ معتل کلمہ ہے۔ جس میں دو حرف علت ایک دوسرے سے متصل ہوں پائے جائیں۔ جیسے: شَوٰی۔ یَوْمٌ۔

۳۔ مہموز۔ وہ کلمہ ہے۔ جس کے ف۔ ع یا ل کلمہ کے کسی اصلی حرف کی جگہ کہیں ہمزہ ہو۔ مہموز کی تین اقسام ہیں:۔

(ا) مہموزُ الفاء۔ جس کا ف کلمہ ہمزہ ہو۔ جیسے اَمَرَ۔ اِبِلٌ۔

(ب) مہموزُ العین۔ جس کا ع کلمہ ہمزہ ہو۔ جیسے سَأَلَ۔ رَأْسٌ۔

(ج) مہموزُ اللام۔ جس کا ل کلمہ ہمزہ ہو جیسے قَرَءَ۔ جُزْءٌ۔

۴۔ مضاعف۔ وہ کلمہ ہے۔ جس کے ف۔ ع یا ل کلمہ میں کوئی سے دو کلموں میں ایک جنس کے دو حروف ہوں مثلاً سَبَبٌ۔ مَدَّ۔

مضاعف کی دو قسمیں ہیں:۔

(ا) مضاعف ثلاثی۔ جس کے ع اور ل کلمہ میں ایک جنس کے دو حروف ہوں۔ مثلاً سَبَبٌ۔

Marfat.com

(ب) مُضاعف رُباعی۔ جس کا ف کلمہ اور پہلا ل کلمہ اور ع کلمہ اور دوسرا ل کلمہ ایک جنس کے دو حروف ہوں۔ مثلاً :۔ زَلْزَلَۃٌ۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق یہ تمام بڑی بڑی اقسام (۱) صحیح (۲) مہموز (۳) مثال (۴) اجوف۔(۵) ناقص (۶) لفیف (۷) مضاعف شمار میں سات ہوئیں۔ اور انہیں کا نام ہفت اقسام ہے۔ جن کے متعلق کسی نے فارسی شعر کی شکل میں یوں کہا ہے:۔

شعر

صحیح[۱] است و مثال[۲] است و مضاعف[۳]
لفیف[۴] و ناقص[۵] و مہموز[۶] و اجوف[۷]

ہفت اقسام میں سے پہلی قسم یعنی صحیح افعال کی تقسیم باعتبار حروف عدد اصلیہ کا مفصّل ذکر ہو چکا ہے۔ اب ہم افعال کی باقی چھ قسموں کا ترتیب سے ذکر کرتے ہیں۔

۲

مہموز کی بحث

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ مہموز کی تین قسمیں

Marfat.com

ہیں :-

اوّل ۔ مہموز الفاء ۔ جس کے فا کلمہ میں ہمزہ ہو ۔ جیسے اَمَرَ ؛

دوم ۔ مہموز العین ۔ جس کے عین کلمہ میں ہمزہ ہو ۔ جیسے سَأَلَ ؛

سوم ۔ مہموز اللام ۔ جس کے لام کلمہ میں ہمزہ ہو ۔ جیسے قَرَءَ ؛

فعل مہموز کی اور گردانیں تو صحیح فعلوں کی طرح ہوتی ہیں ۔ جن میں کوئی زیادہ تغیّرات نہیں ہوتے ۔ لیکن مہموز الفاء اور مہموز العین کے فعل امر حاضر معروف کے صیغوں میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے مثلاً اَخَذَ مہموز الفاء فعل ماضی مثبت معروف کا صیغہ ہے ۔ اور باب فَعَلَ ۔ یَفْعُلُ سے ہے ۔ قاعدے کے مطابق اس کا فعل امر حاضر معروف اُفْعُلْ کے وزن پر اُؤْخُذْ ہونا چاہیئے تھا ۔ مگر تخفیف ہو کر

ﻪ ۔ ہفت اقسام میں سے جو تصرف مہموز میں ہو اس کو تخفیف اور جو مثال ۔ اجوف یا ناقص میں ہو ۔ اس کو اعلال یا تعلیل ، اور جو مضاعف میں ہو ۔ اس کو ادغام کہتے ہیں ۔

Marfat.com

"خُذْ" رہ جاتا ہے۔ اسی طرح سَأَلَ مہموز العین، فعل ماضی مثبت معروف کے صیغہ سے فعل امر حاضر سَلْ اور اَمَرَ سے بعد از تخفیف مُرْ رہ جاتا ہے۔

نیز رَاٰی فعل ماضی مثبت معروف باب فَعَلَ یَفْعَلُ سے مہموز العین اور معتل اللام یعنی ناقص بھی ہے۔ اس کا فعل امر حاضر معروف اِرْءَ کی بجائے بعد از تصرفات رَ آتا ہے۔

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے۔ جیسے رَأْسٌ جو بعد از رَاسٌ ہو گا۔ اور اس صورت میں اس کی تخفیف جائز ہو گی۔ واجب نہیں۔ اس لئے دونوں طرح پڑھنا جائز ہو گا۔

کبھی ہمزہ دوسرے ہمزہ سے مل کر بھی آتا ہے۔ اس حالت میں تخفیف واجب ہو جاتی ہے۔ جیسے اٰمَنَ یہ اصل میں أَأْمَنَ تھا۔

۳

مثال کی بحث

(۱) وَعَدَ (اس نے وعدہ کیا) یَسَرَ (وہ آسان ہوا)۔

Marfat.com

دیکھو! اوپر کے دونوں کلموں میں فا کلمہ میں حرف علت ہیں۔ اور معتل الفا یا مثال کہلاتے ہیں۔ لیکن نمبر (۱) کے فا کلمہ میں "و" ہے۔ اور نمبر (۲) کے فا کلمہ میں "ی" ہے اس لئے مثال کی دو قسمیں ہوتی ہیں:-

اوّل۔ مثال واوی۔

دوم۔ مثال یائی۔

مثال واوی ہو یا یائی۔ اس میں صرف چند تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:-

(۱) مثال واوی ثلاثی مجرّد کے فعل مضارع مکسور العین میں واؤ گر جاتی ہے۔ مثلاً وَعَدَ۔ یہ مثال واوی، ثلاثی مجرّد ہے۔ قاعدہ کی رُو سے اس کا مضارع یُوعِدُ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر اس کی بجائے یَعِدُ آتا ہے۔ کیونکہ یہ واؤ مضارع مکسور العین میں علامت مضارع کے بعد واقع ہوئی ہے۔ اور ایسی واؤ گر جایا کرتی ہے۔ اس لئے یُوعِدُ کا یَعِدُ ہو گیا۔

فعل امر حاضر میں اس کی وَ اور الف دونوں گر جاتے ہیں۔ مثلاً وَصَفَ کا فعل امر حاضر بجائے

Marfat.com

اُوْصِفٌ کے صِفَۃٌ اور وَعَدَ کا بجائے اُوْعِدُ کے عِدَۃٌ آتا ہے۔

ان دونوں فعلوں کے مصدروں کی ابتداء سے ان کی واؤ گرا کر اخیر میں ۃ لاحق کر دیتے ہیں۔ مثلاً وَعْدٌ اور وَزْنٌ کی جگہ عِدَۃٌ اور زِنَۃٌ آئیگا۔

مثال یائی میں جو ی ساکن غیر مدغم اور اس کا ما قبل مضموم ہو۔ وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔ مثلاً: مُیْقِنٌ اسم فاعل کی بجائے مُوْقِنٌ اسم فاعل ہے۔

۲- باب افعال کے فعل مضارع اور اسم فاعل کا اسم مفعول کے صیغوں میں ان کے فا کلمہ کی "ی" و سے بدل جاتی ہے۔ کیونکہ وہ ضمہ کے بعد واقع ہوتی ہے۔ جیسے یُوْسِرُ۔ مُوْسِرٌ۔ مُوْسَرٌ، یہ دراصل یُیْسِرُ۔ مُیْسِرٌ اور مُیْسَرٌ تھے۔

مثال واوی و یائی کے ابواب کی گردانیں درج ذیل ہیں:

مثال واوی			مثال یائی	
فَعَلَ یَفْعِلُ	فَعِلَ یَفْعَلُ	فَعِلَ یَفْعَلُ	فَعَلَ یَفْعِلُ	فَعَلَ یَفْعِلُ
وَعَدَ	وَهِبَ	وَجِلَ	يَسَرَ	يَنَعَ
يَعِدُ	يَهَبُ	يَوْجَلُ	يَيْسِرُ	يَيْنِعُ
عِدَۃً (وعدہ کرنا)	هِبَۃً (بخشنا)	وَجَلاً (ڈرنا)	يُسْراً (آسان ہونا)	يَنْعاً (میوے کا پکنا)
وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	يَاسِرٌ	يَانِعٌ

Marfat.com

وُعِدَ	وُهِبَ	وَجِلَ	..	..
يُوْعَدُ	يُوْهَبُ	يُوْجَلُ	..	..
عِدَةٌ	هِبَةٌ	وَجْلًا	..	..
مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	..	..
عِدْ	هَبْ	اِيْجَلْ	اِيْسِرْ	اِيْنَعْ
لَا تَعِدْ	لَا تَهَبْ	لَا تَوْجَلْ	لَا تَيْسِرْ	لَا تَيْنَعْ

۳۔ باب اِفْتِعَال کے صیغوں میں فا کلمہ میں جو وَ یا ی واقع ہو۔ وہ پہلے تَ سے بدل کر پھر تائے افتعال میں مدغم ہو جاتی ہے۔ جیسے اِوْتَعَظَ سے اِتَّعَظَ۔ اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ۔

۴۔ باب افعال و استفعال کے صیغوں کی واؤ کسرہ کے بعد واقع ہو کر ی سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اِوْقَادٌ سے اِیْقَادٌ اور اِسْتِوْقَادٌ سے اِسْتِیْقَادٌ۔

(۴)

اجوف کی بحث

(۱) قَوْلٌ۔ خَوْفٌ۔ (۲) بَیْعٌ۔

اُوپر کے کلمات کے عین کلمہ میں حروف علت ہیں اور معتل العین یا اجوف کہلاتے ہیں۔ مگر نمبر

Marfat.com

کے عین کلمہ میں واو اور نمبر (۲) کے عین کلمہ میں یا ہے۔ اس لئے اجوف کی دو اقسام ہیں :-

اوّل :- اجوف واوی۔

دوم :- اجوف یائی۔

اجوف واوی مجرد کے ابواب ذیل سے آتا ہے جن میں تغیرات واقع ہوتے ہیں۔

(۱) فَعَلَ۔ یَفْعُلُ جیسے قَالَ۔ یَقُوْلُ۔ قَوْلًا (بات کرنا)،

(۲) فَعِلَ یَفْعَلُ " خَافَ۔ یَخَافُ۔ خَوْفًا (ڈرنا)،

اجوف یائی۔ مجرّد کے ابواب ذیل سے آتا ہے۔ جن میں تغیرات واقع ہوتے ہیں،

(۱) فَعَلَ یَفْعِلُ بَاعَ۔ یَبِیْعُ۔ بَیْعًا (بیچنا)

(۲) فَعِلَ یَفْعَلُ نَالَ یَنَالُ۔ نَیْلًا (حاصل کرنا)

اجوف کے چند صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے۔ جو اپنے اپنے موقعوں پر درج کی جائے گی ،

اجوف واوی کی گردانیں

(ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین

(۱) فعل ماضی معروف کی گردان سامنے صفحہ پر دیکھو،

Marfat.com

فاعل کی قسم		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	قَالَ ۱	قُلْتَ	قُلْتُ
	تثنیہ	قَالَا	قُلْتُمَا	قُلْنَا
	جمع	قَالُوْا	قُلْتُمْ	
مؤنث	واحد	قَالَتْ	قُلْتِ	قُلْتُ
	تثنیہ	قَالَتَا	قُلْتُمَا	قُلْنَا
	جمع	قُلْنَ ۲	قُلْتُنَّ	

۲۔ گردان ماضی مجہول

فاعل کی قسم		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	قِیْلَ ۳	قُلْتَ	قُلْتُ
	تثنیہ	قِیْلَا	قُلْتُمَا	قُلْنَا
	جمع	قِیْلُوْا	قُلْتُمْ	
مؤنث	واحد	قِیْلَتْ	قُلْتِ	قُلْتُ
	تثنیہ	قِیْلَتَا	قُلْتُمَا	قُلْنَا
	جمع	قُلْنَ ۴	قُلْتُنَّ	

تعلیل

۱ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ واؤ متحرک، ماقبل مفتوح۔ اس سے بدل گیا۔ قَالَ ہو گیا۔

۲ قُلْنَ۔ اصل میں قَوَلْنَ تھا۔ واؤ الف سے بدل دی۔ تو

Marfat.com

الف و لام دو ساکن جمع ہو گئے۔ الف گر گیا۔ قاف کو ضمہ دے دیا۔ یہی تعلیل اخیر تک جاری رہے گی۔

۵ قِیلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔ واؤ کا کسرہ ماقبل پر آ گیا۔ واؤ ی سے بدل گئی۔

۶ قُلْنَ۔ اصل میں قُوِلْنَ تھا۔ واؤ گر گئی۔ قُلْنَ ہو گیا۔ یہی تعلیل اخیر تک رہے گی۔

(۳) گردان فعل مضارع معروف

فاعل کی قسم		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	یَقُوْلُ ۵	تَقُوْلُ	اَقُوْلُ
	تثنیہ	یَقُوْلَانِ	تَقُوْلَانِ	نَقُوْلُ
	جمع	یَقُوْلُوْنَ	تَقُوْلُوْنَ	
مؤنث	واحد	تَقُوْلُ	تَقُوْلِیْنَ	اَقُوْلُ
	تثنیہ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلَانِ	نَقُوْلُ
	جمع	یَقُلْنَ ۶	تَقُلْنَ	

(۴) گردان فعل مضارع مجہول۔

فاعل کی قسم		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	یُقَالُ ۳	تُقَالُ	اُقَالُ
	تثنیہ	یُقَالَانِ	تُقَالَانِ	نُقَالُ
	جمع	یُقَالُوْنَ	تُقَالُوْنَ	

Marfat.com

مؤنث	واحد	تُقَالُ	تُقَالِیْنَ	اُقَالُ
	تثنیہ	تُقَالَانِ	تُقَالَانِ	نُقَالُ
	جمع	یُقَلْنَ	تُقَلْنَ	

تعلیل

۱ـ یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔ واؤ کا ضمہ ماقبل کو دیا۔ یَقُوْلُ ہوگیا،

۲ـ یَقُلْنَ۔ تَقُلْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ اور تَقْوُلْنَ تھے۔ واؤ کا ضمہ ماقبل کو دیا۔ واؤ گر گئی،

۳ـ یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا۔ واؤ کا فتحہ ماقبل کو دیا۔ و الف سے بدل گئی۔ یُقَالُ ہوگیا،

۴ـ یُقَلْنَ۔ اصل میں یُقْوَلْنَ تھا۔ واؤ کا فتحہ ماقبل کو دیا۔ واؤ بسبب اجتماع ساکنین گر گئی۔ یُقَلْنَ بن گیا۔ علیٰ ہذا لقیاس تُقَلْنَ،

(۵)۔ گردان فعل امر حاضر

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	قُلْ	قُوْلَا	قُوْلُوْا
مؤنث	قُوْلِیْ	قُوْلَا	قُلْنَ

تعلیل

۱ـ قُلْ اصل میں اُقْوُلْ تھا۔ واؤ کا ضمہ ماقبل کو دیا۔ واؤ بسبب

اجتماع ساکنین گر گیا۔ اب فا کلمہ یعنی قاف کے متحرک ہو جانے
کے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی۔ قُلْ ہو گیا

۶۔ گردان اسم فاعل

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	قَائِلٌ ۱	قَائِلَانِ	قَائِلُوْنَ
مؤنث	قَائِلَةٌ	قَائِلَتَانِ	قَائِلَاتٌ

تعلیل

۱ قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا۔ واو فَاعِلٌ کے الف کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل گیا۔ قَائِلٌ ہو گیا۔

۷۔ گردان اسم مفعول

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَقُوْلٌ ۱	مَقُوْلَانِ	مَقُوْلُوْن
مؤنث	مَقُوْلَۃٌ	مَقُوْلَتَان	مَقُوْلَاتٌ

تعلیل

۱ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔ واؤ کا ضمہ ماقبل کو دیا۔ بوجہ اجتماع ساکنین واؤ گر گیا۔ مَقُوْلٌ ہو گیا۔

نوٹ:۔ اجوف واوی ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین کی مشق معلم اسی طرح خود کرائے۔

Marfat.com

اجوف یائی کی گردانیں

(۱) گردان فعل ماضی معروف

قسم فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	بَاعَ ۵۱	بِعْتَ	بِعْتُ
	تثنیہ	بَاعَا	بِعْتُمَا	بِعْنَا
	جمع	بَاعُوْا	بِعْتُمْ	
مؤنث	واحد	بَاعَتْ	بِعْتِ	بِعْتُ
	تثنیہ	بَاعَتَا	بِعْتُمَا	بِعْنَا
	جمع	بِعْنَ ۵۲	بِعْتُنَّ	

(۲) گردان فعل ماضی مجہول

قسم فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	بِیْعَ ۵۳	بِعْتَ	بِعْتُ
	تثنیہ	بِیْعَا	بِعْتُمَا	بِعْنَا
	جمع	بِیْعُوْا ۲	بِعْتُمْ	
مؤنث	واحد	بِیْعَتْ	بِعْتِ	بِعْتُ
	تثنیہ	بِیْعَتَا	بِعْتُمَا	بِعْنَا
	جمع	بِعْنَ ۵۴	بِعْتُنَّ	

تعلیل

۵۱ بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا ۔ یا متحرک ماقبل مفتوح ۔ الف سے

Marfat.com

بدل دیا۔ یُبَاعُ ہوگیا ؎

۲ے یِبِعْنَ اصل میں یَبْیَعْنَ تھا۔ یا کو الف سے بدلا۔ دو ساکن جمع ہو گئے۔ اس لئے وہ گر گیا۔ یا کو کسرہ دیا۔ یِبِعْنَ ہو گیا۔ اسی طرح یِبِعْنَا تک ؎

۳ے یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا۔ یا کا کسرہ ماقبل کو دیا۔ یَبِیْعُ بن گیا ؎

۴ے یَبِعْنَ اصل میں یبیعن تھا۔ یا پر کسرہ یا ضمہ دشوار ہوتا ہے۔ اس لئے یا کا کسرہ ماقبل کر دیا گیا۔ اب یا بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی۔ یَبِعْنَ ہو گیا ؎

۴۔ گردان فعل مضارع معروف

قسم فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	یَبِیْعُ ۳ے	تَبِیْعُ	اَبِیْعُ
	تثنیہ	یَبِیْعَانِ	تَبِیْعَانِ	نَبِیْعُ
	جمع	یَبِیْعُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	
مؤنث	واحد	تَبِیْعُ	تَبِیْعِیْنَ	اَبِیْعُ
	تثنیہ	تبیعانِ	تَبِیْعَانِ	نَبِیْعُ
	جمع	یَبِعْنَ ۴ے	تَبِعْنَ	

۴۔ گردان فعل مضارع مجہول

قسم فاعل		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	یُبَاعُ ۱ے	تُبَاعُ	اُبَاعُ

Marfat.com

مذکر	تثنیہ	یُبَاعَانِ	تُبَاعَانِ	نُبَاعُ
	جمع	یُبَاعُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	
مؤنث	واحد	تُبَاعُ	تُبَاعِیْنَ	اُبَاعُ
	تثنیہ	تُبَاعَانِ	تُبَاعَانِ	نُبَاعُ
	جمع	یُبَعْنَ	تُبَعْنَ	

تعلیل

ھ۱ - یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا۔ یاء کا کسرہ ماقبل کو دیا۔ یَبِیْعُ بن گیا

ھ۲ یَبِعْنَ اصل میں یَبْیِعْنَ تھا۔ یاء کا کسرہ ماقبل کو دیا، یاء بوجہ اجتماع ساکنین حذف ہوگئی۔ یَبِعْنَ بن گیا۔

ھ۳ یُبَاعُ اصل میں یُبْیَعُ تھا۔ یا کا فتحہ ماقبل کو دیا۔ وہ خود الف سے بدل گئی۔ یُبَاعُ ہو گیا۔

ھ۴ یُبَعْنَ اصل میں یُبْیَعْنَ تھا۔ یاء کا ضمہ ماقبل کو دیا۔ یا بسبب اجتماع ساکنین گر گئی۔ یُبَعْنَ بن گیا۔

۵ - گردان فعل امر حاضر

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	بِعْ ا۔	بِیْعَا	بِیْعُوْا
مؤنث	بِیْعِیْ	بِیْعَا	بِعْنَ

تعلیل

ا۔ بِعْ اصل میں اِبْیِعْ تھا۔ یاء کا کسرہ ماقبل کو دیا۔ اور وہ خود

بسبب اجتماع ساکنین گر گئی ۔ اب ہمزہ وصل کی بھی ضرورت نہ رہی ۔ ربغ بن گیا ۔

۵ ربغنَ اصل میں اِبیغنَ تھا ۔ یا کا کسرہ ماقبل کو دیا ۔ اور وہ خود بسبب اجتماع ساکنین گر گئی ۔ اب ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی ۔ ربغنَ ہو گیا ۔

۶۔ گردان اسم فاعل

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	بَائِعٌ ۵	بَائِعَانِ	بَائِعُوْنَ
مؤنث	بَائِعَۃٌ	بَائِعَتَان	بَائِعَاتٌ

تعلیل

۵ ۔ بَائِعٌ اصل میں بَایِعٌ تھا ۔ یا الف فاعل کے بعد واقع ہوئی اس لئے ہمزہ سے بدل گئی ۔ بَائِعٌ ہو گیا ۔

۷۔ گردان اسم مفعول ۔

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَبِیْعٌ ۵	مَبِیْعَانِ	مَبِیْعُوْنَ
مؤنث	مَبِیْعَۃٌ	مَبِیْعَتَان	مَبِیْعَاتٌ

تعلیل

۵ مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا ۔ یا متحرک ماقبل اس کا ب حرف صحیح وساکن ہے ۔ یا کی حرکت ب دی ۔ واو بوجہ

اجتماع ساکنین گر گیا۔ اب یا کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔ کیونکہ یا کا ماقبل مکسور ہونا چاہیئے نہ مضموم۔ مَبِیْعٌ ہو گیا۔

اجوف واوی و اجوف یائی کے ثلاثی مزید فیہ کے ابواب ذیل سے آتے ہیں۔ جن میں تغیرات واقع ہوتے ہیں:-

۱۔ اِفْعَال جیسے اِقَامَۃٌ۔
۲۔ اِسْتِفْعَال ″ اِسْتِقَامَۃ۔
۳ اِفْتِعَال ″ اِخْتِیَار۔
۴۔ اِنْفِعَال ″ اِنْقِیَاد۔

نوٹ:۔ معلم مذکورہ بالا اَبْوَاب کی مثالوں میں تعلیلات کی مشق کرائے۔ مثلاً اِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ تھا۔ واؤ الف سے بدل دی۔ دو الف جمع ہو گئے۔ پہلا الف جو اجتماع ساکنین کا سبب بنا۔ گر گیا۔ اور اس کے عوض اخیر میں ۃ زیادہ کی گئی۔ اِقَامَۃٌ ہو گیا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

(۵)
ناقص کی بحث

جس طرح اَجْوَف مُعْتَلّ العین کا نام ہے۔ اسی طرح ناقص معتل اللام کو کہتے ہیں۔ نیز اجوف کی

مانند ناقص کی بھی دو قسمیں ہیں :-

اوّل :- **ناقص واوی** جیسے رَخُوَ۔ یَرْخُوْ اَلرَّخْوَۃُ (سست ہونا)۔

دوم : **ناقص یائی** جیسے سَعٰی یَسْعٰی (اَلسَّعْیُ) (کوشش کرنا)۔

ناقص واوی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے دَعَا۔ یَدْعُوْ۔ دُعَاءً و دَعْوَۃً (بلانا)

(۲) فَعِلَ یَفْعَلُ " رَضِیَ۔ یَرْضٰی۔ رِضْوَانًا (راضی ہونا خوش ہونا)

(۳) فَعُلَ یَفْعُلُ " رَخُوَ۔ یَرْخُوْ۔ رَخْوَۃً (سست ہونا)۔

(۴) فَعَلَ یَفْعَلُ " مَحَا۔ یَمْحٰی۔ مَحْوًا (مٹانا)۔

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے رَمٰی۔ یَرْمِیْ۔ رَمْیٌ یا رَمْیًا (تیر اندازی کرنا)

(۲) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ " سَعٰی۔ یَسْعٰی۔ سَعْیٌ یا سَعْیًا (کوشش کرنا)

(۳) فَعِلَ یَفْعَلُ " خَشِیَ۔ یَخْشٰی۔ خَشْیَۃً (ڈرانا)۔

ناقص کے جن صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے۔ وہ اپنے اپنے موقعہ پر بیان کی جائے گی

ناقص واوی کی گردانیں

(۱) گردان فعل ماضی معروف

اگلے صفحہ پر :-

Marfat.com

	فاعل کی قسم	غائب	مخاطب	متکلم
مذکّر	واحد	دَعَا [1]	دَعَوْتَ	دَعَوْتُ
	تثنیہ	دَعَوَا	دَعَوْتُمَا	دَعَوْنَا
	جمع	دَعَوْا	دَعَوْتُمْ	
مؤنّث	واحد	دَعَتْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُ
	تثنیہ	دَعَتَا	دَعَوْتُمَا	دَعَوْنَا
	جمع	دَعَوْنَ	دَعَوْتُنَّ	

(۲) گردان فعل ماضی مجہول

	قسم فاعل	غائب	مخاطب	متکلم
مذکّر	واحد	دُعِيَ [3]	دُعِيْتَ	دُعِيْتُ
	تثنیہ	دُعِيَا	دُعِيْتُمَا	دُعِيْنَا
	جمع	دُعُوْا [4]	دُعِيْتُمْ	
مؤنّث	واحد	دُعِيَتْ	دُعِيْتِ	دُعِيْتُ
	تثنیہ	دُعِيَتَا	دُعِيْتُمَا	دُعِيْنَا
	جمع	دُعِيْنَ	دُعِيْتُنَّ	

تعلیل

[1] دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا۔ واو الف سے بدلی۔ دَعَا ہوگیا۔

[2] دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ پہلا واو متحرک بعد فتحہ الف سے بدلا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا۔ دَعَوْا ہوگیا

Marfat.com

علامت جمع کا الف لگانے سے دَعَوْا ہوا ؛

۳ دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا۔ واؤ متحرک بعد کسرہ یا سے بدلا۔ دُعِیَ ہوا ؛

۴ دُعُوْا اصل میں دُعِوُوْا تھا۔ واؤ پر ضمہ ثقیل ماقبل کو دیا اور خود بسبب اجتماع ساکنین گر گیا۔ دُعُوْا ہو گیا ؛

۱۳ گردان فعل مضارع معروف

قسم	فاعل	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	یَدْعُوْا ۱	تَدْعُوا	اَدْعُوْا ۴
	تثنیہ	یَدْعُوَانِ ۲	تَدْعُوَان	نَدْعُوْا ۵
	جمع	یَدْعُوْن	تَدْعُوْن	
مؤنث	واحد	تَدْعُو	تَدْعِیْنَ	اَدْعُوا
	تثنیہ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوَان	نَدْعُوا
	جمع	یَدْعُوْن	تَدْعُوْن	

۱۴ گردان فعل مضارع مجہول

قسم	فاعل	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	یُدْعٰی ۲	تُدْعٰی	اُدْعٰی
	تثنیہ	یُدْعَیَانِ	تُدْعَیَان	نُدْعٰی
	جمع	یُدْعَوْنَ	تُدْعَوْنَ	
مؤنث	واحد	تُدْعٰی	تُدْعَیْنَ	اُدْعٰی نُدْعٰی
	تثنیہ	تُدْعَیَانِ	تُدْعَیَانِ	
	جمع	یُدْعَوْنَ	تُدْعَوْنَ	

Marfat.com

تعلیل

۱۔ یَدْعُوا اصل میں یَدْعُوُ تھا۔ واؤ پر ضمہ ثقیل حذف ہؤا
یَدْعُوا بن گیا۔

۲۔ یَدْعُوْن اصل میں یَدْعُوُوْن تھا۔ واؤ پر ضمہ ثقیل۔ گر گیا۔
اور وہ خود بسبب اجتماع ساکنین گر گیا۔ یَدْعُوْنَ ہو گیا۔

۳۔ تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْن تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل گر گیا
اور وہ خود بسبب اجتماع ساکنین گر گیا۔ ع کو ی کی مناسبت
سے کسرہ دیا۔ تَدْعِیْنَ ہو گیا۔

۴، ۵۔ مثل یَدْعُوا۔

۶۔ یُدْعیٰ۔ اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ واؤ طرف کلمہ میں تھی۔ الف
ہو گئی۔ یُدْعیٰ بن گیا۔

۴۔ گردان فعل امر حاضر

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اُدْعُ ۱	اُدْعُوَا	اُدْعُوْا
مؤنث	اُدْعِیْ	اُدْعُوَا	اُدْعُوْنَ

تعلیل

۱۔ اُدْعُ۔ اصل میں اُدْعُوْ تھا۔ واؤ گر گئی۔ اُدْعُ ہو گیا۔

Marfat.com

(۵) گردان اسم فاعل

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	دَاعٍ	دَاعِیَانِ	دَاعُوْنَ
مؤنث	دَاعِیَۃٌ	دَاعِیَتَانِ	دَاعِیَاتٌ

(۶) گردان اسم مفعول۔

قسم فاعل	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَدْعُوٌّ ؎	مَدْعُوَّانِ	مَدْعُوُّوْنَ
مؤنث	مَدْعُوَّۃٌ	مَدْعُوَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ

تعلیل

؎ دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا۔ پہلے واؤ بوجہ کسرہ ماقبل ی سے بدلا۔ دَاعِیٌ۔ اب ی پر ضمہ ثقیل تھا۔ گر گئی دَاعِ ہوگیا۔ ع کو تنوین دی۔ دَاعٍ ہوگیا "

؎ مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا ایک واؤ دوسری واؤ میں مدغم ہوگیا۔ مَدْعُوٌّ ہوا "

۲۔ ناقص یائی کی گردانیں

(۱) فعل ماضی معروف جیسے رَمٰی۔ یَرْمِیْ۔ رَمْیًا۔ اِرْمِ۔ رَامٍ (۲) فعل ماضی مجہول (۳) فعل مضارع معروف (۴) فعل مضارع مجہول (۵) فعل امر حاضر (۶) اسم فاعل (۷) اسم مفعول کی سب گردانیں کرو۔ تعلیلات ناقص واوی

Marfat.com

کر لو۔

(۶)

لفیف کی بحث

(۱) وَقٰی - یَقِیْ - وِقَایَۃٌ (نگاہ رکھنا۔ بچنا)

(۲) قَوِیَ، یَقْوٰی - قُوَّۃٌ (مضبوط ہونا، قوت پکڑنا)

دیکھو۔ مثال، اجوف و ناقص میں سے ہر ایک کی بحث میں تم۔ اچھی طرح سمجھ گئے ہو۔ کہ جس فعل کے فا، عین یا لام کلمہ میں حرف علّت ہو۔ اس کو معتلّ الفاء۔ معتلّ العین یا معتلّ اللام کہتے ہیں۔ بعض معتلّ افعال ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں دو حرف علّت ہوں۔ خواہ دونوں متصل ہو کر واقع ہوں۔ خواہ ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں۔ مثلاً اوپر کے کلمات میں سے نمبر (۱) میں وَقٰی وغیرہ میں فا کلمہ اور لام کلمہ میں حرفِ علّت، پائے جاتے ہیں اور عین کلمہ کا حرف صحیح ہے۔ جو دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔ نمبر (۲) میں قَوِیَ وغیرہ میں عین کلمہ اور لام کلمہ میں یکے بعد دیگرے حرف علّت ہیں۔ جو متصل ہو کر واقع ہیں۔

نمبر (۱) کا نام لفیف مفروق ہے۔

نمبر (۲) کا نام **لفیف مقرون** ہے۔

اِن ہر دو کی مثالیں صفحہ پر بیان ہو چکی ہیں۔ طالب علموں کی سہولت کے لئے یہاں دوبارہ درج کی جاتی ہیں:۔

(۱) **لفیف مفروق**۔ وہ معتل کلمہ ہے۔ جس میں دو حرف علّت پائے جائیں۔ جیسے وَنَی (وہ نزدیک ہوا) وَجِیَ (سم گھسا)۔

(۲) **لفیف مقرون**۔ وہ معتل کلمہ ہے۔ جس میں دو حرف علّت ایک دوسرے سے متّصل ہو کر آپائے جائیں۔ جیسے طَوٰی (وہ لپٹا) شَوٰی (اس نے بھونا)۔

لفیف مفروق فعل مجرّد کے تین ابواب سے آتا ہے۔ اور لفیف مقرون صرف دو ابواب سے۔ اِن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

لفیف مقرون		لفیف مفروق		
فَعِلَ یَفْعَلُ	فَعَلَ یَفْعِلُ	فَعِلَ یَفْعِلُ	فَعِلَ یَفْعَلُ	فَعَلَ یَفْعِلُ
قَوِیَ	طَوٰی	وَلِیَ	وَجِیَ	وَقٰی
یَقْوٰی	یَطْوِی	یَلِیْ	یَوْجیٰ	یَقِیْ
قُوَّۃً	طَیًّا	وَلْیًا	وَجِیًا	وِقَایَۃً
(مضبوط ہونا)	(لپیٹنا)	(قریب ہونا)	(سم کا گھسنا)	(نگاہ رکھنا)

وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ - وَلِیٌّ	طَاوٍ	قَوِیٌّ
وُقِیَ	×	وُلِیَ	طُوِیَ	×
یُوْقٰی	×	یُوْلٰی	یُطْوٰی	×
وِقَایَۃً	×	وَلِیًا	طَیًّا	×
مُوْقِیٌّ	×	مُوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	×
قِ	اِوْجَ	لِ	اِطْوَ	اِقْوَ
لَاتَقِ	لَاتَوْجَ	لَاتَلِ	لَاتَطْوِ	لَاتَقْوَ
مُوْقًی	موجًی	مُوْلًی	مَطْوِیٌّ	مَقْوِیٌّ

نوٹ - لفیف مفروق میں ف کلمہ کی تعلیل وَعَدَ یَعِدُ کی مانند اور ل کلمہ کی تعلیل رمی - یرمی کی مانند ہوتی ہے ۔
لفیف مقرون کے ع کلمہ میں بالکل تعلیل نہیں ہوتی - لہذا وہ بالکل رَضِیَ - یَرْضٰی کی مانند ہے ۔

(۷)

مُضاعف کی بحث

جیسا کہ ابھی ابھی بیان ہو چکا ہے - مضاعف اس کلمہ کو کہتے ہیں - جس میں ایک جنس کے دو حرف ہوں - اور اس کی دو قسمیں ہیں :-

اوّل مضاعف ثلاثی - جس کے عین اور لام

Marfat.com

کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف ہوں۔ جیسے مَدَّ
کہ اصل میں مَدَدَ تھا۔ بعد از ادغام مَدَّ ہوا ؛
دوم۔ مُضاعف رُباعی۔ جس کا فا کلمہ اور پہلا
لام اور عین کلمہ اور دوسرا لام ایک جنس کے دو
حرف ہوں۔ جیسے زَلْزَلَۃٌ ؛

مضاعف فعل ثلاثی مجرّد کے تین ابواب سے
آتا ہے :-

(۱) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے مَدَّ۔ یَمُدُّ۔ مَدًّا (کھینچنا) ؛
(۲) فَعَلَ یَفْعِلُ " فَرَّ۔ یَفِرُّ۔ فِرَارًا (بھاگنا) ؛
(۳) فَعِلَ یَفْعَلُ " مَسَّ۔ یَمَسُّ۔ مَسًّا (چھونا) ؛

نوٹ :- فَرَّ اصل میں فَرَرَ تھا اور مَسَّ اصل میں مَسِسَ
تھا۔ بعد از ادغام دونوں فَرَّ اور مَسَّ بن گئے ؛

مُعرب و مَبنی

اس کتاب کے صفحہ ... پر اسم کے بیان میں
معرب و مبنی کی تعریفیں اور دیگر احکام کا ذکر تفصیل
کے ساتھ گذر چکا ہے۔ تعریف کے بارہ میں یہاں
ذیل کا فارسی زبان کا صرف یہ شعر کافی معلوم
ہوتا ہے :-

Marfat.com

معرب آں باشد کہ گردد بار بار
مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

بجز چند اسماء کے باقی تمام اسماء معرب ہوتے ہیں۔ اور افعال میں سے صرف فعل مضارع معرب ہے۔ کیونکہ فعل مضارع کے آخر میں کبھی اور کبھی فتحہ اور کبھی جزم ہوتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ۔ لَنْ یَضْرِبَ۔ لَمْ یَضْرِبْ۔ فعل مضارع کے علاوہ باقی سب افعال مبنی ہوتے ہیں۔ حرف تمام کے تمام مبنی ہوتے ہیں۔

(۳)

حرف

تعریف۔ حرف وہ کلمہ ہے۔ جو بغیر ملائے کسی دوسرے کلمہ کو اپنے معنی تنہا خود بخود ظاہر نہ کرے۔ جیسے مِنْ۔ اِلٰی یہ دونوں حرف ہیں۔ مگر جب تک ان کے ساتھ کوئی اور کلمہ نہ ملایا جائے۔ نہ تو مِنْ ابتدا کے معنی ظاہر کرتا ہے نہ اِلٰی انتہا کے معنی بتاتا ہے۔ مثلاً اگر یوں کہیں مِنْ۔ الی

ے معرب وہ ہوتا ہے جس کا آخر بار بار بدلے۔ مبنی وہ ہوتا ہے جو برقرار رہے۔ یعنی اس کا آخر نہ بدلے۔

Marfat.com

تو کچھ سمجھ نہیں آئے گا۔ لیکن اگر اس طرح کہیں۔ وَصَلْتُ مِنَ الْهِنْدِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ تو معنی بالکل واضح ہو جائیں گے۔ یعنی میں ہندوستان "سے" مدینہ "تک" پہنچ گیا۔

حروف کی کئی اقسام ہیں۔ مگر ہم یہاں تعلیمی نصاب کی ضرورت پورا کرنے کے لئے ان میں سے صرف حروف عاطفہ، حروفِ ایجاب و حروفِ نفی کے بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

ا۔ حُرُوفِ عاطفہ یا حُرُوفِ عطف

(۱) جَاءَ حَامِدٌ وَ مَحْمُوْدٌ (حامد اور محمود آئے)۔

(۲) جَلَسَ زَیْدٌ فَاَکْرَمُ (زید پھر اکرم بیٹھا)۔

(۳) صَلّٰی حَمِیْدٌ ثُمَّ مَجِیْدٌ (حمید نے نماز پڑھی پھر مجید نے)۔

(۴) قَامَ النَّاسُ حَتّٰی رَئِیْسُهُمْ (تمام لوگ کھڑے ہوئے حتی کہ ان کا رئیس بھی)۔

(۵) جَاءَ شَمِیْمٌ بَلْ نَسِیْمٌ (شمیم بلکہ نسیم آیا)۔

(۶) هٰذَا اَحْمَرُ اَوْ اَسْوَدُ (یہ یا سُرخ ہے یا سیاہ ہے)۔

(۷) هٰذَا الرَّجُلُ عَالِمٌ لٰکِنَّهٗ غَبِیٌّ (یہ شخص عالم تو ہے مگر کُند ذہن ہے)۔

Marfat.com

(۸) هُوَ اِنْسَانٌ اَمْ حَیَوَانٌ (وہ انسان ہے یا حیوان ہے)۔

دیکھو۔ اُوپر کے جُملوں میں جن حروف کو دو دو اسموں کے درمیان علیحدہ علیحدہ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ ان دونوں اسموں کو ایک معنی میں ملا رہے ہیں۔ اور وہ حروف یہ ہیں۔ وَ۔ فَ، ثُمَّ۔ حَتّٰی۔ بَلْ۔ اَوْ۔ لٰکِنْ۔ اَمْ۔

یہ سب حروف حروفِ عاطفہ کہلاتے ہیں۔ حُروفِ عطف بھی انہیں کا نام ہے۔

حروفِ عطف یا عاطفہ کے پہلے کلمے کو معطُوف علیہ اور بعد میں آنے والے کو معطُوف کہتے ہیں۔ مثلاً پہلے جُملے میں حَامِدٌ معطوف علیہ۔ اور مَحْمُوْدٌ معطوف ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔

حُروفِ اِیجاب

(۱) أَرَأَیْتَ هِلَالَ الْعِیْدِ؟ (کیا تو نے عید کا چاند دیکھا؟) (۱) نَعَمْ! رَأَیْتُ (ہاں! میں نے دیکھا)۔

(۲) اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ (کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟) (۲) بَلٰی! اَنْتَ رَبُّنَا (ہاں! تو ہمارا پروردگار ہے)۔

(۳) اَفَعَلْتَ هٰذَا؟ (کیا تو نے (۳) اِیْ وَاللّٰهِ! مَا فَعَلْتُ۔

کیا؟) (ہاں اللہ کی قسم! میں نے نہیں کیا)

(۴) هَلْ اَكَلْتَ الطَّعَامَ؟ (۴) اَجَلْ! اَكَلْتُ۔ (ہاں

(کیا تو نے کھانا کھایا؟) کھایا)۔

دیکھو۔ نمبر (۱) کے چاروں فقرے سوالیہ فقرے ہیں۔ اور نمبر (۲) کے چاروں فقرے ترتیب وار ان کے جواب ہیں۔

جوابات کے ہر فقرہ کے پہلے کوئی نہ کوئی نیا لفظ لگایا گیا ہے۔ مثلاً جواب نمبر (۱) کے پہلے نَعَمْ کا لفظ ہے۔ جو ثبوت ماسبق کے لئے ہے۔ یعنی سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا تو نے چاند دیکھا؟ جواب میں اس کے ثبوت کے لئے "نَعَمْ" کا لفظ لایا گیا ہے۔ اور جواب نمبر (۲) کے پہلے "بَلٰی" کا لفظ ہے۔ جو اثبات نفی ماسبق کے لئے ہے۔ یعنی سوال میں جو نفی تھی اس کا اثبات ظاہر کرنے کے لئے "بَلٰی" کا لفظ استعمال ہوا۔ علیٰ ہذا القیاس اِیْ اور اَجَلْ بھی جوابیہ فقروں کے پہلے الگ الگ معنی کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔ ان چاروں کے علاوہ "جَیْرِ" بھی بطور حرف ایجاب کے استعمال ہوتا ہے۔ پس یہ کل پانچ حروف ہیں جو حروفِ ایجاب کہلاتے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

Marfat.com

نَعَمْ - بَلٰی - اِیْ - اَجَلْ - جَیْرِ

نوٹ :- ان حروف میں سے اِیْ قسم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے یعنی اِیْ وَاللہِ ۔

حُرُوفِ نفی

حروف نفی کی صرف دو قسمیں ہیں :-

(۱) مَا جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) ۔

(۲) لَا ، لَا رَجُلٌ اَفْضَلُ مِنْكَ - (تجھ سے کوئی شخص افضل نہیں) ۔

Marfat.com

نحو

تعریف۔ نحو وہ علم ہے۔ جس سے کلمات ثلثہ یعنی، اسم، فعل اور حرف کو باہم ترکیب دے کر جملہ یا کلام بنانے اور اُن کلمات کے آخری حروف کے مختلف اعراب کے حالات جاننے اور سمجھنے کی کیفیت معلوم ہو۔

جُملہ یا کلام کے متعلق عربی صرف و نحو کی پہلی کتاب میں ہم تفصیل کے ساتھ بحث کر چکے ہیں۔ اب یہاں تعلیمی نصاب کے ماتحت ذیل کے عنوانوں پر بحث کرتے ہیں:۔

انواع اعراب

تمام کلمات اپنے آخری حروف کے حالات کے اعتبار سے دو قسموں میں منقسم ہوتے ہیں۔ مُعرب اور مَبنی۔
مُعرب وہ کلمہ ہے۔ جس کا آخری حرف اس کے عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہو۔ جیسے ھٰذَا الکِتَابُ

Marfat.com

(یہ ایک کتاب ہے) - اِشْتَرَیْتُ کِتَابًا (میں نے کتاب خریدی)
نَظَرْتُ اِلٰی کِتَابٍ (میں نے کتاب کی طرف دیکھا) ۔

دیکھو، کتاب ایک ہی لفظ ہے۔ مگر پہلے فقرہ میں اس کا آخری حرف "ب" مرفوع ہے۔ دوسرے فقرہ میں منصوب اور تیسرے میں مجرور ہے۔ اس لئے کتاب معرب ہے۔ مبنی نہیں ہے۔

مبنی وہ کلمہ ہے۔ جو حرف سے مُشابہ ہو۔ اور اس کا آخری حرف اس کے عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ بلکہ وہ اپنی اصلی حالت پر قائم رہے۔ جیسے جَاءَ هٰذَا (یہ آیا) رَأَیْتُ هٰذَا (میں نے یہ دیکھا) مَرَرْتُ بِهٰذَا (میں اس کے پاس سے گزرا) ان تمام فقروں میں هٰذَا ایک ہی لفظ ہے۔ مگر یہ تینوں فقروں میں ایک ہی حالت پر قائم ہے۔ اور عامل کے بدلنے سے اس کا آخری حرف کہیں بھی نہیں بدلا۔ پس هٰذَا مبنی ہے۔ مُعرب نہیں ہے ۔

عامل

عامل وہ کلمہ ہے جو کسی مُعرب کے پہلے آکر اس کے آخری حرف کی حالت بدلنے کا سبب ہوتا ہو ۔

Marfat.com

اِعراب

اعراب وہ حرکاتِ ثلٰثہ (زیر۔ زبر۔ پیش) ہیں۔ جو معرب کے آخری حرف پر عامل کے بدلنے سے بدل بدل کر آتی رہتی ہیں۔ مثلاً اُوپر کے فقروں میں "کتاب" کا لفظ۔ ایک فقرہ میں کِتَابٌ مرفوع ہے، دوسرے میں کِتَابًا منصوب اور تیسرے میں کِتَابٍ مجرور ہے۔ لہذا تینوں صورتوں میں اس کا رفع، نصب اور جرّ اس کا اِعراب کہلائیں گے۔ اور پہلے فقرہ میں "ھٰذَا"۔ دوسرے میں "اِشْتَرَیْتُ" اور تیسرے میں "اِلٰی" علی الترتیب عامل رافع، عامل نصب اور عامل جرّ ہیں،

مذکورہ بالا بیان سے عامل اور اعراب کی حقیقت تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو۔ اب ہم اعراب کی انواع و اقسام بیان کرتے ہیں:۔

اسم معرب کا اعراب کبھی بالحرکت یعنی زبر زیر۔ پیش (فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ) سے اور کبھی بالحرف یعنی و۔ الف۔ ی سے ہوتا ہے

اس کی نو انواع ہیں:۔

ا۔ رفع پیش یا ضمہ سے، نصب زبر یا فتحہ سے اور جرّ

زیر یا کسرہ سے۔ یہ اسم مفرد منصرف صحیح۔ جاری مجریٰ صحیح اور جمع مکسّر کا اعراب ہے مثلاً:۔

	حالت رفعی	نصبی	حالت جرّی
۱۔ اسم مفرد منصرف صحیح	ھٰذَا زَیْدٌ	رَأَیت زَیْدًا	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ
(ب) جاری مجریٰ صحیح	" دَلْوٌ	" دَلْوًا	" بِدَلْوٍ
	" ظَبْیٌ	" ظَبْیًا	" بِظَبْیٍ
(ج) جمع مکسّر	" رِجَالٌ	" رِجَالًا	" بِرِجَالٍ

(۲) رفع ضمّہ سے، نصب فتحہ سے اور جرّ کسرہ سے ہو یہ اعراب جمع مؤنث سالم کا اعراب ہے۔ مثلاً

۱۔ جمع مؤنث سالم	ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ	رَأَیتُ مُسْلِمَاتٍ	مررت بمسلماتٍ

(۳)۔ رفع ضمّہ سے، نصب اور جرّ فتح سے ہو۔ یہ اعراب

۱ؐ۔ مفرد منصرف صحیح سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرفِ علّت نہ ہو۔ جیسے حَمِیدٌ۔

۲ؐ۔ جاری مجریٰ صحیح وہ اسم ہے جس کے آخر میں ایسی واؤ یا یا ہو جن کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ۔ ظَبْیٌ۔

۳ؐ۔ جمع مکسّر وہ جمع ہے جس میں اس کے واحد کی صورت قائم نہ رہے بلکہ اُس کے حروف کی ترتیب ٹوٹ جائے جیسے رِجَالٌ۔ اس کا واحد رَجُلٌ ہے۔ اس کے حروف کی ترتیب جمع میں قائم نہیں رہی لہٰذا یہ جمع مکسّر یعنی ٹوٹی ہوئی کہلائے گی۔

Marfat.com

غیر منصرف (جس کا ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا) کا اعراب ہے۔

ا۔ غیر منصرف	جَاءَنِی عُمَرُ	رَأَیتُ عُمَرَ	مَرَرتُ بِعُمَرَ

(۴)۔ رفع واؤ سے، نصب الف سے، جر یا سے ہو۔ یہ اعراب اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ کا اعراب ہے جو یائے متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں۔ اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ یہ ہیں
اَبٌ (باپ) فَمٌ (منہ) اَخٌ (بھائی) هَنٌ (شرمگاہ) حَمٌ (دیور)۔
ذُو (صاحب۔ مالک) مثلاً

ا۔ اسمائے ستہ	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
مکبرہ	هٰذَا اَبُوكَ	رَأَيتُ اَبَاكَ	مَرَرتُ بِاَبِيكَ
	،، فُوكَ	،، فَاكَ	وَضَعتُ فِي فِيكَ
	،، ذُو مَالٍ	،، ذَا مَالٍ	مَرَرتُ بِذِي مَالٍ
	حَمُو هِندٍ	حَمَا هِندٍ	حَمِي هِندٍ
	هَنُوكَ	هَنَاكَ	هَنِيكَ
	اَخُوكَ	اَخَاكَ	اَخِيكَ

(۵)۔ رفع الف سے، نصب و جر یا سے ہو۔ یہ اعراب تثنیہ کا اعراب ہے۔ یا مشابہ تثنیہ لفظاً کا جیسے اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ یا مشابہ تثنیہ معناً کا جیسے کِلَا (جو ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہوتا ہے)۔

ا۔ تثنیہ	هٰذَانِ رَجُلَانِ	ضَرَبتُ رَجُلَينِ	مَرَرتُ بِرَجُلَينِ

ب) مشابہ تثنیہ	(۱) لفظاً	جَاءَ اثْنَانِ	رَأَيْتُ اِثْنَيْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ
	(۲) معناً	جَاءَ كِلَاهُمَا	رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا	مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا

(۶) رفع واؤ ماقبل مضموم سے نصب و جر یا ماقبل مکسور سے ہو۔ یہ اعراب جمع مذکر سالم یا مشابہ جمع مذکر سالم کا اعراب ہے۔ مثلاً

(۱) جمع مذکر سالم	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ
(ب) مشابہ جمع مذکر سالم	″ عِشْرُوْنَ	″ عِشْرِيْنَ	″ بِعِشْرِيْنَ
	″ اُوْلُوْ مَالٍ	″ اُوْلِيْ مَالٍ	″ بِاُوْلِيْ مَالٍ

(۷) رفع نصب اور جر تقدیری ہوں۔ تینوں میں ظاہر نہ ہوں۔ یہ اعراب اسم مقصور (جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو) کا اعراب ہے۔ یا اس اسم کا جو یٰ متکلم کی طرف مضاف ہو۔ مثلاً:

(ا) اسم مقصور	هٰذَا عَصَا	رَأَيْتُ عَصَا	ضَرَبْتُ بِعَصَا
(ب) اسم یٰ متکلم کی طرف مضاف	جَاءَ غُلَامِيْ	″ غُلَامِيْ	مَرَرْتُ بِغُلَامِيْ

(۸) رفع ضمہ تقدیری سے نصب فتحہ لفظی سے اور جر کسرہ تقدیری سے ہو۔ یہ اعراب اسم منقوص (وہ اسم جس کے آخر میں یٰ ماقبل مکسور ہو) کا اعراب ہے۔ مثلاً:

Marfat.com

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
۸۔ اسم منقوص ۴	جاءَنی القاضی	رأیتُ قاضیًا	مررتُ بالقاضی

۹۔ رفع واوِ تقدیری سے۔ نصب وجر یائے لفظی سے ہو۔ یہ اعراب جمع مذکر سالم کا ہے۔ جب یٰ متکلم کی طرف مضاف ہو۔

۹۔ جمع مذکر سالم مضاف بطرف یٰ متکلم	جاءَنی مُسلِمِیَّ ۵	رأیتُ مُسلِمِیَّ	مررتُ بِمُسلِمِیَّ

مفعول فیہ

(۱) جلستُ فی الدّارِ (میں گھر میں بیٹھا)۔

(۲) سافرتُ شھرًا (میں نے مہینے بھر میں سفر کیا)۔

دیکھو۔ دونوں فقروں سے معلوم ہوتا ہے کہ نمبر(۱) میں بیٹھنے کا فعل ظرف مکان یعنی "دار" میں واقع ہوا ہے۔ مگر فقرہ نمبر (۲) میں سفر کرنے کا فعل ظرف زمان یعنی "شھر" میں واقع ہوا ہے۔ ایسا

۴۔ اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یٰ ماقبل مکسور ہو۔

۵۔ مُسلِمِیَّ۔ اصل میں مُسلِمُونِیْ تھا۔ نؔ بوجہ اضافت گرا۔ واو یٰ سے بدل کر دوسری یٰ میں مدغم ہوئی۔ اس کی مناسبت سے م کو کسرہ دیا۔ مُسلِمِیَّ ہوگیا۔ علیٰ ہذا القیاس حالت نصبی و جرّی میں ہوا۔

Marfat.com

ظرف زمان یا ظرف مکان جس میں کوئی فعل واقع ہو وُہ مفعول فیہ کہلاتا ہے۔

ظرف زمان کی مثال جیسے قُمْتُ دَھْرًا (میں ہمیشہ کھڑا رہا)۔ مفعول فیہ ہے۔ ظرف مکان کی مثال جیسے قُمْتُ خَلْفَکَ (میں تیرے پیچھے کھڑا رہا) اس میں خلفک مفعول فیہ ہے۔

تعریف۔ مفعول فیہ وہ جگہ یا وقت اور زمانہ ہے۔ جس میں فعل واقع ہو۔

مُنادیٰ

یَا حَسَنُ! اینَ تَرُوْحُ (اے حسن! تو کہاں جاتا ہے)
یَا عَبْدَ اللہِ! اَجِبْہُ (اے عبداللہ تو اس کو جواب دے)
اوپر کے جملوں میں سے پہلے جملہ میں "حسن" اور دوسرے جملہ میں عبداللہ کو "یا" کہہ کر پکارا گیا ہے پس جس اسم کو اس طرح پکارا جائے۔ اس کو منادیٰ کہتے ہیں۔ اور "یا" حرف ندا کہلاتا ہے۔

تعریف۔ مُنادیٰ وہ اسم ہے۔ جس پر حرف ندا داخل ہو۔ جیسے یَا زَیْدُ۔ حرف ندا ہمیشہ اُدْعُوْ۔ (میں بلاتا ہوں) کے قائمقام ہوتا ہے۔ یعنی یا زَیْدُ

Marfat.com

کے معنی ہیں۔ اُدْعُوْ زَیْدًا یعنی میں زید کو بلاتا ہوں اُدْعُوْ بوجہ کثرتِ استعمال حذف کر کے "یا" کو اس کے قائم مقام کیا گیا۔ اور اس کا نام حرفِ ندا رکھا گیا۔ یا کے علاوہ اور حروف بھی ہیں۔ جو حرفِ ندا کہلاتے ہیں۔ کُل حروفِ ندا پانچ ہیں:۔

یَا۔ اَیَا۔ ھَیَا۔ اَیْ۔ ھَمْزَہ۔

یَا:۔ منادیٰ قریب و بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اَیَا۔ ھَیَا۔ صرف منادیٰ بعید کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اَیْ۔ ھَمْزَہ۔ منادیٰ قریب کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ اَیُّھَا بھی حرفِ ندا ہے۔ جیسے اَیُّھَا النَّبِیُّ۔

منادیٰ اگر معرفہ ہو۔ تو وہ حرفِ ندا کے بعد مضموم ہوتا ہے۔ اور اگر منادیٰ مضاف ہو۔ تو وہ حرفِ ندا کے بعد منصوب ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ، یَا عَبْدَ اللّٰہِ وغیرہ۔

حال

(۱) جَاءَ ظَفَرُ ضَاحِکًا ظفر ہنستا ہوا آیا

Marfat.com

(۲) ضَرَبْتُ عَدُوِّی مَشْدُوْدًا (میں نے اپنے دشمن کو باندھ کر مارا)

(۳) لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا۔ جبکہ ہم دونوں سوار تھے)۔

دیکھو، فقرہ نمبر (۱) میں ظفرؔ فاعل واقع ہے۔ اور اس کے بعد کا لفظ "ضَاحِکًا" ظفر کی ہیئت و حالت کو بیان کر رہا ہے کہ ظفر کس حالت و ہیئت میں آیا یعنی ہنستا ہوا آیا۔

اسی طرح فقرہ نمبر (۲) میں "عَدُوِّی" فعل ضَرَبْتُ کا مفعول واقع ہوا ہے۔ اور اس کے بعد کا لفظ مَشْدُوْدًا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ دشمن کس حالت و ہیئت میں تھا جبکہ اس کو مارا گیا۔ علیٰ ہذا القیاس فقرہ نمبر (۳) میں "رَاکِبَیْنِ" تثنیہ ہے۔ جو متکلم یعنی فاعل اور زَیْدًا مفعول بہ یعنی زَیْدًا دونوں کی ہیئت و حالت کو بیان کر رہا ہے۔ کہ متکلم (فاعل) کس حالت و ہیئت میں زید (مفعول) سے ملا۔ یعنی اس حالت میں جبکہ فاعل و مفعول بہ دونوں سوار تھے۔ پس "ضَاحِکًا" "مَشْدُوْدًا" اور "مَشْدُوْدًا" تینوں ایسے اسم ہیں جو فاعل یا مفعول بہ دونوں کی ہیئت بیان کر رہے ہیں۔ ایسے اسموں کو "حال" کہتے ہیں۔

Marfat.com

تعریف:- حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت بیان کرے۔ حال منصوب ہوا کرتا ہے۔

ایسے جملوں میں فاعل اور مفعول بہ کو ذوالحال کہتے ہیں۔ ذوالحال عموماً حال سے مقدم ہوا کرتا ہے لیکن جس وقت ذوالحال نکرہ ہو۔ تو اس صورت میں وہ مؤخّر اور حال اس پر مقدّم ہو جاتا ہے۔ جیسے:- جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)۔ اس میں رَجُلٌ گو ذوالحال ہے۔ مگر چونکہ نکرہ ہے، اس لئے وہ حال یعنی رَاکِبًا سے مؤخّر ہوا۔

عوامل

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ جس کے سبب سے معرب کے آخر میں مختلف اعراب پیدا ہوں۔ اس کو عامل کہتے ہیں۔ (عامل کی جمع عوامل ہے)۔

عامل کی دو قسمیں ہیں:-

اوّل:- سماعی

دوم:- قیاسی

سماعی وہ ہے جس کا کوئی خاص ضابطہ یا قاعدہ

Marfat.com

مقرر نہ ہو۔ بلکہ وہ محاورہ عرب میں سُنا گیا ہو۔

قیاسی۔ وہ ہے۔ جس کے لئے کوئی کلیہ، ضابطہ یا قاعدہ مقرر ہو۔

عوامل قیاسی کی دو قسمیں ہیں:۔

اوّل:۔ **لفظی**۔ جو لفظوں میں ظاہر ہو۔ مثلاً:۔

(۱) قَامَ زَیْدٌ۔ اس میں زَیْدٌ کا عامل رافع، قَامَ ہے۔ جو لفظوں میں موجود ہے۔

(۲) رَأَیْتُ زَیْدًا اِس میں زَیْدًا کا عامل ناصب رَأَیْتُ ہے۔ جو لفظوں میں موجود ہے۔

(۳) مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اِس میں زَیْدٍ کا عامل جارّ بِ ہے۔ جو زید سے متّصل ہے۔ اور لفظوں میں موجود ہے۔

دوم **معنوی**۔ وہ جو لفظوں میں موجود نہ ہوں۔ مگر الفاظ کا محلِ وقوع ہی ان کے اعراب کا سبب اور عامل ٹھہرے۔ مثلاً:۔

(۱) زَیْدٌ قَائِمٌ اِس میں زَیْدٌ اور قَائِمٌ دونوں کے رفع کا سبب عامل معنوی ہے۔ یعنی اِن کا مُبتدا یا خبر واقع ہونا ہی موجب رفع ہے۔

(۲) یَضْرِبُ۔ یَنْصُرُ۔ یہ دونوں فعل مضارع ہیں۔

Marfat.com

اور ان دونوں کے آخری حرف کے رفع کا عامل، اُن کا محلّ وقوع یعنی عامل ناصب یا جازم سے خالی ہونا ہی ان کے آخری حرف کے مرفوع ہونے کا سبب ہے

عوامل سماعی کی تیرہ قسمیں ہیں۔ مگر نصاب، تعلیم کی پابندی کی وجہ سے یہاں ہم صرف چند عوامل سماعی کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

۱۔حرُوفِ جرّ

تعریف:۔ وہ حروف ہیں جو اسم پر داخل ہو کر اس کے آخری حرف کو جرّ دیتے ہیں۔

حروفِ جر شمار میں سترہ ہیں:۔ مثلاً:۔

(۱) باء جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم سے لکھا)۔

(۲) تاء " تَاللهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا (اللہ کی قسم میں ضرور ایسا کروں گا)۔

(۳) کـ " اِبْنِی كَالْاَسَدِ (میرا لڑکا شیر کی مانند ہے)۔

(۴) ل " اَلْمَالُ لِظَفَرٍ (یہ مال ظفر کا ہے)۔

(۵) واو " وَاللهِ لَاَذْهَبَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ (اللہ کی قسم میں مدینہ منورہ کی طرف جاؤں گا)۔

(۶) مُذْ مُنْذُ " مَا رَاَيْتُهٗ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ

۵ اگلے صفحہ پر دیکھو۔

Marfat.com

کے دن سے نہیں دیکھا)۔

(۷) مُذْ[1] جیسے مَاقَرَأْتُ مُذْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ (میں نے جمعرات کے دن سے نہیں پڑھا)۔

(۸) خَلَا[2] " رَأَيْتُ الْعُلَمَاءَ خَلَا بَكْرٍ (میں نے بکر کے سوا سب علماء کو دیکھا)۔

(۹) عَدَا[2] " مَرَرْتُ بِالنَّاسِ عَدَا زَيْدٍ (میں زید کے سوا تمام لوگوں کے پاس سے گزرا)۔

(۱۰) حَاشَا " أَكَلَ الْكُلُّ حَاشَا خَالِدٍ (خالد کے سوا سب نے کھایا)

(۱۱) مِنْ " جِئْتُ مِنَ الْمَكَّةِ (میں مکہ سے آیا)۔

(۱۲) فِیْ " اَسْلَمُ فِی الدَّارِ (اسلم گھر میں ہے)۔

(۱۳) عَنْ " رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے کمان سے تیر چلایا)۔

(۱۴) عَلٰی " زَيْدٌ عَلَى الْأَرْضِ (زید زمین پر ہے)۔

(۱۵) إِلٰی " ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ (میں مسجد کی طرف گیا)۔

---

[1] مُنْذُ کے معنے ابتدا اور جمیع مدت دونوں کے ہوتے ہیں
مُذْ۔ صرف ابتدا کے معنی دیتا ہے۔

[2] جب خَلَا اور عَدَا کے پہلے "مَا" کا لفظ ہو تو وہ بجائے جر کے اسم کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے جَاءَ الرَّهْطُ مَا خَلَا بَكْرًا (بکر کے سوا تمام گروہ آیا) قَامَ الْقَافِلَةُ مَا عَدَا زَيْدًا (زید کے سوا قافلہ آیا)۔

Marfat.com

(۱۶) حتّٰی جیسے اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَأْسِہَا (میں نے مچھلی مع سر کھائی)۔

(۱۷) رُبَّ " رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں کئی نیک آدمیوں سے ملا)

(۲) حروف مُشبّہ بالفعل

تعریف - حروف مشبہ بالفعل وہ حروف ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیں۔

نوٹ :- فعل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے اسی لئے ان حروف کو حروف مشبّہ بالفعل کہتے ہیں کیونکہ یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ فعل سے مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ تعداد میں چھ ہیں۔ مثلاً :-

(۱) اِنَّ جیسے اِنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ (زید ضرور فاضل ہے)۔

(۲) اَنَّ " سَمِعْتُ اَنَّ بَکْرًا کَاتِبٌ (میں نے سنا کہ بکر کاتب ہے)۔

(۳) کَاَنَّ " کَاَنَّ حَسَنًا اَسَدٌ (حسن گویا شیر ہے)۔

(۴) لٰکِنَّ " قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ اَصْغَرَ جَالِسٌ (زید کھڑا ہے مگر اصغر بیٹھا ہے)۔

(۵) لَیْتَ " لَیْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ (کاش جوانی واپس آنے والی ہوتی

(۶) لَعَلَّ جیسے لَعَلَّ خَالِدًا خَارِجٌ (شاید خالد باہر آنے والا ہے)۔

فائدہ ۱۔ اِنَّ اور اَنَّ کا فرق:۔

اِنَّ مکسورہ (۱) ابتدا کلام میں آتا ہے۔ (۲) فعل اور اس کے تمام مشتقات کے بعد آتا ہے۔

اَنَّ مفتوحہ (۱) درمیان کلام میں آتا ہے (۲) علم اور اس کے تمام مشتقات کے بعد آتا ہے۔

فائدہ ۲۔ كَاَنَّ تشبیہ کے معنی دیتا ہے جیسا کہ اُوپر کی مثال سے ظاہر ہے اور لٰکِنَّ استدراک کے لئے آتا ہے۔

فائدہ ۳۔ لَیْتَ۔ تمنّی کے لئے آتا ہے۔ اور لَعَلَّ ترجّی کے معنی دیتا ہے۔ تمنّی اور ترجّی میں یہ فرق ہے۔ کہ تمنّی، ایسی خواہش کو کہتے ہیں۔ جس کا وقوع غیر ممکن ہو۔ اور ترجّی ایسی خواہش ہے۔ جس کے وقوع کی امید بھی ہو۔

۳۔ افعالِ ناقصہ

(۱) كَانَ ظَفَرٌ صَائِمًا (ظفر روزہ دار ہے)۔

(۲) كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔ (اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)۔

(۳) اَصْبَحَ اَسْلَمُ عَالِمًا (اسلم عالم ہوگیا)۔

(۴) اِجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ قَائِمًا (جب تک زید کھڑا ہے۔ تو بیٹھے رہو)۔

Marfat.com

دیکھو، متذکرہ بالا جملوں میں سے ہر ایک میں کَانَ اَصْبَحَ، مَادَامَ، ایسے فعل ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے نہیں بنتے۔ بلکہ ان کے ساتھ فاعل کی صفت بھی بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ جملہ نمبر (۱) میں ظفرُ فعل "کَانَ" کا فاعل ہے۔ اور اس کے ساتھ اس کی صفت یعنی صَائِمًا بیان کرنے سے وُہ پُورا جملہ بنتا ہے۔

جملہ نمبر (۲) میں اللہ فعل کَانَ کا فاعل ہے لیکن جب تک اس کے ساتھ اس کی صفت یعنی عَلِیْمًا حَکِیْمًا نہ ملائیں جملہ پورے معنی نہیں دیتا۔

جملہ نمبر (۳) میں اسلم فعل اَصْبَحَ کا فاعل ہے لیکن جب تک اس کے ساتھ اس کی صفت یعنی عَالِمًا بیان نہ کریں جملہ مکمل نہیں ہوتا۔

علیٰ ہذا القیاس جملہ نمبر (۴) میں زید فعل مَادَامَ کا فاعل ہے۔ مگر اس کی صفت قَائِمًا ملائے بغیر اس جملہ کے معنی مکمل نہیں ہوتے۔ اس لئے ایسے فعل جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہ بن سکیں۔ بلکہ ان کے ساتھ فعل کی صفت بھی بیان کرنے کی ضرورت باقی رہے افعالِ ناقصہ کہلاتے ہیں۔

Marfat.com

تعریف ۔ افعالِ ناقصہ وہ فعل ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے ۔ بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ ان کے فاعل کو ان کا اسم اور اسم کی "صفت" کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

تمام افعال ناقصہ اور ان کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں تیرہ ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے :-

(۱) کَانَ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا ہے) ؛

(۲) صَارَ " صَارَ الفَقِیْرُ غَنِیًّا (فقیر دولت مند ہوگیا) ؛

(۳) اَصْبَحَ " اَصْبَحَ الطِّفْلُ شَابًّا (لڑکا جوان ہوگیا) ؛

(۴) اَمْسٰی " اَمْسٰی زَیْدٌ قَارِیًا (زید قاری بن گیا) ؛

(۵) ظَلَّ " ظَلَّ حَسَنٌ صَائِمًا (حسن تمام دن روزہ دار رہا)

(۶) بَاتَ " بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سویا رہا) ؛

(۷) مَا بَرِحَ " مَا بَرِحَ اَمْجَدُ عَالِمًا (امجد عالم ہوگیا) ؛

(۸) مَا فَتِئَ " مَا فَتِئَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا رہا) ؛

(۹) مَازَالَ " مَازَالَ ظَفَرٌ غَنِیًّا ۔ (ظفر ہمیشہ دولت مند رہا) ؛

(۱۰) مَا انْفَكَّ " مَا انْفَكَّ اَرْشَدُ عَاقِلًا (ارشد عقلمند ہوا) ؛

(۱۱) مَادَامَ " کُلْ مَادَامَ بَکْرٌ اٰکِلًا (جب تک بکر کھاتا

Marfat.com

ہے۔ کھا)۔

(۱۲) لَیْسَ جیسے لَیْسَ بَکْرٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)۔

(۱۳) اَضْحٰی " اَضْحٰی طَلْحَۃُ مُسَافِرًا (طلحہ سفر پر گیا)۔

۴۔ حروفِ ندا

حروفِ ندا کی تشریح اِس کتاب کے صفحہ پر ہو چکی ہے۔ یہ تعداد میں پانچ ہیں۔ مثلاً:۔

(۱) یَا جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ!

(۲) اَیَا " اَیَا زَیْدُ!

(۳) ھَیَا " ھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ!

(۴) اَیْ " اَیْ حَبِیْبَ اللّٰہِ!

(۵) اَ " اَ عَبْدَ اللّٰہِ!

(۵) مَا و لَا

یہ دونوں حروفِ نفی ہیں۔ اِن کا نام مَا و لَا مُشَبَّہَتَیْن بلیس ہے۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے:۔

(۱) مَا زَیْدٌ فَاضِلًا (زید فاضل نہیں ہے۔ (۲) لَا

رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (تجھ سے کوئی شخص بہتر نہیں ہے)۔

۶۔ حروفِ شرط

حروفِ شرط دو جملوں پر جو یکے بعد دیگرے واقع ہوں۔ داخل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جملہ شرط کہلاتا ہے۔ اور ایک اس کی جزاء ہوتا ہے یہ سب مل کر جملہ شرطیّہ ہوتے ہیں۔

حروفِ شرط تعداد میں چار ہیں۔ مثلاً:۔

(۱) اِنْ جیسے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ۔ (اگر تم اللہ کی مدد کرو گے۔ تو وہ تمہاری مدد کرے گا)۔

(۲) لَوْ " لَوْ جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ لَاَکْرَمْتُہٗ (اگر میرے پاس کوئی عالم شخص آتا تو میں اس کی عزّت کرتا)۔

(۳) لَوْلَا " لَوْلَا قَائِدُ الْاَعْظَمِ لَمَا حَصَلَ پَاکِسْتَان (اگر قائد اعظم نہ ہوتے۔ پاکستان نہ بنتا)۔

(۴) اَمَّا " جَاءَ اَخَوَاكَ فَاَمَّا زَیْدٌ فَاَکْرَمْتُہٗ۔ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاَھَنْتُہٗ (تیرے دونوں بھائی آئے۔ زید کی تو میں نے عزّت کی۔ اور خالد کی ذلّت کی)۔

تمّت بالخیر

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

دبی 55

ذخیرہ
لاہور پاکستان

(لاہور)

Marfat.com